عہد ساز تحقیقی و تجزیاتی مطالعات پر مشتمل

جریدہ

پچیس (۲۵)

متروکات کی لغت

(جلد اول)

متروک الفاظ کی تفصیلی سرگزشت

متروک الفاظ۔ تاریخ، تحقیق، تحریکیں

ثقل دان کیوں متروک ہوا؟

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ

جامعہ کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

عہد ساز تحقیقی و تجزیاتی مطالعات پر مشتمل

تحقیق

پچیس (۲۵)

متروکات۔ لغت، تاریخ، تحقیق، تحریکیں

مرتبہ

سیّد خالد جامعی

ناظم

عُمر حمید ہاشمی

نائب ناظم

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ

جامعہ کراچی

Jareeda. 25

Special issue on "Dictionary of Obscure Words of Urdu Language" Vol. I

Research journal of Bureau of Composition, Compilation & Translation,

Compiled by Syed Khalid Jamaee, Director

&

Umar Hameed Hashmi, Deputy Director

Bureau of Composition , Compilation and Translation

University of Karachi

E-mail: frenspa03@yahoo.com

شمارہ پچیس (۲۵)

اشاعت ________ ۲۰۰۴ء

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی

فیکس نمبر: ۹۲۴۳۱۸۶ فون نمبر: ۴۹۶۹۲۳۷، ۹۲۴۳۱۳۱-۷ توسیع: ۲۳۳۳، ۲۳۰۱-۲۲۳۱

مندرجات

معروضات

سید خالد جامعی
ناظم

گزشتہ برس ڈاکٹر خالد حسن قادری صاحب نے سابق شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر ظفر سعید سیفی صاحب کے دورۂ لندن کے موقع پر بہ نفس نفیس ان سے ملاقات کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ''متروکات کی لغت'' جامعہ کراچی شائع کرے اور یہ لغت ان کی زندگی میں شائع ہو جائے یہ ان کی آخری خواہش ہے۔ شیخ الجامعہ نے ان سے مسودہ کا تقاضہ کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ نظر ثانی کے بعد شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو مسودہ خود ارسال کریں گے۔ شیخ الجامعہ نے ان سے کہا کہ گیارہ جلدوں پر مشتمل اس قدر وزنی مسودات پر ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوگا۔ اس پر ڈاکٹر خالد حسن قادری نے فرمایا کہ وہ ڈاک خرچ خود برداشت کریں گے، جامعہ کراچی کو زیر بار نہ ہونے دیں گے۔ انھوں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہزاروں روپے خرچ کر کے یہ مسودات شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو ارسال کیے۔ ڈاکٹر ظفر سعید سیفی اور ڈاکٹر خالد حسن قادری صاحب کی خواہش تھی کہ یہ لغت اکتوبر ۲۰۰۳ء تک بہر صورت شائع ہو جائے لیکن اس ضخیم لغت کی حروف چینی نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔ تمام تر کوششوں کے باوجود یہ لغت گزشتہ سال شائع نہ ہو سکی۔ الحمد اللہ لغت کا پہلا حصہ حاضر خدمت ہے۔

ڈاکٹر ظفر سعید سیفی صاحب نے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کو زندہ کرنے کی جو

کوشش کی وہ اب تاریخ کا حصہ ہے۔ ان کی سرپرستی اور ہمت افزائی ہمارے لیے قیمتی سرمایہ تھی۔ الحمدللہ موجودہ شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی صاحب کی سرپرستی بھی شعبہ کو حاصل ہے اور سابقہ روایات اسی طرح قائم و دائم ہیں۔

ڈاکٹر خالد حسن قادری علامہ حامد حسن قادریؒ کے فرزند اور ان کے جانشین ہیں۔ وہ لندن اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز میں پروفیسر اردو کی حیثیت سے تدریس و تحقیق کرتے رہے۔ یہ ''لغت'' عمر بھر کے مطالعات، مشاہدات اور تجربات کا حاصل ہے۔ ''متروک الفاظ'' کا یہ لغت شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے زیر اہتمام ''جریدہ'' کے تین شماروں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جریدہ کا زیر نظر شمارہ ۲۵ ڈاکٹر خالد حسن قادری کے مرتبہ ''متروکات کی لغت'' کا پہلا حصہ ہے۔

زیر نظر شمارہ، جریدہ کے گزشتہ شماروں:

۱) شمارہ ۲۱ لسانیات نمبر

۲) شمارہ ۲۲ قدیم لسانیات و کتبات نمبر

۳) شمارہ ۲۳ فلسفہ لسان نمبر

۴) شمارہ ۲۴ قدیم لسانیات و ادبیات نمبر

کا تسلسل اور توسیع ہے۔ ان شماروں میں قدیم زبانوں، جدید زبانوں، لسانیاتی مطالعوں، زبانوں کی تاریخ، ان میں مطابقت و مماثلت کے پہلوؤں سے لے کر بے شمار اہم مباحث اور موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان تمام شماروں کا پاکستان، ہندوستان و بیرون ممالک زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام شمارہ ۲۳ ''فلسفہ لسان نمبر'' پر کراچی، حیدرآباد اور خیرپور میں تین قومی سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

شیخ الجامعہ کراچی کی بعض اہم مصروفیات کے باعث ان سیمیناروں کی تاریخ کا اعلان ابھی التواء میں ہے۔

''جریدہ'' کی طباعت واشاعت شیخ الجامعہ کراچی محترم ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی صاحب کے بھرپور تعاون اور سرپرستی کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اس علمی سرپرستی کے باعث ''جریدہ''، علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔

جریدے کے آئندہ شمارے مندرجہ ذیل موضوعات پر شائع ہوں گے:

۱۔ دنیا بھر میں تراجم قرآن کی عالمی تاریخ۔

۲۔ دنیا کی اہم زبانوں اور اردو زبان کے الفاظ و رسم الخط میں تغیرات کا تقابلی جائزہ۔

۳۔ ''لفظ'' کسی قوم کی نفاست کا ترجمان۔

۴۔ نئی زبانیں کیسے وجود میں آتی ہیں؟

۵۔ اردو اور مقامی زبانیں ترکی زبان سے کیوں متاثر نہ ہوئیں؟

۶۔ اردو الفاظ کی سرگزشت ۶۰۰ء سے۔

۷۔ لفظ کیوں متروک ہو جاتے ہیں؟

۸۔ سراج اورنگ آبادی، بعض نادر معلومات، شفقت رضوی۔

۹۔ خرابہ آباد ایلیٹ، ابوسعادت الجلیلی۔

۱۰۔ فن خطاطی کی تاریخ اور خطاطی کے نمونوں پر مشتمل شمارہ۔

۱۱۔ علامہ عبدالعزیز میمنیؒ پر خصوصی اشاعت۔

۱۲۔ شاہ عبدالقادر سے لے کر ابوالاعلیٰ مودودی تک تراجم قرآن کے لیے استعمال شدہ الفاظ میں عہد بہ عہد تبدیلی کا تقابلی جائزہ۔

۱۳۔ دبستان سرسید کے تراجم قرآن کے متروکات۔

۱۴۔ مکاتیب نمبر دو جلدیں۔

۱۵۔ لبرل مہذب و متمدن اقوام کے ہاتھوں دنیا بھر میں بدترین خوں ریزی کی تاریخ۔

۱۶۔ دبستان لاہور کی روایات۔

۱۷۔ مطالعہ قرآن کے لیے نورانی قاعدہ کے اصل مؤلف کی علمی و تحقیقی کاوشیں۔

۱۸۔ آج کل متروک ہونے والے الفاظ اور متروک الفاظ سے متعلق کتابیات۔

۱۹۔ ممتاز عالم دین، فقیہہ، محدث اور ماہر لسانیات حضرت مفتی عبدالرشید نعمانیؒ پر خصوصی اشاعت۔

''متروک الفاظ'' تاریخ، تحقیق، تحریکیں

سید خالد رعمر حمید ہاشمی رسمیہ ایوبی☆

اردو زبان میں متروکات کی بحث بہت قدیم ہے اس کے باوجود ابھی تک ''متروک لفظ'' کی متفقہ تعریف معین نہیں کی جا سکی۔

متروک وہ لفظ یا ترکیب ہے جو ایک وقت ایک زبان میں بغیر کسی قید یا تخصیص کے مستعمل ہو لیکن پھر اس کا استعمال بالکل یا اس کے ایک مختص معنی میں ترک کر دیا گیا ہو'' [۱]

پنڈت برجموہن وتاتریہ کیفی کی معین کردہ تعریف سے قبل متروکات کے ذیل میں کوئی جامع تعریف نہیں ملتی۔ ''منشورات'' میں اس موضوع پر چالیس صفحات کا خطبہ موجود ہے۔ پنڈت کیفی کے بعد اس موضوع پر کوئی قابل ذکر اور قابل قدر تحریر یا تصنیف ہماری نظر سے نہیں گزری۔ مرکزی مجلس لغت کی شائع کردہ اردو لغت کی جلد اول میں مولوی عبدالحق، محمد ہادی حسین اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے مختصراً متروکات کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

متروکات:

''کیوں کہ کسی لفظ کی قدامت اور عہد بہ عہد استعمال میں ترک و اختیار کی پوری کیفیت اس صورت سے ظاہر ہو سکتی ہے بعض الفاظ کسی موڑ پر آ کر متروک ہو جاتے ہیں یا ان کا رواج محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی حال معانی کا ہے کسی عہد میں کوئی لفظ کسی خاص معنی کا

☆ ناظم، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ رنائب ناظم رمعاون تحقیق

حامل ہوتا ہے اور بعد میں اس معنی کی حد تک متروک یا نامقبول سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ الفاظ نئے معنی بھی قبول کرتے رہتے ہیں''۔[۲]

متروک الفاظ کا معاملہ اور ٹیڑھا ہے... پرانے لفظ متروک ہوتے اور مرجاتے ہیں، نئے لفظ گھستے چلے آتے ہیں۔ لفظ کو موت اچانک نہیں آتی، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتا ہے۔ کوئی شخص کسی لفظ کی موت کی صحیح تاریخ اور وقت نہیں بتا سکتا۔ ہمارے لفظ یعنی وہ لفظ جو ہم بولتے یا استعمال کرتے ہیں متروک نہیں ہوتے۔

یہ ہمارے بزرگوں کے لفظ ہیں جو نشانہ اجل ہوتے ہیں۔ ہم ایک لفظ کا استعمال ترک کر دیتے ہیں لیکن وہ مر نہیں جاتا اس کی یاد باقی رہتی ہے اور اس کے استعمال کا امکان بھی باقی رہتا ہے، مردہ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا کوئی بولنے والا نہیں رہتا۔ لغت نویس کو یہاں مشکل کا سامنا ہے۔ بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جو مشتبہ ہیں اور جن کی نسبت فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ آیا وہ اب بھی زبان کا جزو ہیں یا نہیں۔ بعض کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور بعض کے نزدیک مردہ، اس کے علاوہ بہت سے ایسے ہیں کہ لغت میں داخل ہونے کے مدعی ہیں۔[۳]

متروک سے ہماری مراد یہ ہے کہ ایسے الفاظ اگلے دور سے ہمارے دور تک آہستہ آہستہ کم استعمال ہوتے گئے یہاں تک کہ یا تو وہ بالکل ہی متروک ہو گئے یا ان کی شکل صوتی یا معنوی اعتبار سے بالکل بدل گئی یہ صورت اردو کی ہے ورنہ ان میں سے بعض اب بھی دوسری ہند آریائی زبانوں اور بولیوں میں موجود ہیں... جن الفاظ میں زندہ رہنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ زندہ ہو جاتے ہیں، جو کسی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں مرجاتے ہیں اور ان کے نشانات آثار باقیہ کی صورت میں متروکات کہلاتے ہیں اور اپنے دور کے کلام، نظم ونثر میں آثار حجر کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، نئی ضرورت کے لیے نئے الفاظ جنم لیتے ہیں۔[۴]

لفظ کیوں متروک ہو جاتے ہیں؟ انھیں کیوں فراموش کر دیا جاتا ہے اور بہت سے

تین III

اچھے الفاظ دانستہ یا نادانستہ کیوں اجنبی مانوس اور آخر کار گمشدہ ہو جاتے ہیں۔ لغت نامہ دہخدا کے مرتب اور ناظم ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کے خیال میں ''فرہنگ نویسوں نے لفظ کی یہ تعریف کی ہے کہ بامعنی حروف یا آوازوں سے عبارت ہے جو اپنا مقصود و مفہوم بیان کر سکیں۔ لہٰذا حقیقی لفظ وہی ہے جس کے معانی ہوں۔ لغت شناسوں کی بحثوں کا ماحصل یہ ہے کہ لفظ حروف و اصوات کی بامعنی ترکیب و آمیزش کا نام ہے۔ پس لفظ ذریعہ ہے مقصود نہیں۔ وہ آلۂ بیان ہے، مصرف نہیں ہے۔ جس وقت کوئی مفہوم پیش نظر ہو، اس کے بیان کرنے کے لیے لفظ کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ مفہوم نہ ہو تو لفظ فراموش بھی ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مفہوم یا مصرف معاشرتی اور عصری تقاضوں کے مطابق بدلتا رہتا ہے اور اس طرح لفظ کو بھی نئے معانی ملتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ لفظ کی حیثیت ایک وجود زندہ کی سی ہے جو پیدا ہوتا ہے، پروان چڑھتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔

لیکن لفظ کی پیدائش، نشوونما اور موت کے سہ گانہ مراحل ہر معاشرے میں خاص کیفیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی معاشرہ طبعاً جامد اور غیر سریع ہو تو اس کے الفاظ بھی مدتوں یکساں قسم کے معانی رکھتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں متحرک اور ترقی دوست معاشرے کے الفاظ کے معانی جلد بدلتے رہتے ہیں۔ پہلی قسم کے معاشرے کو نئے الفاظ کی کم ضرورت پڑتی ہے جب کہ دوسری نوع کا معاشرہ دنیا کے کئی علاقوں کے الفاظ اپنی زبان میں سموتا رہتا ہے۔ ایسا کوئی مستند تاریخی حوالہ نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ عربوں نے ایران پر غلبہ پا کر یہاں کے لوگوں کو عربی الفاظ یا تراکیب کو فارسی میں داخل کرنے پر مجبور کیا ہو۔'' ایسی کوئی تاریخی شہادت دستیاب نہیں کہ عربوں نے جبر کے ذریعے اوستا، پہلوی، یا فارسی الفاظ کو متروک قرار دیا ہو۔ یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ پہلوی، اوستا اور فارسی الفاظ کیوں متروک ہو گئے اور ان کی جگہ عربی الفاظ نے کیوں لے لی؟ ترک واخذ کا یہ عمل خود اختیاری تھا یا جبر کا شاخسانہ، اس بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ عربی الفاظ کے فارسی میں وارد ہونے کی بات یہ

ہے کہ اسلام کے تداول کے ساتھ ایرانی تمدن ان تمام تمدنوں سے مخروج ہوگیا اور اسلامی تمدن کے قالب میں ڈھل گیا۔ مسلمانوں نے کوشش کی کہ اسلام سے پہلے کے تمدنوں کو اپنی زبان رابطہ یعنی عربی میں منتقل کر دیں۔ اس طرح اسلام کے عظیم تمدن کی حامل سب زبانیں عربی سے اثر پذیر ہوئیں۔ یہ عصری تقاضا تھا اور یہ کام شاید شعوری کوشش کے بغیر ہوا ہو۔ اس کے باوجود جن لوگوں نے فارسی میں عربی الفاظ استعمال نہ کیے اور اپنی زبان کے ذریعے ہی قوم کو خطاب کیا، ان پر کوئی معترض نہ ہوا۔ مثلاً ابن سینا، البیرونی اور الجرجانی کی کسی نے مذمت کی نہ تکفیر کہ وہ علمی کتابوں میں فارسی ہی کیوں لکھتے ہیں اور عربی کلمات کیوں نہیں لاتے۔'' [۵]

متروکات کی مندرجہ بالا تعریفیں بھی جامع نہیں اور موضوع کا مکمل احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ کوئی لفظ کسی زبان میں کب داخل ہوتا ہے اور کب متروک ہو جاتا ہے ایک اہم تحقیقی مسئلہ ہے۔ الفاظ زندگی اور موت کے مرحلے سے گزرتے ہیں، کسی لفظ کا متروک ہونا کیا اس کی موت کے مترادف ہے؟ کم از کم ہم اس نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں کر سکتے کیوں کہ تاریخ کی شہادت بالکل مختلف ہے۔ ''متروک الفاظ دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں اور لفظ کی زندگی اور موت کا یہ کھیل ہر زندہ زبان میں جاری وساری رہتا ہے۔ جبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی لفظ تیس چالیس سال متروک رہنے کے بعد اب پھر زبان میں داخل ہو گئے ہیں جیسے لفظ ''سو'' تیس چالیس برس تک متروک رہنے کے بعد اب اردو میں داخل ہو گیا اور آج بھی مستعمل ہے۔ [۶]

الفاظ متروک اور معدوم نہیں ہوتے، جس طرح توانائی کبھی ضائع نہیں ہوتی وہ اپنا رنگ، روپ اور شکل تبدیل کر لیتی ہے اسی طرح لفظ بہروپ بھر لیتے ہیں پھر حالات بدلتے ہی نقاب الٹ کر اپنا چہرہ دکھا دیتے ہیں۔

الفاظ ققنس کی طرح اپنی خاکستر سے دوبارہ جی اٹھتے ہیں ان کی زندگی بھی عجیب

ہوتی ہے، موت عظیم الشان اور حیات تو نہایت عجیب تر۔

لفظ ''سے'' کی تاریخ:

بسا اوقات ایک لفظ کا بنیادی مادہ وہی رہتا ہے لیکن اس کا تلفظ، انداز قرأت اور رنگ روپ بدل جاتا ہے۔ اسے ماہرین لسانیات صوتی تغیر و تبدل کہتے ہیں لیکن اس تغیر کے نتیجے میں پہلا لفظ متروک ہو جاتا ہے پھر اس کے بطن سے دوسرا، تیسرا، چوتھا لفظ جنم لیتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ متروک ہو جاتا ہے لیکن اس کا بنیادی مادہ متروک نہیں ہوتا لیکن اس عمل کو بھی متروکات کی ایک قسم کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات لفظ کا بنیادی مادہ بھی بدل جاتا ہے اور اصل لفظ کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے مثلاً اردو زبان کا ایک لفظ جو پہلے ''تھیں'' یا ''تے'' تھا وہ بدل کر تھے، ستے، ستیں، سوں اور سیں ہوتا ہوا آخر کار ''سے'' بن گیا۔[۷]

لفظ ''سے'' کی موجودہ شکل اردو زبان میں تقریباً دو سو سال سے مستعمل ہے اس سے پہلے یہ لفظ ''سیں'' یا ''سوں'' کی شکل میں رائج تھا۔ ولی سے پچاس برس قبل یہ لفظ عہد قطب شاہی کے اواخر میں ''ستے'' اور ''ستیں'' تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے معاصر غلام علی سے پچاس سال قبل اس لفظ میں س کی آواز موجود نہ تھی اور سے کی جگہ ''تھے'' مستعمل تھا۔ وجہی کی شاعری میں ''سے'' کی جگہ لفظ ''تے'' ملتا ہے۔ معراج العاشقین میں بھی یہ لفظ موجود ہے۔ خوب محمد گجراتی کی ''خوب ترنگ'' میں ''سے'' کی جگہ حرف ''تھیں'' استعمال کیا گیا ہے۔[۸]

اردو لفظ کوڑی سنسکرت لفظ ''کپر د'' اور کپرد کا لسانیاتی ارتقاء ہے۔ کپر د، کپڈ، کوڈ، کوڑا اور کوڑی۔ سنسکرت میں ''رو'' کی آوازیں آج اکثر اردو میں ''ڑ'' ہے اس طرح ''پ'' کی آواز ''و'' میں اور ''ت''''س'' کی آواز چھ میں منتقل ہوگئی۔[۹]

سنسکرت کا ابتدائی حروف ''و'' اردو بنگالی، بہاری اور اڑیا زبانوں میں بالعموم ''ب'' کی شکل میں منتقل ہو گیا یعنی اردو کا ابتدائی حرف ''ب'' پہلے ''و'' تھا۔[۱۰]

صوتی تغیرات اور متروکات:

متروکات کا یہ عمل صوتی تغیرات کے دائرے میں آتا ہے، صوتی تبدیلیوں کی پہلی اور اہم وجہ عضویاتی ہے۔ ایک نسل دوسری نسل کے لیے جو لسانی ورثہ چھوڑ جاتی ہے وہ بعینہ اور معین نہیں ہوتا۔ ہر نسل کے بعد اس کی آوازیں اور اس کے عضوی عادات واطوار غیر محسوس طور پر کچھ نہ کچھ تبدیلی پاتے ہیں۔ یہ تبدیلی اکثر نتیجہ ہوتی ہے ہمسایہ زبانوں کے اثر کا۔ بعض دفعہ جب کسی قوم کی ایک نسل کو اجنبی زبانیں بولنے والوں سے سابقہ پڑتا ہے تو اس اجنبی زبان کی آوازیں اس نسل کے اپنے لفظوں پر جو عمل یا ردعمل کرتی رہتی ہیں ان کے نتیجے کے طور پر اس تمام نسل کے مخارج تلفظ آہستہ آہستہ اپنی جگہوں سے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ [۱۱]

بعض دفعہ نئی پود اپنے آباء واجداد کے کسی خاص تلفظ کو ادا کرنے سے قاصر بھی ہو جاتی ہے۔ دنیا کی متعدد زبانوں میں اس امر کے ثبوت موجود ہیں کہ زمانہ سلف میں کسی حرف کا ایک خاص تلفظ تھا جب بعد میں چل کر وہ آواز ہی غائب ہوگئی تو اس حرف کے تلفظ کے لیے زبان کی موجودہ آوازوں میں سے کوئی آواز کام دینے لگی۔ خود ہماری زبان میں بھی ایسے الفاظ موجود ہیں جن میں ایک خاص آواز آج ملفوظ نہیں ہوتی۔ قدیم برہمنی دور میں اس کا ایک خاص تلفظ تھا مگر موجودہ ہندوستانی بالعموم اس کے بولنے سے قاصر ہیں۔ [۱۲]

صوتی تغیر تبدل کے نتیجے میں اصل الفاظ متروک سمجھے جانے لگے ہیں ان الفاظ کی محرف اور بگڑی ہوئی آوازیں اصل لفظ کو فراموش کر کے ایک نئے لفظ کی بنیاد بن جاتی ہیں۔

''صوتی تغیر وتبدل سے متعلق یہ خاصیت زبانوں کے ارتقاء میں کسی نہ کسی طرح عمل کرتی رہتی ہے۔ ہر زبان میں آپ کو ایسے لفظ ملیں گے جن کے تلفظ میں نہایت سرعت کے ساتھ تبدیلی ہوگئی ہے حالاں کہ انھیں کے ساتھ کے دوسرے لفظ ابھی زیادہ بدلنے نہیں پائے ہیں، ان غیر طبعی تبدیلی حاصل کرنے والے الفاظ میں اکثر وہ ہوتے ہیں جو کسی کو مخاطب کرنے کے لیے آداب وروایات، معاشرت یا روزمرہ کی ضرورتوں کے لیے کثرت سے بولے جاتے ہیں۔ [۱۳]

عربی زبان اور متروکات:

زبانوں کے حروف وصوت میں تغیر وتبدل اور متروکات سے متعلق ان اصولوں کے باوجود اس میں واحد استثناء عربی زبان ہے۔ اس زبان پر، اوپر بیان کردہ اصولوں میں سے کسی اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ عربی کلام ربانی کے ذریعے محفوظ کر دی گئی ہے اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا ہے۔ اِنَّا لَہٗ لحٰفِظُوْنَ. یہ زبان قرآن کریم کی ۶۶۶۶ آیات کے ذریعے چودہ سو برس سے حرف وصوت میں کسی تغیر و تبدل کے بغیر اپنی اصل حالت میں مغرب ومشرق اور شمال جنوب میں آج بھی ایک ہی اسلوب، لب ولہجے، صوتی اثرات کے ساتھ بولی، لکھی اور پڑھی جارہی ہے۔ اجنبی زبانیں بولنے والوں کے ساتھ عربوں اور عربی بولنے والوں کا سابقہ پڑنے اور اجنبیوں سے کثرت کے ساتھ رشتہ مناکحت قائم کرنے کے باوجود عربوں کی صوتیات، اس کے حروف اس کے مخارج تلفظ الفاظ صرف ونحو تبدیلی کے اثرات سے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ عربی زبان آج بھی حروف وصوتیات لہجے اور تلفظ میں خالص ہے اس کی واحد وجہ قرآن کا حفاظ کے ذریعے محفوظ ہونا ہے اور مناجات وعبادات کے لیے عربی زبان کی لازمی شرط نے اس زبان کو تاریخی و تہذیبی طور پر ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ تاتاری قوم نے جب خوارزم شاہی سلطنت پر حملہ کیا تو اس وقت وہاں ازبک قزاق اور ترکمان نسلوں کے ترک بستے تھے۔ نیز عربی اور فارسی زبانوں اور اسلام نے ان ترک اقوام کو تاتاری ترک قوم سے مختلف کر دیا تھا اور پھر یہ تاتاری قوم مسلمان عورتوں کی زبان اور بیان اور معاشرت کے باعث مسلمان ہوگئی۔

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

تخلیق زبان اور متروکات:

لسانیات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ صرف چند لفظ ہی نہیں ہزاروں الفاظ یک بہ یک

متروک ہو جاتے ہیں یا کر دیئے جاتے ہیں اور زبانوں کا تانا بانا بالکل بدل کر رہ جاتا ہے۔
گزشتہ پانچ سو سال میں انگریزی زبان اتنی بدلی ہے کہ چاسر (Chaucer) کی شاعری اس کے آبائی شہر لندن کے انگریز سمجھنے سے قاصر ہیں، اب قدیم انگریزی کے صرف چند ماہر یہ شاعری سمجھ سکتے ہیں۔ انگلستان میں عیسائی فرنگیوں کے بچے بائبل میں مستعمل انگریزی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہی حال فرانسیسی، جرمن، روسی وغیرہ کا ہے۔ متروکات کے ذریعے نئی زبانیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔[۱۴]

غصہ نفرت وحقارت بھی بہت سے الفاظ کو متروک کر کے نئے الفاظ کی تخلیق کا ذریعہ بنتے ہیں اور اس طرح نئی زبانیں وجود پذیر ہوتی ہیں، اس کی مثال جنوبی افریقہ پر ہالینڈ اور فرانس کے مقبوضات میں وجود پانے والی دو زبانیں ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق چند سال قبل جنوبی افریقہ کے شہر جوہانس برگ جانے کا موقع ملا تھا۔ وہاں میاں نامی ایک بہت مخیّر اور علم دوست خاندان رہتا ہے۔ ان کے ہاں کے کتب خانے میں ایک کتاب دیکھی جو وہاں کے گوروں ہی میں سے ایک کی لکھی ہوئی ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ جب ہالینڈی لوگوں کا ملک پر تسلط ہوا تو نو آبادکاری کے لیے طرح طرح سے مزدور اور غلام وہاں لائے جاتے رہے اور ان سے نو آبادکاری کے کٹھن کام لیے جاتے رہے۔ ان مزدوروں اور غلاموں کو ہالینڈی زبان سیکھنی پڑی جسے وہ بگاڑ کر اور غلط سلط بولتے رہے اور ہالینڈی صرف ونحو کے قواعد کو آسان بنا کر گفتگو کرتے رہے! انگریز آئے، تو ان بدنصیب ''غلاموں''، یعنی بنگالیوں، مالاباریوں، ملایا و جاوا والوں، عرب ،حبشی لوگوں کی تعداد چوں کہ گوروں سے بہت زیادہ ہوگئی تھی اس لیے فصیح ہالینڈی کی جگہ بگڑی ہوئی، غلاموں میں بولی جانے والی ہالینڈی اتنی مرّوج تھی کہ گورے بھی اسی کو بولنے پر مجبور تھے کہ اپنے مزدوروں سے بات کر سکیں پھر انگریزوں سے نفرت کے باعث ان ہالینڈی گوروں نے مقامی بگڑی ہوئی ہالینڈی میں لکھنا پڑھنا بھی روز افزوں شروع کیا۔ لیکن ان گوروں سے بہت قبل مقامی مسلمان اس کو لکھنے پڑھنے میں برتنے لگے تھے۔ اور اسے افریقانیہ کا نام دیتے تھے۔ اور

زیرِ ذکر کتاب کا مؤلف لکھتا ہے کہ موجودہ افریکانس (افریقانیہ) زبان کے قدیم ترین دستیاب شدہ نمونے عربی خط میں مسلمانوں کے لکھے ہوئے ہیں اور یہ اسلامی کتابیں (اسلام کے متعلق) ہیں۔غرض عربی اور حبشی زبانوں کا ہالینڈی زبان پر جو اثر پڑا، اس سے افریقانیہ زبان پیدا ہوئی اور وہ اب جمہوریہ جنوبی افریقا کی سرکاری زبان ہے۔[۱۵]

اگر جنوبی افریقا کے ایک حصے پر ہالینڈ کا قبضہ ہوا، تو براعظم افریقہ کے ایک دوسرے حصے پر فرانس کا۔فرق صرف یہ تھا کہ ایک جگہ غلاموں اور مزدوروں کو ہالینڈی بولنی ہوتی تھی تو دوسری جگہ فرانسیسی۔نتیجہ دونوں جگہ ایک ہی ہوا یعنی ایک نئی زبان پیدا ہوئی۔فرانسیسی علاقے کی زبان کو کریول Creole کہتے ہیں یہ زبان اس برعظیم کے جزائر میں بولی جاتی ہے اور اس میں بھی اب کافی لٹریچر پیدا ہو چکا ہے، اگرچہ افریقانیہ کے مقابلے میں، جس میں قرآن مجید کے کامل تراجم بھی ہو چکے ہیں، کم ہے۔[۱۶]

ان دونوں نئی زبانوں، (افریقانیہ اور کریول) کا اثر محدود رہا اور اصل ولندیزی (ہالینڈی) اور فرانسیسی زبانیں جو ہالینڈ اور فرانس میں بولی جاتی تھیں متاثر نہ ہوئیں۔وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہالینڈ اور فرانس میں وہ لوگ مفقود تھے جو افریقانیہ اور کریول بولتے ہوں۔[۱۷]

اسپین کے متعلق شاید یہ یاد دلانا بے محل نہ ہوگا کہ وہاں کے لاکھوں نومسلم ہسپانوی زبان بولتے رہے جو عربی سے ظاہر ہے کہ بہت متاثر تھے اور عرب اس زبان کو ''الخمیادو'' سے موسوم کرتے تھے جو الاعجمیۃ کی خرابی تھی (اسپینی میں حرف ج کا تلفظ خ ہوتا ہے، جبرالٹر کو وہ آج بھی خبرالتر بولتے ہیں) اور یہ الخمیادو عربی خط میں لکھی جاتی تھی۔عربوں نے ہسپانیہ کو فتح کرنے کے باوجود وہاں کی زبان ہسپانوی کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی اس زبان کے نمونے آج بھی محفوظ اور مامون ہیں۔اس میں قرآن کے ترجمے بھی ہیں، طب اور دنیوی علوم کی کتابیں بھی۔ان کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں قلمی نسخے آج بھی مجریط (میڈرڈ) اور ایسکوریال وغیرہ میں محفوظ و موجود ہیں۔عربی خط والی پرتگالی کا بھی یہی حال ہے۔[۱۸]

انسانوں کی طرح لفظوں پر بھی جوانی اور بڑھاپا اور موت کا عمل ہوتا ہے۔ چناں چہ لفظ پیدا ہوتے ہیں جوان ہوتے ہیں، سٹھیاتے ہیں اور مر بھی جاتے ہیں۔ زبان میں رائج ہونا لفظ کی جوانی ہے کم استعمال اس کا بڑھاپا اور متروک ہو جانا اس کی موت ہے۔[۱۹]

متروکات کی اہمیت:

لفظ خواہ زندہ ہو یا مردہ یا متروک یا کم مستعمل یا اس کا استعمال شاذ و نادر ہو اپنی تاریخ میں اپنا شجرہ نسب پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بہت سے زمانے، انقلابوں اور قوم کے سانحوں کی تواریخ کے امانت دار ہیں۔ بہت سے لفظ ایک قوم کی سیاسی، اخلاقی، معاشرتی ترقی یا زوال کی روداد لیے ہوتے ہیں، لغات کی ایک مکمل کتاب کو لفظوں کی سوانح عمری سمجھنا چاہیے کیوں کہ کوئی خبر کوئی سانحہ اور واقعہ ایسا نہیں ہوتا جو اس وقت ظہور میں آچکا ہو اور اس کتاب میں درج نہ ہو، اگر ایک قوم کی تاریخ کے دفتر فنا ہو جائیں مگر اس کی زبان کا لغات موجود ہو تو اس کی مدد سے اس قوم کی تاریخ پھر مرتب ہو سکتی ہے۔[۲۰]

متروک الفاظ گمشدہ تاریخ، گمشدہ تہذیب و تمدن اور تاریخ کی گرد میں ملفوف واقعات و حادثات اور سانحات کی سچی تصویر کھینچ دیتے ہیں، مثلاً، ناؤ پانی میں چلنے والی سواری کو کہتے ہیں۔ ہندوستانی قوم کو سمندری قوم نہیں مانا جاتا کیوں کہ وہ سمندر کے سفر سے اجتناب برتتے تھے، اس سفر کے نتیجے میں ان کا مذہب ختم ہو جاتا تھا لیکن لفظ ناؤ کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستانی ناؤ ہند کے سمندروں سے چل کر مغرب میں پہنچی اور وہاں اس نے Navigator ،Navy اور Nautical الفاظ پیدا کیے۔ ہومر جہاز کو Naus کہتا تھا۔ ناؤ جیسی ایک اور آبی سواری کو ہمارے یہاں بجرا کہتے ہیں۔ اس لفظ سے اٹلی کا Brig، لاطینی Barge بنا اور Bargain کی اصل بھی یہی لفظ بجرا مانا جاتا ہے۔ یہ الفاظ ثابت کرتے میں کہ اہل ہند جہاز رانی اور سمندر کے سفر سے بے گانہ نہیں تھے۔[۲۱]

ناؤ اور مذہب:

لفظ ناؤ کی یہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اہل ہند کسی عہد میں ہندومت کے پیرو کار نہ تھے، ان کا دین اس دور میں ہندومت سے مختلف دین تھا لہٰذا سمندر میں سفر کے لیے مذہب رکاوٹ نہیں تھا۔ اہل ہند کے مذہب کی حقیقت جاننے کے لیے سندھ کے لوگوں کا مذہب جاننا ضروری ہے۔

وادیٔ سندھ کے لوگوں کا اصل مذہب کیا تھا اور ہندوسندھ اور عرب میں کیا رشتہ تھا، اس کی تفصیلات شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے جریدہ شمارہ ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ میں ملتی ہیں جہاں ان مباحث پر پہلی مرتبہ نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

اہل ہندوسندکا مذہب:

لیکن ناؤ جو سمندری سفر کی علامت ہے اس کا تعلق ہند سے قائم ہونے کے بعد اس سوال کا جواب خود بخود مل جاتا ہے کہ اہل ہند کا اصل مذہب ''ہندومت'' نہیں تھا۔ اسی لیے وہ ناؤ بھی بناتے تھے اور سمندری سفر بھی کرتے تھے اور ان کی ایجاد ناؤ دور دراز تک معروف اور مستعمل بھی تھی۔ اس بارے میں فادر ہیراس (H.Heras) کی کتاب اور بنارس یونیورسٹی کے محقق اور مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین سے روشنی ملتی ہے۔ ہیراس کے خیالات Studies in proto Indo Mediterranian Culture اور پران ناتھ کے افکار ہسٹاریکل کوارٹرلی میں شائع شدہ مضامین میں درج ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ وادیٔ سندھ کا رسم الخط ''الف بائی'' ہے۔ اس کے حروف کا علم سندھی نشانات کا تجزیہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو براہمی حروف سے مشابہت رکھتے ہیں۔

۲۔ مہروں پر دیوی اور دیوتاؤں کے نام پائے جاتے ہیں۔

۳۔ بعض دیوی دیوتاؤں کا تعلق سومیری قوم سے ہے اور بعض ہندوستان کی

''پورانک'' روایات اور تانترک مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

۴۔ ہڑپہ موئن جودڑو کے تین بڑے راجا تھے: شورسین، نرا اور ہری۔

۵۔ ہندوستانی روایات میں انھیں سوراشٹر (گجرات) کے راجا ظاہر کیا گیا ہے۔

۶۔ ان راجاؤں کا زمانہ دو ہزار سات سو پچاس قبل مسیح تھا۔ ان کی زبردست حکومت ہندوستان سے لے کر بحیرہ روم کے ساحل تک پھیلی تھی۔

۷۔ بعض مہروں پر ''شِو جی''، ''گوشنکر'' لکھا ہوا ملتا ہے اور بعض پر سومیریہ کے کش (Kish) اور مشہور حکمران سارگون کے نام پائے جاتے ہیں۔

۸۔ ہندوستانی روایات کا ''شورسین'' ہی عراق میں سارگون کہلاتا تھا۔

۹۔ سومیری لوگ آریہ تھے اور سارگون بھی آریہ تھا۔ وادیٔ سندھ کے خط کا تعلق ان علامات سے ہے جو جنوبی ہند کے مٹی کے تابوتوں پر پائی جاتی ہیں۔

لیکن یہی نیچ، کمتر، حقیر و فقیر ''شورسین'' دنیا کی عظیم الشان تہذیب کے شہر کش کی تخت نشینی کے وارث قرار پاتے ہیں۔ آریہ (سنسکرت زبان بولنے والے) شورسینی زبان کو پراکرت یا وِبھاشا کا درجہ دے کر حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اپنی زبان کو سنسکرت کہتے ہیں جس کا مطلب ہے ''تہذیب یافتہ''۔ پراکرت اور وِبھاشا سنسکرت کے لفظ ہیں جس کے معنی ''قدرتی'' یا ''خودرو'' اور وِبھاشا کے معنی ''نہیں زبان'' کے ہیں۔ اسی طرح دیگر مقامی زبانوں کو بھی جو غیر سنسکرت تھیں، یا آریاؤں کی زبانیں نہ تھیں، انھیں ناگ بانی، ناگ بھاشا اور اشور بھاشا کہا جاتا تھا۔ جس کا مطلب سنسکرت زبان میں ناگوں کی زبان یا اشور (خراب) لوگوں کی زبان ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب اور کوئی ایسی الہامی تہذیب نہیں ہے جہاں نہ صرف یہ کہ دوسروں کو ذلیل سمجھا جائے، انسانوں کو طبقات میں تقسیم کیا جائے، ان کی زبانوں کو زبان ماننے سے انکار کر دیا جائے اور اسے سانپوں کی زبان کہا جائے بلکہ علی الاعلان اس کا اعتراف بھی کیا جائے نہ صرف غیر مذہب اور غیر زبان کے لوگوں سے حقارت

آمیز رویہ رکھا جائے بلکہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو بھی شودر اور شورسین سمجھا اور کہا جائے۔

وادیٔ سندھ کی تہذیب حضرت ابراہیمؑ کی آمد سے پہلے کی تہذیب تھی اور حضرت ابراہیمؑ کی آمد سے پہلے بھی انبیاء کی آمد کا سلسلہ کائنات میں جاری و ساری رہا۔ ممکن ہے کہ سندھ کی طرف کوئی پیغمبر تشریف نہ لائے ہوں لیکن پیغمبروں کی تعلیمات کے اثرات جس طرح حضورؐ کی آمد سے پہلے مشرکین عرب کے کچھ طبقات میں اور اہل کتاب میں موجود تھے اسی طرح وادیٔ سندھ کے لوگوں میں بھی وحدانیت کے افکار و عقائد یقیناً موجود رہے ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اولاد ابراہیمؑ کی اسماعیلی شاخ میں ڈھائی ہزار سال کے بعد تشریف لائے اس طویل مدت میں عرب کے لوگ مشرک بھی ہوئے اور جو اہل کتاب تھے وہ بھی شرک کی آمیزش سے بچ نہ سکے لیکن سیرت النبیؐ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کے اعلان نبوت سے قبل مکہ مکرمہ میں ایسے بہت لوگ تھے جو شرک اور بت پرستی سے بھی بے زار تھے اور اہل کتاب کے محروف دین سے بھی دل برداشتہ تھے۔ یہ لوگ صحراؤں میں جا کر اللہ کو پکارتے تھے اور شرک اور بت پرستی کی تمام روایتوں سے بے زاری کا اظہار کرتے تھے۔۔ حضورؐ نے ان کو حنفاء کہا۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مولانا ابوالجلالؒ ندوی کی اس تحقیق و تجزیہ پر آتے ہیں کہ یہاں کے باشندے ''ادیوا'' تھے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ کسی دیوتا کو مانتے نہ تھے اور کسی نبی کے قائل اس لیے نہیں تھے کہ کوئی نبی ان کے یہاں نہیں آیا تھا اس کے باوجود وہ اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے، جس طرح حضورؐ اکرم کے اعلان نبوت سے پہلے عرب میں حنفاء کا طبقہ موجود تھا جو حضرت ابراہیمؑ کے دین حنیف سے وابستہ تھے۔ لہٰذا ہند و سند کے لوگ ایک زمانے میں حنفاء تھے اسی لیے سمندر کے سفر پر کوئی مذہبی قدغن عائد نہ تھی۔ [۲۲]

لانچ (Launch) کا لفظ بھی پرتگیزی مشرق سے یوروپ لے گئے اور میرا خیال

ہے کہ بیچ Beach کا لفظ ہندوستان سے یورپ گیا، بیچ اس ریتیلے میدان کو کہتے ہیں جو ساحل اور سمندر کے پانی کے بیچ میں واقع ہو۔ جاپانی زبان میں ہندوستانی لفظ ''بندہ'' اس امر کی خبر دیتا ہے کہ جاپان کی ثقافت ہندوستان کی ثقافت سے کہاں تک متاثر ہوئی بہت سے لفظ ہمارے وطن کے لہجے کے خفیف تغیر کے ساتھ جاپانی میں موجود اور اپنائے ہوئے ملتے ہیں۔ جاپانی خط کے آخر میں اپنے نام کے پہلے لفظ ''بندہ'' لکھتا ہے جیسا کہ ہندوستان میں بڑوں کے نام خطوط کے بارے میں اب تک کم وبیش دستور ہے۔ [۲۳]

متروک الفاظ کی تاریخ:

زبان اور اس کے لفظوں کی تاریخ بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے اور یہ تاریخ ہمارے لغت کا بڑا اہم باب ہے لیکن افسوس ابھی تک لغت نویسوں نے توجہ نہیں دی۔ قومیں اپنی تاریخوں میں کتنی ہی خیانت کرلیں اور واقعات کو کتنا ہی الٹ پلٹ ڈالیں مگر زبان اور اس کے الفاظ کا ذخیرہ ایک سچے دیانت دار کی طرح پچھلی روداد کا ریکارڈ یا مسل ہمارے لیے تیار رکھتا ہے۔ بہت سے متروک الفاظ بھی مستقل تاریخ رکھتے ہیں اور اپنی خاموش زبان سے ہم کو سنانے کے لیے بہت سے ایسے واقعات یاد رکھتے ہیں جن کو کاغذی تاریخ کے اوراق بھلا چکے ہیں۔ [۲۴]

''اردو زبان کا دام، (معمولی سکہ جس کی ایک ادنیٰ صورت چھدام ہے)، یونانیوں کا درخم Drachma (دراخمہ) فارس کا درم اور انگلستان کا ڈرام، دام قیمت کے طور پر آج بھی مستعمل ہے'' لیکن معمولی سکے کے طور پر متروک ہونے کے باوجود بھلائی ہوئی تاریخ سے آگاہ کرتا ہے۔ ۸۰ کے عشرے تک پاکستان میں پیسہ، پائی کے الفاظ مستعمل تھے، لیکن پیسہ، دو پیسے، پانچ دس پیسے، موقوف کر دیئے گئے تو یہ لفظ بھی رفتہ رفتہ متروک ہو رہے ہیں لیکن محاوروں میں آج بھی زندہ ہے اور پیٹرول پمپ کے میٹر پر باٹا کے جوتوں میں اس کا اندراج فریب نظر کے لیے مستعمل ہے۔ [۲۵]

اودھ میں استعمال ہونے والا لفظ کیرانت عربی کا قیراط، یونانی کا قیراط اور انگریزی کا کیرٹ ایک انوکھی دنیا سے روشناس کراتے ہیں، اودھ کا کرانت متروک ہوگیا ہے لیکن انگریزی کا کیرٹ اور عربی کا قیراط آج بھی زندہ ہیں۔

دینار یونانی لفظ ہے، مگر عربی میں بھی مستعمل ہے۔ تغلق کے زمانے میں ''تنکۂ زر'' سکے کے معنی میں مستعمل تھا۔ ''تنکہ'' مشرقی بنگال میں ''ٹکہ'' ہے اردو میں صرف تحقیر و تضحیک کے لیے ٹکہ رہ گیا ہے جو محاوروں کا حصہ ہے۔ مگر زر سے اس کا تعلق نہیں۔ زر آج بھی اردو میں مستعمل ہے تنکہ زر کے لیے متروک ہوگیا ہے۔ لیکن پانی میں غرق ہونے سے بچنے کے لیے اور ناک میں حسن اور آنکھ میں حزن کا سبب بننے کے باعث آج بھی مستعمل ہے۔ دکن کا طلائی سکہ ''ہون'' متروک ہوکر ہن رہ گیا اور محاورے میں دولت کی بارش بن گیا ہے۔ روپے کا لفظ روپا سے بنا ہے اور سکے کو شیر شاہ نے چلایا۔ جواب پینسل کے شکم میں موجود ہے اور شہرت کے معنی میں مستعمل ہے۔ [۲۶]

بیما خالص ہندوستانی لفظ ہے جو فارسی کے بیم سے ماخوذ ہے اور خوف رہزنی سے تحفظ کے لیے مستعمل ہے۔ لیکن بیمہ فارسی لغات میں نہیں ملتا۔ صرف لغات کشوری میں بیما کو فارسی لفظ بتایا گیا ہے۔ [۲۷]

ڈاک کا لفظ بھی مختلف الفاظ سے محرف، محذوف اور مختلف ہوتے ہوئے ڈاک بنا ہے اس لفظ کی تخلیق میں متروکات کی طویل فہرست ہے۔ کئی لفظ متروک مخلوط اور ماخوذ ہوکر ڈاک کا لفظ بنانے کا باعث بنے۔ ''برید'' ڈاک کے لیے عربی لفظ ہے جو یونانی اور لاطینی سے عربی میں آیا، عجمی اہل لغت نے ڈاک کے لیے برید کو فارسی ''بریدن'' سے لیا اور بتایا کہ چوں کہ ڈاک کے لیے ''دم بریدہ'' یعنی دم کٹے گھوڑے کام میں لائے جاتے تھے اس لیے ڈاک کو فارس و ہند میں ''برید'' کہنے لگے۔ ''برید'' متروک ہوا تو ترکی لفظ ''اولاغ'' نے ''برید'' کی جگہ لی مگر اس کے فوراً بعد ہندوستانی لفظ ''دھاوا'' نے ''برید'' کی جگہ لے لی۔ [۲۸]

دھاوا اہل ہند ایک تہائی میل کو کہتے تھے، چوں کہ ہرکارے ہر تہائی میل پر مقرر ہوتے تھے اس لیے اس کو دھاوا کہتے تھے، پھر پیادے کو دھاوا کہنے لگے، حالاں کہ سنسکرت میں دھاوا کے معنی دوڑنے کے ہیں، چوں کہ یہ دوڑ کر چلتے تھے، اس لیے اس کی چال کو دھاوا کہنے لگے پھر وہ دھاوا ہو گئے اور تہائی میل پر جہاں وہ ٹھہرتے تھے وہ دھاوا ہو گیا۔ دھاوے کے پیادے کو پائک کہتے تھے اور جو پیک کی صورت میں محرم کی تقریب میں امام کے نقلی قاصدوں کا نام ہم نے رکھا ہے۔ مگر اب پائک اور پیک متروک ہو گئے ہیں۔

آل تیمور کے ہندوستان پر دھاوے کے بعد لفظ دھاوا متروک ہو گیا۔ چناں چہ اکبر کے زمانے میں جب بدایونی نے اس لفظ کا استعمال کیا تو اس کے ترجمے کی ضرورت ہوئی۔ فرشتہ نے جہانگیر کے زمانے میں اپنی کتاب لکھی تو ''دھاوہ'' کا لفظ مٹ کر ڈاک چوکی کا لفظ پیدا ہو چکا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ پہلے اسے ''یام'' کہتے تھے۔ اب ڈاک چوکی۔ دکن میں مدراس سے لے کر پونا تک اس کے لیے ٹپہ، ٹپال اور ٹپہ خانہ بولا جاتا تھا۔ یہ ٹپہ بھی ٹھپہ کی شکل ہے کیوں کہ ڈاک خانے میں خطوط پر ٹھپہ مہریں لگائی جاتی تھیں۔ ٹھپہ بھی اب متروک ہو چلا ہے اور مہر اور اسٹمپ مستعمل ہو گئے ہیں۔ ڈاک کا لفظ جہانگیر کے عہد میں آیا۔ ڈاکیئے منزل بہ منزل جاتے تھے اس لیے ڈاک منزل کے معنی میں استعمال ہوا۔ پھر اس پڑاؤ کو ڈاک چوکی (بمعنی پہرا) کہا گیا۔ اس اصول پر انگریزوں نے بنگال سے الٰہ آباد تک منزل بہ منزل سفر کے لیے مختصر قیام گاہیں بنائیں جنھیں ڈاک بنگلہ کہا گیا۔[۲۹]

شاہ حاتم کی تحریک متروکات:

زبان مانجھنے اور معقولیت کی بنا پر اخذ و ترک کا سہرا شاہ حاتم کے سر ہے۔ شاہ حاتم نے بہت سے ہندی اور دکنی الفاظ کو جو ولی کے کلام کی زینت تھے ترک کر کے ان کی جگہ فارسی کے ایسے الفاظ زبان میں داخل کیے جو غیر مانوس نہ تھے۔ اپنے کلام کے ساتھ بھی شاہ حاتم نے یہی رویہ رکھا تمام رکیک الفاظ حذف کر کے اور اپنے کلام کی اصلاح کر کے منتخب دیوان

''دیوان زادہ'' کے نام سے شائع کیا اس کے دیباچے میں متروک الفاظ کی مکمل فہرست شامل کی۔[۳۰] شاہ حاتم دہلوی کی ذات سے زبان کی تراش، خراش اور اس میں کانٹ چھانٹ کی بنیاد پڑی۔ شاہ حاتم کے بعد بھی اردو زبان میں اصلاح کا عمل جاری و ساری رہا لیکن متروکات کی صدی وار فہرستیں مرتب نہیں کی گئیں جب کہ اگر ہر صدی کے شعراء اور مصنفین کی تصانیف کو سامنے رکھ کر متروکات کی فہرست تیار کی جاتی تو اردو زبان میں تبدیلی، تغیر اور ارتقاء کی پوری تاریخ سامنے آسکتی۔ میر تقی میرؔ، سوداؔ، مظہرؔ، دردؔ، جراتؔ، سوزؔ، مصحفیؔ، انشاءؔ، نصیرؔ، مومنؔ، ذوقؔ، غالبؔ، ناسخؔ اور آتشؔ کے یہاں بھی متروکات کی عہد بہ عہد تفصیل تاریخ اور فہرست مل سکتی ہے۔ مرزا غالب کا اردو دیوان تیسری بار ۱۲۷۸ھ میں چھپا اس کے خاتمے کی عبارت میں مرزا لکھتے ہیں۔

''ایک لفظ سو بار چھاپا گیا کہاں تک بدلتا ناچار جا بجا یونہی چھوڑ دیا۔ یعنی کسو میں یہ نہیں کہتا کہ یہ لفظ صحیح نہیں البتہ فصیح نہیں، قافیہ کی رعایت سے اگر لکھا جائے تو عیب نہیں، ورنہ فصیح بلکہ افصح ''کسی'' ہے''۔[۳۱]

کیا متروک الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے؟

سوال یہ نہیں ہے کہ کسی بڑے شاعر نے کن لفظوں کو متروک کر دیا اصل سوال یہ ہے کہ کیا ان کے متروک قرار دیئے گئے لفظ دوبارہ مستعمل نہیں ہو سکتے۔ اگر داغؔ، امیرؔ، غالبؔ، مومنؔ، شاہ نصیر ناسخ نے کچھ الفاظ اردو کی برادری سے خارج کیے تو کیا پھر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

متروکات میں تعصب:

سندیسا خوبصورت لفظ ہے لیکن صاحب نور اللغات نے اسے متروک قرار دیا۔ یہ لفظ مہتاب داغ میں آیا ہے۔ اس کا مترادف پیغام تحریر کیا گیا جو درست نہیں کیوں کہ سندیسا راضی خوشی کا پیغام ہوتا ہے چوں کہ یہ لفظ لکھنؤ میں استعمال نہ ہوتا تھا لہٰذا انھوں نے اسے متروکات کی فہرست میں شامل کر دیا۔ حالاں کہ لکھنؤ نے اسے کبھی استعمال ہی نہیں کیا۔[۳۲]

مت نفی کے معنی میں متروک تھا لیکن آج تک مستعمل ہے۔ مت کے بغیر نہیں کی تاکید، آدھی بھی نہیں رہتی۔[۳۳]

لکھنؤ والوں نے دہلی کی خصوصیات کو اور دہلی والوں نے لکھنؤ کی خصوصیات اور اغلاط کو متروکات کی مثال میں منتخب کر دیا اور سب نے پنجاب کی خصوصیات کو متروک قرار دے دیا۔[۳۴]

دہلی کے فصحاء میں ''دکھنا'' متروک اور غیر فصیح ہے، اس کے بدلے دکھائی دینا نو حرفی لفظ چار حرفی لفظ کا مترادف ہے اسے متروک قرار دینے کے باوجود یہ لفظ آج بھی مستعمل ہے۔

عرصہ کو مدت کے معنی میں متروک قرار دیا گیا، جلال نے عادی کو متروک کہا لیکن دونوں الفاظ آج تک مستعمل ہیں۔[۳۵]

شوق نیموی کے مطابق پہ بمعنی پر داغ وجلال نے ترک کر دیا تھا لیکن آج بھی مستعمل ہے، داغ وجلال کے کلام میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

متروکات کی فہرستیں:

میر علی اوسط رشک نے متروکات کی فہرست مرتب کر کے تالے اور کنجی میں رکھ چھوڑی تھی اس فہرست میں ۴۵ کے قریب الفاظ متروک قرار دیے گئے تھے یہ فہرست صرف خاص شاگردوں کو دکھائی جاتی تھی۔[۳۶]

متروکات کی پیشتر فہرستیں ایسی ہیں کہ جو لفظ کسی خاص جگہ استعمال نہیں ہوتا اسے متروک قرار دے دیا گیا۔ اس لیے ان فہرستوں کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ متروکات کے موضوع پر آب حیات، آزاد، اصلاح، مع ایضاح شرح اصلاح، ۱۸۸۷ء شوق نیموی، تسہیل البلاغت سجاد بیگ دہلوی، ۱۳۳۹ء قرار المحاورات وقرار المتروکات، سید تصدق حسین بن قرار شاہ جہاں پوری، اصلاح زبان اردو ۱۹۱۹ء خواجہ عبدالرؤف عشرت، نور اللغات ۱۹۲۴ء نیر کاکوروی اہم تصانیف ہیں لیکن صاحب کیفیات کی رائے میں ان مطبوعات میں سے کئی ایسے ہیں کہ محض تجارتی مفاد پر نظر

رکھ کر شائع کیے گئے ہیں۔ ان کے مندرجات مقامی پاسداری سے مبرا نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ لکھنؤ والے نے جو کچھ لکھا اس میں اس نے وہ الفاظ متروک کی ذیل میں درج کر دیئے جن کو لکھنو والوں نے استعمال ہی نہیں کیا اور ان میں اکثر ہندی کے نامانوس الاستعمال الفاظ ہیں۔ جاننا چاہیے کہ ترک، اخذ یا استعمال کے وجود کو ممکن ہی نہیں لازم ٹھہراتا ہے۔ جب ایک لفظ کبھی استعمال ہی نہیں ہوا تو اس کا ترک کرنا کیا معنی۔[۳۷]

نور اللغات کے متروکات:

ترک واخذ واختیار کا سلسلہ زبانوں میں جاری وساری رہتا ہے۔ خواہ اس کے لیے تحریکیں چلائی جائیں یا سکوت اختیار کیا جائے۔ شوق نیموی نے اصلاح مع ایضاح میں بیان کیا ہے کہ ''جس طرح میر ومرزا نے ولی وحاتم کے مستعملہ الفاظ ترک کر دیئے تھے اسی طرح مومن و غالب وناسخ وآتش وغیرہ نے میر ومیرزا کے بہت سے لفظ متروک کر دیئے......... ان میں سے اکثر الفاظ تو وجوہاً ترک کر دیئے اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ کسی نے کہیں استعمال بھی کیے ہیں اس کے بعد ان کے تلامذہ کا دور ہوا۔ انھوں نے بھی کچھ لفظ ترک کیے۔[۳۸] نور اللغات کے مولف نے اپنے دیباچے نومبر ۱۹۲۴ء میں ۲۹۷ متروک الفاظ کی فہرست دی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ فہرست تمام فہارس سے بڑی ہے اور اس میں ایسے تمام لفظ آجاتے ہیں جنھیں اردو شعراء نے اول سے آج تک مولف کے قول کے مطابق متروک قرار دیا ہے۔ پنڈت کیفی کے خیال میں ''متعلم کو اس فہرست سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا چاہیے یہ تھا کہ داغ اور میر کے متروک الفاظ ان کی وفات سے آج تک جو الفاظ ترک کیے گئے ہیں ان کی فہرست دے دیتے۔[۳۹]

شوق کی کتاب اصلاح مع ایضاح شرح اصلاح ۱۸۸۷ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی حسرت موہانی نے اس کی جدید اشاعت مع ازاحتہ الاغلاط اردو پریس علی گڑھ سے شائع کی۔ شوق نیموی نے ان الفاظ کی فہرست دی ہے جو مومنؔ، غالبؔ، ناسخؔ اور آتشؔ نے متروک ٹھہرائے جب کہ یہ الفاظ میرؔ اور دردؔ کے یہاں مستعمل ہیں اور میرؔ اور دردؔ نے ولیؔ دکنی اور حاتمؔ کے اکثر مستعملہ

الفاظ ترک کر دیے۔

تدبھو، تتسم اور اردو:

اردو زبان کے بارے میں محققین کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی و فارسی کا غلبہ ہے۔ حالاں کہ یہ دعویٰ درست نہیں۔ فرہنگ آصفیہ کے ۵۴ ہزار الفاظ میں عربی و فارسی الفاظ کی تعداد پچیس فی صد سے بھی کم ہے اور اب اردو کے دو لاکھ الفاظ میں یہ تعداد بہت کم ہو کر صرف دس بارہ فی صد رہ گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں ''تدبھو'' الفاظ بہت زیادہ اور ''تتسم'' الفاظ بہت کم ہیں اور اصلاً اردو زبان ہند آریائی زبان ہے۔ عربی اور فارسی لفظوں کے استعمال کے بغیر بھی اردو زبان لکھی جا سکتی ہے لیکن ہندی یا ''تدبھو'' الفاظ کے بغیر یہ زبان نہیں لکھی جا سکتی۔ اس کے باوجود اردو پر تنقید کرنے والے محققین اردو کو عربی اور فارسی الفاظ سے پاک وصاف کرنے کے لیے بار بار اپنے دعوے کے ثبوت میں ''رانی کیتکی'' اور ''سریلی بانسری'' کا حوالہ دیتے ہیں۔ اس حوالے کو مضبوط کرنے کے لیے نظیرا کبرآبادی کی تعریف وتوصیف اور ناسخ کی مذمت بھی کی جاتی ہے جنھوں نے اردو زبان کو سنسکرت اور ہندی الفاظ سے پاک کرنے کی تحریک چلائی اور تمام مقامی الفاظ کو متروکات میں شامل کر کے اردو زبان کو عربی اور فارسی الفاظ سے مالا مال کر دیا۔

تحریک ایہام:

جنوب کی دکنی زبان تتسم اور ہندی الفاظ کے ساتھ ساتھ مقامی زبانوں کے الفاظ سے بھی مالا مال تھی اور آج بھی جنوبی ہند کی اردو میں ہندوستان کی تمام قدیم زبانوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ولی کو ''تحریک ایہام'' کا بانی قرار دیا گیا ہے اور اردو شاعری میں ''تحریک ایہام'' کا رشتہ سنسکرت شاعری اور ہندی دوہوں سے جوڑا گیا ہے۔ آزاد کا خیال بھی یہی ہے کہ ہندی دوہے ''تحریک ایہام'' کے فروغ کا باعث بنے۔ سنسکرت میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی موجود ہیں۔ اس صنعت کو شلس کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک

سہنگ جس میں لفظ سالم رہتا ہے دوسری ابہنگ جس میں لفظ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہ صنعت پیدا کی جاتی ہے۔[۴۰]

تحریک ایہام کا ردعمل:

شاہ حاتم، مظہر جان جاناں اور رفیع سودا نے ایہام کی تحریک کے خلاف زبردست شاعرانہ ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے ایہام کو قبول نہ کیا اور اسے متروک قرار دے کر اپنے عہد کے شعراء کا طبقہ الگ کر دیا اور اردو زبان سے ہندی کے اثرات زائل کرنے اور اصلاح زبان کی تحریک کے ذریعے فارسی کے غلبے کو قبول کرنے کی تحریک کی۔[۴۱]

اس تحریک میں شاہ حاتم کا کلیدی کردار تھا جنھوں نے اپنے منتخب ''دیوان زادہ'' میں قدیم مستعمل رکیک اور ہندی و مقامی الفاظ کو متروکات قرار دے کر نئے الفاظ شامل کیے۔ قدیم الفاظ کو متروکات قرار دینے کی تحریک کے باعث نین، سکھ، درپن، جیو، آپس، دیا، سنسار، گال، من، رین، پنڈا جیسے خوبصورت الفاظ ترک کر دیئے گئے لیکن متروکات کی یہ مہم کامیاب نہ ہوسکی اور آج بھی یہ الفاظ اردو زبان وادب میں زندہ ہیں۔

ناسخ کے متروکات:

مولوی عبدالسلام ندوی نے ''شعرالہند'' میں ناسخ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے اصلاح زبان کے لیے متشدد رویہ اختیار کیا اور قدیم پیغمبران سخن کی شریعتیں منسوخ کر دیں۔ ولی کے اجتہاد کی ابتداء کا نقطۂ انجام ناسخ کو قرار دیا گیا جس کے نتیجے میں مقامی پراکرتوں کے الفاظ متروکات قرار دے کر اردو سے خارج کر دیئے گئے اور عربی و فارسی کے مشکل الفاظ اردو میں دخیل ہو گئے لہٰذا محققین نے ناسخ کی تحریک متروکات کو منفی لسانی تحریک بھی کہا ہے ''تذکرہ جلوہ خضر'' میں ان متروکات کی فہرست محفوظ ہے۔

چند الفاظ مثلاً پنٹ، کھوج، پالا، سجن، جگ جی چلا، دارو وغیرہ اس فہرست میں شامل تھے۔ لیکن کیا یہ الفاظ آج متروکات میں شامل ہیں۔ جواب یقیناً نفی میں ہے۔ یہ الفاظ

آج بھی مستعمل ہیں۔

شیواجی کی تحریک متروکات:

دوسری زبانوں کے لفظوں کو متروک قرار دینے کی تحریکیں نئی نہیں۔ شیواجی نے بہت کوشش کی کہ فارسی کی جگہ سنسکرت کی اصطلاحات رائج کی جائیں لیکن انھیں کامیابی نہیں ہوئی یہ کوشش ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوگئی۔ اس کے برعکس تلک اگرچہ ہندو احیائے مذہب کا حامی تھا لیکن فارسی الفاظ کو مرہٹی زبان سے خارج کرنے کے خلاف تھا۔ مرہٹی زبان میں فارسی کے الفاظ کثرت سے داخل ہیں۔ [۴۲]

ٹوڈرمل اور سکندر لودھی نے ہندی کی جگہ فارسی کو انتظامیہ کی ادنی سطح کی زبان قرار دیا۔ [۴۳]

ناسخ کی تحریک متروکات:

عزیز احمد کے خیال میں ناسخ کا اپنی شاعرانہ زبان سے ہندی الفاظ کا اخراج دیدہ دانستہ عمل نہیں تھا بلکہ یہ اس معیار کو قائم کرنے کا منطقی نتیجہ تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ اگلے اساتذہ جو فارسی میں لکھتے تھے ان کی اسناد پر مکمل اعتماد کیا جائے۔ [۴۴]

اس تحقیق کی روشنی میں یہ کہنا کہ ناسخ کی تحریک محض ردعمل کی منفی تحریک تھی مبالغہ آمیز بیان ہوگا جس کی تصحیح ضروری ہے۔

ہندوؤں کی تحریک متروکات:

ناسخ کا انتقال ۱۸۳۸ء میں ہوا لیکن ناسخ کے متروکات کی بحث اور متروکات کی تحریکوں کے زمرے میں، ناسخ کے معاصر للولال نے ۱۸۰۳ء میں اردو کی ہندیائی اور سنسکرتیائی شکل کا جو تجربہ کیا تھا اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

دیوناگری رسم الخط میں راجستھانی، برج بھاشا، ماتھلی اور اودھی ادب آٹھویں

صدی سے برابر لکھا جا رہا ہے۔اس سارے ادب میں ایک واضح ہندوست ملتی ہے۔ ہندی ادبی روایت کا آغاز ۷۰۰ء اور ۱۳۰۰ء کے درمیان راجستھان کے بھاٹوں کی شاعری سے ہوا۔مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد ہندو ذہن فرار کی کیفیت میں بھگتی شاعری کی مذہبی رفعت کی طرف رجوع ہو گیا لیکن تلسی داس کی تحریروں کے ذریعے کٹر ہندو مذہبی تجربہ کو از سرنو قائم محفوظ اور مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی۔ تلسی داس نے رام راج (رام کی سلطنت) کو مثالی راج قرار دیا جسے بیسوی صدی میں انڈین نیشنل کانگریس کے کٹر ہندو رہنماؤں نے از سرنو زندہ کیا'' جس کے ردعمل میں مسلمانوں نے اس تصور کی زبردست مخالفت کی۔[۴۵]

للولال کی تحریک متروکات فارسی:

جدید ہندی اسلام سے وابستہ ''مفرس اردو'' سے علیحدگی اور ہندو تجدیدیت کی شعوری کوشش کا نتیجہ تھی گریئرسن کے مطابق ''اس کی اصل عصر جدید سے تعلق رکھتی ہے جو انگریزوں کے زیر اثر متعارف ہوئی۔ اس وقت تک جب کوئی ہندو نثر لکھتا تھا اور اردو استعمال نہیں کرتا تھا تو وہ اپنی مقامی بولی اودھی بندیلی برج بھاشا وغیرہ میں لکھتا تھا۔

للولال نے ڈاکٹر گل کرائسٹ کی تحریک پر مشہور کتاب ''پریم ساگر'' لکھ کر اس صورت حال کو تبدیل کر دیا۔اس نے دانستہ عام بول چال کے مطابق فارسی الفاظ لکھنے کے بجائے ہندی اور آریائی الفاظ استعمال کیے۔ اس پہلی کتاب نے تمام اچھے ہندوؤں کی توجہ اپنی جانب منعطف کرائی اور زبان کی ایک کمی کو پورا کر دیا۔ ''پریم ساگر'' سے ہندوؤں کو رابطے کی زبان مل گئی۔ للولال (۱۸۰۳) کے زمانے سے ہندی نے اردو سے متمیز اور سنسکرت سے قریب ہونے کے لیے اسلوب کے کچھ قواعد منضبط کیے آگرہ اور بنارس جدید ہندی کے دو مراکز قرار پائے جن میں بنارس کا میلان سنسکرت کے الفاظ کے استعمال کی جانب زیادہ رہا۔[۴۶]

متروکات کی تحریکوں کا تناظر:

اس تاریخی تناظر میں متروکات کی تمام تحریکات کو خواہ ان کا تعلق اردو سے ہو یا ہندی سے ایک وسیع تناظر میں از سرِ نو جانچنے، پرکھنے اور اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ محض عمومی بیانات جو اردو کی ادبی تاریخوں میں درآئے ہیں۔ اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ متروکات کی تحریکوں کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔ صرف وؔلی، حاتمؔ اور ناسخؔ کی تحریکات متروکات سے یک طرفہ نتائج اخذ نہ کیے جائیں بلکہ ٹوڈرمل سے لے کر للولال تک ہندو شعراء و ادباء کے رویوں میں واضح ہندی سمت کا بھی تنقیدی تجزیہ کیا جائے۔

ایران میں متروکات کی تحریک کی تاریخ:

جب ہندوستان میں ہندی کو عربی فارسی الفاظ سے پاک کرنے اور سنسکرت سے آراستہ کرنے اور اردو زبان سے ہندی سنسکرت مقامی الفاظ کو نکال کر عربی و فارسی الفاظ داخل کرنے کی تحریکیں شباب پر تھی۔ ہندوستان کے پڑوس ایران میں فارسی، عربی، فرانسیسی، انگریزی، ترکی، منگولی، روسی زبانوں کے الفاظ کے غلبے سے جھکی جا رہی تھی۔ مغربی زبانوں کا فارسی زبان میں عمل داخل عہد قاچار سے مربوط ہے۔ (۱۹۲۲-۱۷۹۶) تہران میں ۱۲۹۰ھ میں غیر ملکی زبانوں کی تدریس کا مدرسہ قائم ہو چکا تھا جہاں عربی، انگریزی، فرانسیسی، روسی زبانوں کی تدریس ہو رہی تھی، مدرسہ ''مشیریہ'' اور ''دارلفنون'' نے فارسی زبان کو غیر ملکی زبانوں سے روشناس کرایا اور جدید علوم و اصطلاحات سے فارسی زبان کو مالا مال کیا تیرہ جلدوں میں ''نامہ دانشوراں'' اس موضوع پر دائرہ المعارف کا درجہ رکھتا ہے۔ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۰ء تک تہران سے عربی فرانسیسی زبان میں روزنامے شائع ہونے لگے۔ فارسی زبان پر غیر ملکی زبانوں خصوصاً عربی کے وسیع اثرات کے ردِ عمل میں ''فارسی سرہ'' یعنی خالص فارسی لکھنے کی تحریک نے زور پکڑا۔ اس تحریک نے پہلوی دور میں ۱۹۲۵ء تا ۱۹۷۸ء کے دوران دو مرتبہ زبان کے ''فرہنگستان'' بنوائے اور اصلاح و ارتقائے زبان کی کئی سرگرمیوں کو جنم دیا۔

یہ تحریک غیر ملکی اور غیر فارسی کلمات سے فارسی کو مبرا اور پاک کرنے کے لیے برپا کی گئی۔ اس تحریک کی شدت وحدت ایران کے پڑوس ہند میں برپا متروکات کی تحریکوں کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ ایرانی تحریک متروکات کے سامنے شیواجی، للولال، ولی دکنی، حاتم، ناسخ اور نظیر کی تحریکیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ''فارسی سرہ'' یا اصیل فارسی کے حامی غیر ملکی لفظوں سے پاک زبان کو ''زبان پاک'' کہتے تھے اس تحریک کے رہنما عربی زبان کے بھی دشمن تھے اور عربی الفاظ کے بجائے مقامی الفاظ کو رائج کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ پہلی عالمگیر جنگ کے دوران یہ تحریک کمزور پڑ گئی۔ اس تحریک کی شدت کا عالم یہ تھا کہ گلستان سعدی کے ایک شعر میں حمام کو ''گرمابہ'' سے اور ''محبوبے'' کو برجستہ سے بدل دیا گیا۔

گلے خوشبوئے در ''گرمابہ'' روزے،

رسید از دستِ ''برجستہ'' بدستم

سید تقی زادہ نے اپنے مقالے ''لزوم حفظ فارسی'' میں لکھا ہے کہ اس تحریک سے منسلک اکثر لوگ ایران کی قدیم زبانوں کے صحیح استعمال سے ناواقف تھے۔

فارسی سرہ تحریک کے اہم رہنما مرزا محمد رضا خان افشار بکشلو قزوینی کو عربی سے ایسا تنفر تھا کہ وہ اپنا نام ''غروینی'' لکھتے تھے۔ وہ سعدی اور حافظ پر انتقاد کرتے تھے کہ انھوں نے عربی آمیز فارسی کیوں لکھی۔ [۴۷]

خالص فارسی لکھنے کی تحریک میں اہم ترین نام سید احمد کسروی تبریزی کا ہے۔ انھوں نے کئی کتابیں لکھیں، بابیت، بہائیت اور مذہب تشیع کا محاکمہ کیا۔ تصوف کا استہزاء کیا۔ ''پرچم'' اور ''پیمان'' کے نام سے رسالے نکالے۔ دور مشروطہ کی مکمل تاریخ لکھی۔ انھوں نے فارسی میں عربی اور دوسری زبانوں کے کلمات استعمال کرنے کے خلاف نہایت شدت برتی ان کی شدت پسندی کا مزید اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں ایک مقدمے کی پیروی کے دوران ایک شخص کو انھوں نے ایسا سخت سست کہا کہ اس نے عین

عدالت میں گولی مار کے ان کا کام تمام کر دیا۔[۴۸]

''فارسی سرہ'' لکھنے والوں کی اصل کوشش یہ تھی کہ ایران کی فارسی عربی سے بالخصوص پاک رہے۔مگر یہ شعوری کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔خود ان کی ایک تحریر جو اصل فارسی میں لکھی گئی ہے اس میں عربی الفاظ ''مقاصد''، ''عام''، ''معنی''، ''شرق'' شامل ہیں۔

''گفتند سعدی و حافظ باہمین زبان مقاصد خود را فہمانندہ اندمی گویم این سخن عامیانہ است، سعدی و حافظ نہ دل شان برای مردم می سوخت ونہ پی بزرگی و نیرومندی تو وہ می بودند امروز بہ صدھا معنی نیاز داریم کہ سعدی و حافظ ہیچ نمی دانستند۔امروز بیک زبان توانا و سادہ نیاز مندیم کو بدستیاری، آن اندیشہ ہائے خود را درسراسر شرق رواج دھیم'' (زبان فارسی مرتبہ یحییٰ ذکا، تہران ۱۳۳۴ش/۱۹۵۵ء صفحہ ۵۵/۵۴)[۴۹]

ترجمہ: لوگ ہم سے کہتے تھے کہ سعدی اور حافظ تو اس زبان کے ذریعے اپنے مطالب لوگوں سے سمجھاتے رہے ہیں کہوں گا کہ یہ ایک عوامی بات ہے۔سعدی اور حافظ کو عام لوگوں سے ہمدردی نہ تھی اور عوام کی ترقی اور شکوہ مندی ان کا کام بھی نہ تھا۔آج ہمیں ایسے سینکڑوں معانی و مفاہیم کی ضرورت ہے جن کی سعدی و حافظ کو خبر نہ تھی۔ہمیں آج ایک موثر اور سادہ زبان کی ضرورت ہے جس کی مدد سے ہم اپنے افکار کو پورے عالم شرق میں رائج کر سکیں۔

ترکی میں متروکات کی تحریک:

اس سلسلے میں ہمیں ترکی کے مصطفےٰ کمال اتاترک کی عربی متروکات کی تحریک کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔جب عربی زبان، عربی میں اذان، عربی مدارس پر پابندی لگا دی گئی اور ترکی کا آئین خالص ترکی زبان میں لکھنے کا حکم دیا گیا اس کے باوجود اس آئین میں عربی الفاظ کو دانستہ ترک کرنے اور چن چن کر نکالنے کی کوشش کامیاب نہ ہوسکی اور آئین میں مجبوراً عربی کے ۴۵ الفاظ شامل کرنے پڑے۔ان لفظوں کا متبادل دستیاب نہ تھا۔اس لیے ابن

خلدونؒ درست کہتے ہیں کہ اسلام ہر تہذیب میں روح بن کر سما جاتا ہے اور اس تہذیب کے غیر اسلامی عناصر کو الگ کر کے اسے خالص اسلامی روحانی سانچے میں ڈھال لیتا ہے۔ اس طرح عربی زبان ہر زبان میں روح کی طرح شامل ہوگئی جسے کھرچنے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔

عربی کے طرف دار عناصر:

ایک جانب ایران میں شدت جذبات سے مغلوب وطنی عناصر کے زیر اثر فارسی زبان سے عربی آمیز خوبصورت الفاظ نکالے جا رہے تھے دوسری جانب فارسی سرہ تحریک کے دوران امیری فرہانی، شوریدہ شیرازی، بہار خراسانی، دھخدا قزوینی، رشید ہاشمی، خرسند شیرازی، بہروز ساوی جیسے ادباء وشعراء عربی آمیز خوبصورت الفاظ کا نظم ونثر میں استعمال کر کے فارسی میں عربی کے کلمات باقی رکھنے کی تائید کر رہے تھے۔[۵۰]

۱۹۳۴ء میں محمد علی فروغی وزیر اعظم ایران کی ذاتی دلچسپی سے افراط وتفریط کا یہ ہنگامہ کم ہوا اور ''فرہنگستان'' کی تشکیل کے ذریعے جگہ جگہ قائم الفاظ سازی کے کارخانے بند ہوگئے۔ اس وقت سے فیہ ادارہ آج تک کام کر رہا ہے۔ فرہنگستان کے مرتبہ ''واژہ ہای نو'' جن کے ذریعے نئی اصطلاحات والفاظ رائج کیے گئے اور عربی و دیگر زبانوں کے مشکل مگر معروف ومستعمل الفاظ کو متروک قرار دیا گیا۔ لیکن نئے الفاظ واصطلاحات مکمل طور پر رائج نہ ہوسکے اور بے شمار الفاظ وتراکیب واصطلاحات ''فرہنگستان'' کی متروکات میں شامل ہونے کے باوجود عوام وخواص میں مستعمل رہے اس لیے کہ زبانوں سے لفظوں کو نکالنا اور شامل کرنا ایک فطری عمل ہے۔ یہ طاقت سرکار اور دربار کے ذریعے نافذ العمل نہیں ہوسکتا۔ اس کا تعلق فطری پکار سے ہے جو انسان کے قلب سے اٹھتی ہے۔

ترکی آذری کردی زبانیں:

صدیوں سے ایران کی قومی زبان فارسی رہی ہے۔ اس کے باوجود آذر بائیجان

میں ترکی آذری زبان رائج ہے جس کا لہجہ استنبولی کہلاتا ہے۔ یہ لوگ شافعیہ ہیں اسی طرح کردستان میں کرد زبان رائج ہے۔ ان دونوں صوبوں کی زبانوں اور فارسی کی رقابت بہت قدیم ہے۔

یہ رقابت مشروطہ خواہی کے دور میں نظر آتی ہے اور بعد میں بھی۔ ان دونوں علاقوں میں ابتدائی تعلیم (دورۂ دبستان) وہاں کی مادری زبانوں میں ہوتی ہے مگر فارسی بھی زبانِ دوم کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی سے قبل کی تعلیم (دورۂ دبیرستان) میں ان علاقوں کے طلبا فارسی پر خوب مسلط ہوں اور امتحان ڈپلم (کلاس دو ازدہم) سب اسی زبان میں دیں۔ البتہ یہ کام بحالت مجبوری ہی ہوتا ہے اور گزشتہ چالیس سال سے سیاسی اختلافات کے دوران ان علاقوں میں زبان کو مسئلہ نزاع بنایا جاتا رہا ہے۔ جوں ہی مرکزی حکومت کمزور نظر آئے یا آذربائیجان اور کردستان میں کسی نئے سیاسی مسئلے کا بروز ہو۔ آذری یا کردی کو فارسی کے مقابل لا کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بڑے خون خرابے اور فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ [۵۱]

فارسی کا بزورِ قوت نفاذ:

بہرحال ایران کے ان خراب حالات میں کوئی ایک سال تک (۱۹۴۵ء کے وسط سے ۱۹۴۶ء کے وسط تک) آذربائیجان اور کردستان کے علاقوں نے حکومت خود اختیاری کا اعلان کیے رکھا اور ان میں بالترتیب آذری اور کردی زبانیں دفاتر اور مدارس میں رائج رہیں۔ آذربائیجان کے سیاسی رہنما سید جعفر پیشہ وری، علی شبستری اور صادق پادگان تھے جب کہ کردستان کے رہبر ملا مصطفیٰ بارزانی تھے۔ محمد رضا شاہ نے ۱۹۴۶ء میں قوت مہر یہ سے کام لے کر یہ حکومت ہائے خود اختیاری ختم کیں اور مذکورہ دونوں علاقوں میں فارسی کو گزشتہ عہد کی مانند نافذ کروایا۔ نئی انقلابی حکومت جب سے ۱۹۷۹ء میں روبہ عمل آئی ہے ان علاقوں میں زبان کا مسئلہ پھر اچھالا جا رہا ہے۔ [۵۲]

کردی اور ترکی زبانوں کو مٹانے کی کوشش:

زبان کا مسئلہ آذر بائیجان اور کردستان میں گزشتہ سات عشروں سے جاری وساری ہے۔ دونوں صوبوں میں دو بڑی لسانی اقلیتیں آباد ہیں۔ آذر بائیجان کے باشندوں کی مجموعی تعداد ایران کی کل آبادی کے ۵/۱ کے برابر ہے اور یہاں کے بیشتر افراد فقہ جعفری پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

زبان کے مسئلے پر اس صوبے کے لوگوں کا سب سے پہلے رضا خان سے اختلاف شروع ہوا تھا، جب اس نے اس صوبے میں بھی فارسی زبان کو سرکاری زبان کی حیثیت سے نافذ کیا تھا۔ حکومت کے زور وقوت کے آگے جب یہاں کے عوام بے بس ہو گئے اور ان کے بچوں کو نوشتِ وخواند کے لیے لازمی طور پر فارسی زبان کو پڑھنا پڑا تو انھوں نے اپنے ایسے مدارس قائم کر لیے جو ترکی آذر بائیجانی کی بھی تعلیم دیتے تھے۔ مگر رضا خان کے معزول ہونے کے بعد جب محمد رضا شاہ ایران کے تاج وتخت کا مالک بنا تو استحکام حاصل کرنے کے چند برسوں کے بعد ہی اس نے تمام ایسے مدارس کو بند کرنے کا حکم دے دیا جہاں ترکی آذر بائیجانی پڑھائی جاتی تھی۔ اس کے بعد سے یہ زبان صرف گھروں میں بچوں کو پڑھائی جاتی رہی اور حکومت کی طرف سے اس بات کی برابر کوشش ہوتی رہی کہ کسی نہ کسی طرح یہ زبان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے، مگر رضا شاہ کی حکومت کو اس میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ [۵۳]

ایران میں عربی زبان کا احیاء:

۱۹۲۵ء میں شروع ہونے والی ''فارسی سرہ'' کی تحریک نے ۱۹۷۸ء میں اس وقت دم توڑ دیا جب ایران میں اسلامی انقلابی حکومت قائم ہوئی۔ جس نے اعلان کیا کہ عربی چوں کہ قرآن مجید اور معارف اسلامی کی زبان ہے اور فارسی ادبیات میں اس کی مکمل طور پر آمیزش ہے لہٰذا پرائمری درجے کے بعد ثانوی تعلیم کے آخر تک تمام درجوں اور شعبوں میں عربی کی ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تعلیم جاری رہے گی۔ [۵۴] اصل میں کسی زبان کی

ثروت مندی، زرخیزی، وسعت، تاثیر اور سربلندی کا راز لفظوں کو ترک کرنے، نکالنے، ختم کرنے اور مٹانے میں نہیں متروکات کے ذریعے زبانیں اپنی زرخیزی کھو دیتی ہیں، زبانوں کو زرخیز بنانے کے لیے لازم ہے کہ ترکِ ترک کی حکمت عملی اختیار کی جائے اور کسی زبان یا لفظ یا مذہب سے نفرت اور حقارت کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ ایران میں غیر ملکی الفاظ اور غیر مقامی زبانوں کے خلاف متروکات کی ایک خوفناک تحریک کا خوبصورت انجام اردو کے لیے بھی سنہرے مستقبل کی امید دلاتا ہے۔

تاریخ اسلام کا اہم ترین واقعہ فتح ایران ہے، جنگ نہاوند نے عربوں کو ایک حسین ملک کے علاوہ ایک قدیم تہذیب بھی عطا کی۔ اس فتح کے نتیجے میں عرب ایک ایسی قوم سے روشناس ہوئے جو سامی اور آریائی عناصر کے امتزاج سے کئی ایک تہذیبوں کو جنم دے سکے۔ فتح ایران سے ہمیں وہی کچھ حاصل ہوگیا جو فتح یونان سے رومیوں کو ملا تھا۔[۵۵] رسول اللہؐ کا وصال مبارک ۶۳۳ء میں ہوا اور فتح ایران ۶۴۱ء میں ہوئی۔ اس لحاظ سے اردو، فارسی اور اسلام تقریباً ہم عمر ہیں۔ اس فتح کا سب سے بہترین ثمر فارسی زبان کا احیاء وارتقاء تھا جس نے برعظیم پاک وہند سے لے کر وسط ایشیا اور ترکی تک اپنے اثرات مرتب کیے۔

اسلام کا رویہ غیر عربی زبانوں سے:

فارسی زبان سے قبل ایران میں فارسی باستان، اوستان اور پہلوی زبانیں رائج تھیں ان کا مخصوص رسم الخط تھا۔ ایران کی قدیم زبانیں فارسی متوسط، پارتھی، سغدی، خوارزمی اور ختنی تھیں۔ فتح ایران کے وقت یہاں پہلوی زبان کا سکہ رواں تھا۔ اسلام کی روح ایرانی تہذیب کے قالب میں سما گئی اور رفتہ رفتہ قرآن مجید کا رسم الخط عربی حروف تہجی کے ذریعے بلاد ایران میں ۶۴۱ء میں رائج ہوگیا اور اس میں نئے حروف تہجی کا بھی اضافہ ہوا۔

ایرانیوں نے جب عربی رسم الخط کو اپنی زبان کے لیے اختیار کیا تو اس میں بہت سی تبدیلیاں پیدا کیں۔ ابتدائی عربی حروف تہجی میں بہ شمول ہمزہ ذیل کے صرف ۲۹ حروف

شامل تھے۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی

اردو کے حروف تہجی پر اعتراضات:

ایران کے خواجہ ابوالعالی بک نے فارسی کی چار مصمتی آوازوں کو ظاہر کرنے کے لیے چار نئے حروف کا اس میں اضافہ کیا جس سے حروف تہجی کی تعداد ۳۳ ہوگئی۔ یہ حروف پ چ ژ گ ہیں۔ اسی طرح اردو کے حروف تہجی بھی عربی اور فارسی کے زیر اثر تیار ہوئے۔ اردو کے حروف تہجی کی تعداد ۳۶ ہے یعنی فارسی اور عربی سے زیادہ، اسی لیے اردو زبان دنیا کی ہر زبان کے تلفظ اور ہجے کو ادا کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔ بہت سے محققین کے اعتراضات کہ س ص، ز ذ، ع، ژ اور دیگر الفاظ اضافی ہیں ان کو زبان سے خارج کر دیا جائے۔ محض اعتراضات ہیں۔ یہ محققین چینی جاپانی اور کوریائی زبانوں کے علاوہ ہزاروں زبانوں سے ناواقف ہیں۔ مستقبل میں جب ان تمام زبانوں کے الفاظ اردو میں داخل ہوں گے تب انھیں اردو حروف تہجی کی اہمیت کا اندازہ ہوگا اور اپنے اسلاف کی باریک بینی اور دور اندیشی کا صحیح ادراک ہو سکے گا۔ اردو کے حروف تہجی درج ذیل ہیں: ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی ے [۵۶]

اسلام، فارسی، سندھی، بنگالی اور انگریزی ہم عمر ہیں:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اسلام، فارسی، سندھی، اردو اور بنگالی بلکہ انگریزی زبانیں بھی تقریباً ہم عمر ہیں۔ ان سب کا آغاز چھٹی صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ فارسی زبان فتح ایران کے فطری ردعمل کے طور پر وجود میں آئی۔ اہل فارس نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ بہ رضا ورغبت دینی حمیت اور جوش وولولے کے ساتھ قرآن کی زبان کو بھی قبول کرلیا اس فطری عمل

اور ردِعمل کے نتیجے میں پہلوی زبان متروکات میں داخل ہوگئی اور اس کا رسم الخط بھی فراموش شدہ تاریخ کا حصہ بن گیا۔ اسلام نے اس زبان کو نابود کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ لغت نامہ و دہخدا کے مرتب اور ناظم ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کے خیال میں ابن سینا، البیرونی اور الجرجانی نے اپنی کتابیں فارسی میں لکھیں۔ حتیٰ کہ عربی کلمات کے استعمال سے مکمل گریز کیا، لیکن اس طرزِ عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ زبانوں کے معاملے میں اسلام کا یہ رویہ تاریخِ لسانیات میں اپنی نوعیت کی منفرد ترین مثال ہے۔

اردو چھٹی صدی کی زبان:

اردو کے باقاعدہ آغاز کی تاریخ ۱۱۹۳ عیسوی قرار دی گئی کیوں کہ یہی فتح دہلی کی تاریخ ہے جب مسلمانوں نے پنجاب سے دہلی مراجعت کی لیکن فی الحقیقت اردو، بنگالی اور سندھی زبانیں کم از کم فارسی اور اسلام کی ہم عمر ہیں اور ان کے آغاز و ارتقاء کی کہانی چھ سو عیسوی سے شروع ہو جاتی ہے۔ اردو اور سندھی کی قدامت کا قوی ترین ثبوت ''بودھ گان ودوہا' کے ۴۷ پد (حمد) ہیں جو سندھی اور اردو زبان کے آغاز کا قدیم ترین حوالہ بھی ہیں۔ یہ پد ۶۵۰ء سے ۱۰۰۰ء کے درمیان تصنیف ہوئے۔ پدوں پر مشتمل اس مجموعہ کلام کا نام ''چریا اچریا بنت چھایا'' ہے۔ پدوں کا مخطوطہ پنڈت ہری پرشاد شاستری نے ۱۹۰۷ء میں نیپال سے حاصل کیا جو ہند آریائی پراکرت کی اپ بھرنش پر مشتمل ہے۔ ان پدوں کو بودھ، ہندوؤں، بھکشوؤں نے تخلیق کیا تھا۔ یہ کتاب اصل مسودے کے ساتھ ۱۹۱۷ء میں بنگالی رسم الخط میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔ پدوں کی شرح سنسکرت میں کی گئی۔ پنڈت شاستری نے پدوں کی زبان کو ''سندھیا بھاشا'' لکھا ہے، ان کی نظر میں یہ زبان غیر متعین سی ہے۔[۵۷]

جامعہ کراچی کے ڈاکٹر شہید اللہ نے ان پدوں کو جدید بنگالی میں منتقل کیا اور مع انگریزی ترجمے کے جامعہ کراچی سے شائع کر کے اسے قدیم بنگالی اور دوسری مشرقی بولیوں کی قدیم صورت بنایا ہے۔

ڈاکٹر شہید اللہ نے بنگلہ زبان کی قواعد ''بنگلہ ویا کرن'' میں ان پدوں کو قدیم بنگالی زبان کے طور پر پیش کیا ہے۔[۵۸]

سندھی زبان کی اہمیت:

پنڈت شاستری کی یہ تحقیق درست نہیں کہ ''سندھیا بھاشا'' غیر متعین زبان ہے۔ اس زبان کی بنیادیں وادیٔ سندھ کی قدیم تہذیب سے لے کر ملتان کے گرد و نواح تک پھیلی ہوئی ہیں۔ غالباً اسی بناء پر علامہ سید سلیمان ندوی کے خیال میں اردو کی جائے پیدائش سندھ تھی:

''قرین قیاس یہی ہے کہ جس کو ہم آج اردو کہتے ہیں اس کا ہیولیٰ اسی وادیٔ سندھ میں تیار ہوا''[۵۹]

عموماً اس بیان کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن عرب جغرافیہ نویسوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی زبان سندھی کہلاتی تھی جو ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔ لسانی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زبان پراکرت کی اپ بھرنس تھی.......... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابھیروں (اہیروں) کی زبان تھی اور اس کو ''سندھیا بھاشا'' کہتے تھے لیکن ایف ایڈگرٹن نے اس کو ''سندھا بھاشا'' کہا ہے اور سندھا کے معنی علامتی یا مقصدی بتائے ہیں مگر اس وقت کے شاعر اس زبان کو عام طور پر ''دیش بھاشا ہی'' کہتے تھے۔[۶۰] سنسکرت میں ''سیاند''، ''سندھیا'' اور ''سندھا'' الفاظ ملتے ہیں۔ سیاند کے معنی رقیق شے، پگھلنے اور پھیلنے والی شے، ٹپکنے والا رس وغیرہ ہیں۔ سندھیا کے معنی جوڑنا، یکجا کرنا اور متحد کرنا بتائے گئے۔ سندھا صوتیات میں الفاظ کے میل کو کہتے ہیں۔ ایک اور ملتا جلتا لفظ سندھیا ہے جس کے معنی میں سندھا کے معنی بھی پوشیدہ ہیں اور اس سے پو پھٹنے سے بھی مراد لی جاتی ہے۔[۶۱]

لیکن ''بدھ گان ودوہا'' کی اشاعت کے بعد اردو سندھی، بنگالی، لسانی روابط پر از سر نو تحقیق ضروری ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی کی کتاب اور سندھی کے لسانی

روابطہ کا دائرہ تحقیق مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور اس تحقیق کے دوران مولانا ابوالجلال ندوی کی ہندوسندھ پر تحقیقات کا بطور خاص تنقیدی جائزہ لیا جائے تو تحقیق کے نئے افق روشن ہوں گے۔[۶۲]

اردو سندھی ہندوسندوعرب:

عرب جغرافیہ دانوں کے بیانات، ایف ایڈ گرئن کی تحقیقات ''چریا اچریا بنت چھایا'' کی اشاعت اور پنڈت شاستری کی جانب سے بدھوں کے پدوں کو سندھیا بھاشا قرار دینے کے بعد اور عرب سندھ و ہند کے تعلقات، موئن جودڑو کی مہروں، مذہب، معاشرت اور سماج پر مولانا ابوالجلالؒ ندوی کی تحقیقات کی روشنی میں یہ کہنا بہت آسان ہے کہ اردو زبان کا سندھی زبان سے اور وادیٔ سندھ کی قدیم تہذیب سے خصوصی تعلق ہے۔ مولانا ابوالجلالؒ ندوی کا تو دعویٰ یہاں تک ہے کہ وادیٔ سندھی کی قدیم ترین زبان قدیم عربی ہے۔ چین کو چھوڑ کر براہمی، سبائی، حجازی، ثمودی، سنیائی، مصری، فنقی، یونانی، لاطینی، رومن اور حد تو یہ ہے کہ ہماری اردو اور دیوناگری کی ابجدوں کا سلسلہ نسبت ہڑپا کے نوشتوں سے جاملتا ہے۔[۶۳]

اردو مسلمانوں کی زبان نہیں تھی:

اس تفصیل کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اردو اسلام، فارسی اور سندھی کی ہم عمر ہونے کے باوجود مسلمانوں کی زبان نہیں تھی۔ یہ ایک عوامی زبان تھی جو فطری طور پر اپنے برگ و بار پیدا کر کے مستقبل میں امکانات کی نئی دنیا سجانے اور بسانے کی کوششوں میں مصروف تھی اور زبانوں کے طلسم خانے میں اپنے طلسمی اثرات رفتہ رفتہ دکھا رہی تھی۔ اردو زبان کو مسلمانوں کی زبان ثابت کرنا اور اس کے فروغ و ارتقاء کو صرف مسلمانوں سے وابستہ کرنا ایک بڑی تاریخی غلطی ہے۔ جس کا اعادہ مسلسل کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ سیاسی رقابتوں اور کشمکش اقتدار کے باعث بہمنی حکمرانوں نے اپنی شناخت اور تشخص کے لیے فارسی کے مقابلے میں اردو کی سرپرستی کی اسے سرکاری اور درباری زبان کا درجہ دیا حالاں کہ بہمنی حکمرانوں کے

ایران کے صفوی خاندان سے خصوصی تعلقات تھے۔ اردو کی سرپرستی کی ایک اور اہم وجہ جنوب کی آبادی میں رابطے کی زبان کا فقدان تھا اور اردو اس کمی کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھی۔ جب ہند میں اسلام کے قدم نہیں پہنچے تھے اس سے پہلے اردو پراکرتوں کی صورت میں زندہ تھی اور اپنے نقش ونگار واضح کر رہی تھی، چھٹی صدی عیسوی کی ''بنت چھایا'' میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو اردو زبان کے ذخیرے میں آج بھی شامل ہیں۔ان الفاظ کی تفصیل شبیر کاظمی کی ''پراچین اردو'' کے صفحات ۱۰۱ سے ۱۱۲ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اردو کی پیدائش کو عموماً بعض اہم اور بڑے محققین نے ہندوستان میں مسلمانوں کے غلبے کا لازمی اثر بتایا ہے۔ بعض اور محققین کے خیال میں اردو کا ابھار مسلمانوں کی دہلی آمد ۱۱۹۳ء سے دو سو سال قبل ۱۰۰۰ء کے لگ بھگ ہوا مشہور مؤرخ ڈاکٹر تاراچند نے اپنی کتاب

"Influence of Islam on Indian Cutlure"

میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی ترکی و فارسی ترک کردی اور ہندوؤں کی زبان اختیار کرلی۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ اردو کے آغاز و ارتقاء کا سہرا ہندوؤں کے سر ہے اور مسلمانوں نے اسے نکھارنے اور چمکانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ [۶۴] پہلا نقطہ نظر بھی مکمل طور پر درست نہیں کیوں کہ اردو پراکرتوں کی ٹوٹ پھوٹ کے نتیجے میں رابطہ کی ایک فطری زبان کے طور پر برگ و بار لا رہی تھی۔

اردو رابطے کی زبان:

اردو مسلمانوں کی زبان نہیں تھی یہ رابطے کی زبان تھی اور سنسکرت اور پراکرتوں کی مشکلات سے بچنے کے لیے اپ بھرنش کی جدید شکل ہندی، ہندوی، گجری، گجراتی، ریختہ، ہندوستانی، اردو کی شکل میں ارتقاء کی منازل طے کر رہی تھی۔ اردو زبان محلوں سے محلوں تک پہنچی حالاں کہ دنیا میں بیشتر زبانیں دربار، سرکار اور محلات سے بازار اور محلات اور عوام تک پہنچی ہیں۔ اس طرح اردو دنیا کی واحد زبان ہے جس کا فطری ارتقاء ہوا یہ نیچے سے اوپر گئی

ہے۔اوپر سے نیچے نہیں آئی اس نے دیمک کی طرح اپنا راستہ بنایا اور بازاروں سے لے کر محلات کے حرم سراء تک رسائی حاصل کر کے بادشاہِ وقت کی پسندیدہ زبان بن گئی۔جس میں وہ اپنے دلی جذبات کی بے ساختہ ترجمانی کرتا تھا اور زبان و بیان کی نزاکتوں سے لطف و اندوز ہوتا تھا۔

مولوی عبدالحق اردو کو مسلمانوں کی اور بدیسی زبان ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ ''یہ خاص ہندوستان کی پیداوار ہے......... حقیقت یہ ہے کہ اس کے بنانے والے زیادہ تر ہندو ہیں۔[٦٥]

کھڑی اور پڑی بولی:

ہندو اہل علم عام طور سے برج قنوجی، بندیلی وغیرہ بولیوں سے امتیاز کے لیے جو اس وقت ''پڑی'' کہلاتی تھیں اردو کو ''کھڑی'' بولی کے نام سے یاد کرتے تھے۔اس کھڑی بولی کے آثار چھٹی صدی عیسوی کی ایک اہم تصنیف بودھ ''گان ودوہا'' سے ملتے ہیں جو نیپال سے تلاش کی گئی۔واضح رہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں اسلام اپنے ابتدائی دور میں تھا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود تک نہ تھا لیکن اردو زبان کے الفاظ اس وقت موجود تھے لہٰذا اردو کو مسلمانوں کی زبان کہنا قرین انصاف نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں بعض سیاسی مصالح اور فارسی کے زوال اور ہندی و سنسکرت زبانوں سے دوری نے اردو کا اسلامی ہیولی تاریخی جبر کے تحت تیار کر دیا۔

چٹرجی کے خیال میں ''اگر مسلمان شمالی ہندوستان نہ آتے تب بھی جدید ہند آریائی زبانوں کی پیدائش ہو جاتی لیکن ان کے ادبی آغاز وارتقاء میں ضرور تاخیر ہوئی۔[٦٦]

اردو اور مقامی زبانیں:

اردو میں عربی فارسی الفاظ کی تعداد اب بیس فی صد سے زیادہ نہیں اس کے باوجود۔اردو کے لسانی ڈھانچے میں جو اہمیت ہندی الاصل الفاظ یعنی تدبھو اور دیسی الفاظ کو

حاصل ہے وہ کسی اور زبان کے الفاظ کو حاصل نہیں۔ ہندی الاصل الفاظ کے استعمال کے بغیر اردو کا کوئی جملہ تشکیل نہیں پاتا جب کہ اردو میں ایسے بے شمار جملے بن سکتے ہیں جن میں ایک بھی عربی یا فارسی لفظ نہ ہو۔ نثر میں انشاء اللہ خان انشاء کی (م ۱۸۱۷ء)، رانی کیتکی ۱۸۰۳ء اور نظم میں آرزو لکھنوی کی ''سریلی بانسری'' ایسی مثالیں ہیں جن میں عربی فارسی کا ایک لفظ استعمال نہیں ہوا۔ [۶۷]

اردو، ہندوستانی یا ہندوی عام بول چال اور شعر و ادب کی زبان رہی ہے۔ عہد قدیم سے عہد جدید تک یہ شمال و جنوب میں رابطے کی زبان تھی۔ یہی ہندوستانی فورٹ ولیم کالج کے بعد اردو ہندی میں تقسیم ہوئی اور ہندوستانی کے برعکس سنسکرت الفاظ کی کثرت کے ساتھ دیوناگری میں لکھی جانے لگی۔ [۶۸]

مشہور ماہر لسانیات سینتی کمار چٹرجی نے اپنی کتاب ''ہند آریائی اور ہندی'' مطبوعہ احمد آباد ۱۹۴۲ء میں اردو کو مصنوعی زبان قرار دیا تھا لیکن ۱۹۷۴ء میں اپنے قدیم نظریے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اردو ہندی کے حوالے سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اردو کی قدامت و دل پذیری کے معترف ہوئے۔ [۶۹]

جامعہ آکسفورڈ کے عالم زبان پروفیسر ٹی برو نے اپنے مضمون Modren Languges of India میں لکھا ہے کہ قدامت اور عمر کے اعتبار سے اردو ہندی کے مقابلے میں زیادہ پرانی ہے۔ [۷۰]

گریرسن کے مطابق ادبی زبان کے اعتبار سے ہندوستانی کے قدیم نمونے اردو میں پائے جاتے ہیں اور کھڑی بولی ہندی میں نظم نہیں ملتی''۔

اردو زبان میں عربی و فارسی الفاظ:

فرہنگ آصفیہ کے مولف سید احمد دہلوی کے تجزیے کے مطابق ان کی فرہنگ میں:

کل الفاظ	۵۴۰۰۹

ہندی و دیسی الفاظ	۲۱۶۴۴
سنسکرت	۵۵۴
پالی	۲
ملیالم	۱
براہمی	۱
کل دیسی الفاظ	۲۲۲۰۳
غیر زبانوں کے ساتھ مخلوط الفاظ	۱۷۵۰۵
کل دیسی الفاظ	۳۹۷۰۸
عربی الفاظ	۷۵۸۴
فارسی الفاظ	۶۰۴۱
ترکی الفاظ	۱۰۵
انگریزی	۵۰۰
عبرانی	۱۱
یوروپی زبانیں	۵۳

اردو میں ترکی الفاظ بہت کم کیوں ہیں؟

یہ اعداد و شمار اردو زبان کے لفظی سرمائے کی اصل حقیقت بتانے کے لیے کافی ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں ۷۵ فی صد سے زیادہ الفاظ مقامی ہیں لہٰذا اردو زبان پر یہ الزام کہ:

۱) اس کے شعراء و ادباء نے عربی اور فارسی کو ترجیح دی۔

۲) تتسم، تدبھو، دیسی و مقامی الفاظ سے نفرت کا برتاؤ کرتے ہوئے انھیں متروکات کا درجہ دیا۔

۳) اردو کو مسلمانوں کی زبان ثابت کر کے ہندوؤں میں اس کے خلاف خواہ مخواہ

فطری ردعمل پیدا کیا۔

یہ تمام الزامات اتنے وزنی نہیں جیسا کہ بہ ظاہر نظر آتے ہیں۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مغلیہ سلاطین جو ترکی النسل تھے اور ازبکی ترکی زبانیں جانتے تھے اپنے ۶۰۰ سالہ طویل اقتدار کے باوجود ان کی زبان کے الفاظ کی تعداد اردو میں صرف ۱۰۵ ہے۔ دیگر مقامی زبانوں کا کم و بیش یہی حال ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغل بادشاہوں نے کبھی مقامی زبانوں پر جبراً اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی۔ اگر مغل بادشاہ ہر سال ایک لفظ بھی مقامی زبانوں میں شامل کرتے تو اردو اور دیگر زبانوں میں ترکی کے کم از کم ۶۰۰ الفاظ ضرور موجود ہوتے۔

جنوب میں اردو کا فروغ:

شمال کی بہ نسبت جنوب دکن میں اردو زبان کی ترقی، ارتقاء سرپرستی کی وجوہات عموماً یہ بیان کی گئیں کہ محمد بن تعلق نے جب ۱۳۲۷ میں دولت آباد کو پایہ تخت قرار دیا اور دہلی کی تمام رعایا کوچ کر کے دکن چلی گئی تو ایک نئی زبان کی بنیاد رکھ دی گئی حالاں کہ شمال میں علاء الدین بہمن شاہ ۱۳۴۷ کی بغاوت اور بہمنی سلطنت کے قیام کے اعلان کے ساتھ مرکز دہلی کی سرکاری زبان فارسی کے خلاف بھی بغاوت کا خاموش اعلان کر دیا گیا۔ بہمنی سلطنت کا سربراہ نسلاً ازبک تھا اور ترکی زبان بولتا تھا لیکن اسے اپنی ریاست کی شناخت، سلطنت کے تشخص اور انفرادیت کے لیے ایک الگ زبان کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا شمال دشمنی کے جذبات کے تحت جنوب میں آباد مختلف اقوام کے درمیان وحدت و اشتراک پیدا کرنے کے لیے اردو زبان کو ایک موثر نفسیاتی حربے کے طور پر ایجاد کیا گیا۔ ہندوستان پر آریاؤں کی یلغار کے بعد دراوڑیوں کی منتشر نسلیں جنوب میں آباد ہو گئیں تھیں لہٰذا جنوب مختلف زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں کا گہوارہ تھا جہاں ایک دوسرے سے رابطے کے لیے ایک مشترکہ زبان کی ضرورت تھی لیکن شمال کے خلاف جنوب کی بغاوت کے بعد یہ ضرورت ایک فریضہ سیاسی

اور فریضہ حیات کے طور پر اٹھ کر سامنے آئی اور اس زبان نے شمال کے خلاف ایک تہذیبی مدافعت کا کام بھی دیا۔

شمالی ہند سے آنے والی زبان دکن میں فروغ پاتی رہی۔ متحدہ محاذ کی یہی وہ زبان ہے جسے آج ہم دکنی اردو کے نام سے پکارتے ہیں''۔[۷۱]

۱۳۴۷ء میں اردو سرکاری زبان بن گئی:

جنوب میں باغی بہمنی سلطنت مغلیہ حکومت کے لیے خطرے کا سبب بنی لیکن اس خطرے نے اردو زبان کو حیرت انگیز سرکاری سرپرستی عطا کی۔ علاء الدین حسن بہمن شاہ م ۱۳۴۷ء نے اردو کو سلطنت کی سرکاری زبان قرار دیا۔ ابراہیم عادل شاہ دوم کے دور میں اس نے فارسی زبان کے بجائے درباری زبان کا درجہ حاصل کر لیا۔[۷۲] اس طرح دکنی سلاطین نے اردو کی ترقی و کامیابی کے لیے راستے ہموار کر دیئے۔ پونے دو سو سال کے بعد بہمنی سلطنت کا خاتمہ ہوا تو سلطنت برید شاہی، نظام شاہی، عادل شاہی، قطب شاہی، عماد شاہی کے نام پر پانچ خودمختار ریاستوں میں تقسیم ہوگئی۔ یہ ریاستیں سترہویں صدی تک جنوب میں پھلتی پھولتی رہیں لیکن اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے تک یہ پانچوں سلطنتیں مغلوب ہوگئیں اور مغلوں کا اقتدار قائم ہوگیا۔ جنوب میں ۱۳۷۲ء سے ۱۷۰۰ء تک اردو زبان کو تمام سلطنتوں نے زبردست فروغ دیا۔

بہمنی سلطنت، عادل شاہی اور قطب شاہی سلطنتوں نے اردو زبان و ادب کے فروغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قطب شاہی بادشاہوں نے اپنے درباروں میں اردو کو خاص جگہ دے کر اس کی سرپرستی کی۔

عادل شاہ ثانی اردو کا قادر الکلام شاعر تھا۔ اس کے گیتوں کا مجموعہ ''کتاب نورس'' یادگار ہے اس کا دیباچہ ایران کے عالم ظہوری نے فارسی میں لکھا۔

گول کنڈہ کے سلطان قلی قطب شاہ بلند پایہ شاعر تھا۔ اس نے پچاس ہزار سے

زیادہ اشعار کہے۔اس کی شاعری میں ہر صنف سخن پر طبع آزمائی کی گئی۔محمد قطب شاہ عبداللہ قطب شاہ اور ابوالحسن تاناشاہ اچھے شعراء تھے۔[۷۳]

غیر مادری زبان میں شاعرانہ شہ پارے:

دنیا کی تاریخ میں ایسا بہت کم ہوا ہے کہ اپنی مادری زبان کو ترک کر کے غیر مادری، غیر سرکاری، غیر علمی اور نئی زبان میں کسی غیر اہل زبان نے اس درجہ کی شاعری کی جیسی شاعری جنوب کے بادشاہوں نے کی اور یہ سلسلہ صرف ایک دو بادشاہوں تک محدود نہ رہا ہو۔اس لحاظ سے یہ اعزاز تاریخ ادبیات میں صرف اردو شاعری کو حاصل ہے جس کے بڑے شعراء میں علی قطب شاہ اور بہادر شاہ ظفر شامل ہیں جن کی مادری زبان ازبک تھی۔ ''تزک بابری'' ازبکی میں لکھی گئی لیکن اس میں کئی الفاظ اردو زبان کے شامل ہیں،اسی طرح اکبر اردو میں گفتگو کرتا تھا،شاہ جہاں اردو میں خط و کتابت کرتا تھا اور اس کے عہد میں شعراء اردو میں شاعری کر رہے تھے۔اردو کے فروغ کا اصل سبب وہ عورتیں تھیں جو مغل درباروں، حرم سراؤں میں کثرت سے داخل ہوئیں ان کی کثرت اور ان سے محبت کا یہ عالم تھا کہ مغل اپنی زبان ازبک بھول گئے،جہانگیر کو تزک بابری کے فارسی ترجمے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ ایک ہزار سال قدیم اردو کے مخطوطات کی نثر اور اشعار آج بھی سمجھے جا سکتے ہیں۔اس طرح اردو میں الفاظ و زبان کا تغیر بہت زیادہ نہیں ہے۔اگر ایک ہزار سال کے متروک الفاظ کی فہرست تیار کی جائے تو دنیا کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں اردو کے متروک الفاظ کی فہرست بہت محدود ہوگی۔

اردو کے متروکات کی فہرست محدود ہے:

انگریزی زبان کی تاریخ کا پہلا دور عہد قدیم ۶۵۰ء سے شروع ہو کر ۱۱۵۰ عیسوی پر اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔اس کا دور وسطیٰ ۱۵۰۰ عیسوی تک محیط ہے اور جدید عہد کا آغاز سولہویں صدی سے ہوتا ہے۔لیکن سات سو سال پہلے کی انگریزی زبان میں شاعری کرنے

والے عظیم شاعر ''چاسر'' کی انگریزی اب برطانیہ میں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ انگریزی زبان کا ایک نمونہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ جو ہمارے موقف کی وضاحت کے لیے کافی ہے۔

Beowulf mapelode, bearn Ecgpeowes:
"Ne sorga, snotor guma; selre bio æghwæm
pæt he his freond wrece, ponne he fela murne.
Ure æghylc sceal ende gebidan
worolde lifes: wyrce se pe mote
domes ær deape: pæt bio drihtguman
unlifgend dum æfter selest.
Aris, rices weard, nto rape feran
Grendles magan gang sceawigan.
Ic hit pe gehate, no he on helm losap,
ne on foldan fæpm, ne on fyrgenholt,
ne on gyfenes grund, ga pær he wille.
Dys dogor pu gepyld hafa
weana gehwycles, swa ic pe wene to."

Beowulf spoke, the son of Ecgtheow: "Sorrow not, wise warrior. It is better for a man to agenge his friend than much mourn. Each of us must await his end of the world's life. Let him who may get golory before death: that is best for the warrior after he has gone from life. Arise, guardian of the kingdom, let us go at once to look on the track of Grendel's kin. I promise you this: she will not be lost under cover, not in the earth's bosom nor in

the mountain woods nor at the bottom of the sea, go where she will. This day have patience in every woe-as I expect you to."(page No.43, "The Languges of the World").

اس نثر پارے کا ہر لفظ متروک ہے اور آج کے جدید انگریزی داں اسے پڑھنے اور سمجھنے سے قاصر ہیں اس کے برعکس ساتویں صدی عیسوی کے اردو الفاظ اور اردو کے قدیم مخطوطات مشکل ضرور ہیں لیکن ایسے مشکل بھی نہیں کہ ان کا کوئی لفظ کوئی جملہ یا کوئی عبارت آج کا اردو دان نہ سمجھ سکے۔ مثلاً ساتویں صدی کے قدیم پدوں کے مسودے میں استعمال ہونے والے الفاظ جو تیرہ سو سال قدیم ہیں آج بھی ہر عامی سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً آس، آنگن، کوڑی، کپٹ، چونسٹھ، گھڑولی، گمبھیر، موہ، انتر سونا، روہا، کھونٹی، بدھیا، نگر، پدم، مالا، گگن، سنسار، گھاٹ، گھن، پاپ، پن، من، پون، سہج، مرن، جیون، دوئی، انگ، کرن، کنڈل، گھن، بانک، کھال، بھنڈار، سپنا، پوتھی، چنڈال، حوالا، آگ، باڑی، کنٹھ، کپاس، بلی، بھولا، ان الفاظ کو آج بھی ایک عامی اور عالم یکساں طور پر پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اردو کے قدیم نمونے خسرو اور کبیر داس کے دوہوں، گرونانک، بکٹ کہانی، عاشور نامہ، خالق باری، وفات نامہ فاطمہ، چندر بھان برہمن کی شاعری، کربل کتھا میں محفوظ ہیں۔ ان قدیم نمونوں کے بہت سے جملے اشعار اور الفاظ آج بھی کوئی عامی سمجھ سکتا ہے۔

متروکات اور استعماریت:

لغت کا کام عام طور سے لفظوں کے معنی بتانا سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی طرح قوموں سے متعلق زبانیں اور بولیاں بھی مستقل تاریخ رکھتی ہیں۔ بہت سے الفاظ کو تاریخی جبر کے نتیجے میں متروکات کی صف میں داخل کیا گیا۔ یہ متروکات اس تاریخ سے نقاب الٹتے ہیں جواب فراموش شدہ ماضی کا بھیانک خواب بن گئی ہے۔ یہ تاریخی عمل فطری طور پر بھی رونما ہوتا ہے اور غیر فطری طور پر بھی، حالات اور تاریخ کے جبر کے باعث

بھی اور بعض مرتبہ اندوہناک حادثات اور سانحات صرف لفظوں کو نہیں بلکہ زبانوں کو متروک قرار دینے کا باعث بنتے ہیں۔ ایشیا، وسط ایشیا، یورپ، ترکی، ایران، افریقہ، اطالیہ، براعظم امریکا میں الفاظ سے لے کر زبانیں تک مختلف مراحل سے گزریں اور گزر رہی ہیں کسی لفظ یا چند الفاظ کا متروک ہو جانا یا انھیں زبردستی متروک قرار دینا یا فطری طور پر ان کا متروک ٹھہرنا انتہائی اہمیت کا معاملہ نہیں، یہ صورت حال تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف زمانوں اور زبانوں، مختلف نسلوں اور مختلف قوموں کو درپیش ہوتی ہے اور اس صورت حال کی بے شمار وجوہات ہیں۔ کہیں استعماریت کے باعث، کہیں محض عصبیت اور مذہبی عصبیت کے سبب کہیں اپنی زبانوں اور روایات پر فخر و مباہات کی وجہ سے لفظوں اور زبانوں کو متروک کرنے کا عمل جاری و ساری رہتا ہے۔ لیکن تاریخ کا خوفناک ترین باب زبانوں کو متروک کرنے کے لیے نسلوں کو تہہ تیغ کرنے اور قبیلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی خوں ریز کہانیوں سے رنگین ہے۔ اطالوی، ہسپانوی، پرتگیزی، ولندیزی، المانوی، فرانسیسی، برطانوی اور امریکی استعمار نے اپنی نوآبادیات میں قدیم تہذیبوں و تمدنوں کو کس طرح مٹایا اور زبانوں کو کس طرح برباد کیا اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔ اس تاریخ کی کچھ جھلکیاں جریدہ کے شمارہ اکیس ''لسانیات نمبر'' میں محفوظ ہیں[۷۴]

زبانوں کا قتل عام:

امریکی (American)، برطانوی (British)، ولندیزی (Dutch)، بیلجیئن (Belgian)، المانوی (German)، اطالوی (Italian)، روسی (Russian)، ہسپانوی (Spanish)، ہندو (Hindu)، پرتگیزی (Portuguese)، استعمار کی تاریخ رسم الخط اور زبانوں کے قتل سے لہولہو ہے۔

امریکی استعمار اور زبانیں:

جمہوریت، انسانیت اور انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار امریکی استعمار

کی تاریخ تاریخ انسانیت میں سب سے زیادہ خوں ریز تاریخ ہے۔ اس تاریخ کی بنیاد ساٹھ لاکھ سرخ ہندیوں (ریڈ انڈینز) کے خون پر رکھی گئی ہے جنھیں وحشی، جنگلی اور درندے قرار دے کر قتل کر دیا گیا۔ جب نسلیں ہی متروک ہو گئیں تو سرخ ہندیوں کی ۲۰۰ سے زائد زبانیں زبان خود بخود متروکات کا درجہ اختیار کر کے تاریخ کے صفحات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹ گئیں۔

کیلی فورنیا میں زبانوں کا قتل:

امریکا کے اصل باشندوں سرخ ہندیوں کی زبانیں نوہاٹلا (Nauhatl)، موہاک (Mowhawk)، موہابے (Mojave)، نباہو (Navajo)، چوکٹا (Choctow)، پیما (Pima)، ہوپی (Hopi) کو فنا کر دیا گیا۔ امریکی ریاست کیلی فورنیا جہاں زبانوں کے کئی بڑے گروہ پائے جاتے تھے وہاں سفاکی اور درندگی کا ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ تاریخ نے اس ریاست کا نام جس کا مطلب ہسپانوی زبان میں خوابناک سونے کی سرزمین تھا ''زبانوں کا قبرستان'' رکھ دیا جہاں سترہ بڑے لسانی گروہوں کی دو سو کے قریب زبانیں اور بولیاں تھیں، وہاں آج صرف دو زبانیں باقی رہ گئی ہیں۔ [۳۰]

اطالوی استعمار اور زبانیں:

اطالوی استعمار نے ایتھوپیا، صومالیہ، لیبیا پر قبضہ کیا۔ مقبوضات میں عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط جبراً نافذ کیا۔ لیبیا پر سرکاری زبان کے طور پر اطالوی زبان کا جبراً نفاذ کرایا گیا۔ ایتھوپیا کی زبان Amheric میں جبراً اطالوی الفاظ داخل کیے گئے۔ مگر یہ کوشش ناکام ہوئی۔ یہ افریقہ کی واحد سامی النسل زبان تھی جو محفوظ رہی۔ اب لیبیا میں عربی زبان نافذ ہے اطالوی زبان ختم ہو گئی۔ صومالیہ میں عربی اور صومالی زبانیں آج بھی موجود ہیں۔

زائرے (Zaire) پر بیلجیئم کا قبضہ ہو گیا۔ اس کا نام بلجیین کانگو رکھا گیا اور یہاں کی زبان بھی تبدیل کر دی گئی۔

فرانسیسی استعمار اور زبانیں:

الجزائر فرانس کی نوآبادیات تھا، زائر میں بنتو زبانیں ہوتو اور تتسی بولی جاتی تھیں لیکن جبراً یہاں کی سرکاری زبان فرانسیسی قرار دی گئی۔ الجزائر میں بھی فرانسیسی کو جبراً سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ پانڈیچری، مدغاسکر، سینی گال اور مغرب اقصی فرانس کی نوآبادیات بن گئیں۔ یہاں فرانسیسی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی زبانوں کو بھی زندہ رکھا گیا۔ براعظم افریقہ میں عربی کی آمیزش کے ساتھ جو فرانسیسی بولی جاتی ہے اسے جیپیو (Crepus) کہتے ہیں۔ یہاں پر فرانسیسی زبان نے عربی کا اثر قبول کیا۔

ولندیزی استعمار اور زبانیں:

ولندیزیوں نے انڈونیشیا پر قبضہ کیا تو وہاں کی زبان پر جبراً اثر انداز ہوئے۔ Bahasa کا رسم الخط عربی سے جبراً لاطینی میں تبدیل کیا گیا۔ بہاسا زبان ملایو پولی نیشیا اور سنسکرت زبان کا سنگم ہے۔ قبول اسلام کے بعد اس کا رسم الخط فطری طور پر عربی ہو گیا تھا۔

جاوا جزیرے کی بوگونی اور بالینی زبانوں کے خود ساختہ رسم الخط تھے۔ یہ جزیرے دو مختلف مذاہب بدھ مت ہندومت اور ثقافتوں کے مراکز تھے۔ ولندیزی استعمار نے انھیں بھی جبراً تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ جزائر کیبر ین پر ولندیزیوں کا قبضہ ہوا تو یہاں افریقی لوگوں کو بسایا گیا اور ٹا کی ٹا کی اور پولس موٹو زبان متعارف کر کے لاطینی زبان و رسم الخط کا نفاذ کیا گیا۔ ہالینڈ کے استعمار کا جنوبی افریقہ پر قبضہ رہا وہاں زولو اور سوتھو زبانیں بولی جاتی تھیں۔ ولندیزی، انگریزی اور جرمن الفاظ داخل کر کے اس کا نام بھی افریکانز کر دیا گیا۔ اب یہ ایک انڈو یوروپی زبان بن گئی ہے۔

ڈچ استعمار اور زبانیں:

ڈچ استعمار نے سوری نام (جنوبی امریکہ) پر قبضہ کیا تو اردو، ہندی، تامل

زبانوں کا رسم الخط لاطینی کر دیا گیا اور اس ملک کا نام ہالینڈ نے ڈچ گیانا رکھا تھا جسے اب سورمی نام میں بدل دیا گیا ہے۔

پرتگالی استعمار اور زبانیں:

پرتگالی استعمار گوا پر قابض ہوا۔ گوا بے جاپور ریاست کا حصہ تھی یہاں قبضے کے بعد کوکنی زبان کے عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط نافذ کیا گیا۔ برازیل پر قبضہ کر کے وہاں بھی پرتگالی زبان جبراً رائج کی گئی۔

انگریزی استعمار اور زبانیں:

انگریزی استعمار نے برعظیم پاک و ہند پر قبضہ کیا تو فارسی ختم کر کے اردو کو متوازی زبان کے طور پر ترقی دی اور اردو اور انگریزی کو رائج کیا گیا۔ ملائیشیا میں ملایا زبان کے عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی رسم الخط نافذ کیا، مالٹا میں سامی النسل قدیم زبانوں کو ختم کر دیا گیا۔ Maltese کا قدیم رسم الخط عربی تھا اور اس کا رسم الخط بھی جبراً لاطینی کر دیا گیا اور تمام آبادی کو عیسائی بنا دیا گیا۔ انگریز سامراج نے براعظم آسٹریلیا کو اپنی پشت در پشت کی جاگیر سمجھ کر خوب لوٹا۔ وہاں کے مقامی قبائل (Aborigin) کو غلام بنایا، بے دریغ قتل عام کیا، ان کی زبانوں کو متروکات کا درجہ دیا، انگریزی کو فروغ دیا، اسکولوں میں زبان تدریس انگریزی کو رکھا گیا۔ انگریزی ادب کو عظیم ادب کے طور پر پیش کیا گیا جس کی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگ اپنی زبانوں کو بھولتے چلے گئے۔ مقامی زبانیں لکھی نہیں جاتیں مگر ان کی تعداد کئی سو ہے جس کی صحیح گنتی بھی شاید استعمار نے کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کچھ زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اب صرف ۵۰ یا اس سے بھی کم ہے۔ اس پورے براعظم میں اب صرف ۵۰ ہزار لوگ مقامی زبانیں بولتے ہیں۔ ہانک کانگ کنگ فو مذہب (بانی حکیم کنفوٹیس) کا مرکز ہے وہاں رسم الخط تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی اور انگریزی زبان مسلط کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بدھ مت کنگ فو مذہب اور داؤ مت کے گہرے اثرات کے

باعث شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

روسی استعمار اور زبانیں:

روسی استعماریت نے تمام مسلمان مقبوضات کے رسم الخط عربی سے سریلی (Cyrillic) میں تبدیل کر دیئے۔ ازبک اور یغور زبانیں جن کا ادب ترک اقوام کا زریں ادب کہلاتا تھا انھیں دانستہ فراموش کر دیا گیا۔ لیکن عیسائی ریاستوں آرمینیا اور جارجیا کے معاملے میں روسی استعمار نے مذہبی تفریق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا قدیم رسم الخط برقرار رکھا کیوں کہ اس رسم الخط میں عیسائیوں کا صدیوں پرانا علمی و تحقیقی اور تاریخی و ثقافتی ورثہ محفوظ تھا۔ روس نے جارجیائی زبان کو ایک اور رسم الخط جسے ''خط سوری'' کہتے ہیں لاگو کرنے کی آزادی اور اجازت دی جو سریلک رسم الخط سے انتہائی مختلف اور منفرد تھا۔ یہ فراخ دلی روسی استعمار نے عیسائیت کے لیے اختیار کی لیکن مسلمانوں کو اس فراخ دلی سے کوئی حصہ نہ مل سکا۔

ہندو استعمار اور پالی و مقامی زبانیں:

بودھ مت کا آغاز ۶۰۰ ق م میں ہوا جو دراصل آریہ غلبہ یا (ہندو مت) کے خلاف اعلان جنگ تھا۔ یہ اعلان جنگ لسانی طور پر بھی سنسکرت کا مدمقابل تھا بودھ مت نے سنسکرت کو اپنے طور پر کسی حد تک اپنایا ورنہ اس کی عوامی زبان ماگدھی تھی اور پالی ادبی حیثیت رکھتی تھی۔ چناں چہ راجا اشوک کے کتبے آج تک اس امر کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ پالی دراصل متن یا سطر کو کہتے ہیں اور یہ لفظ قطار اور حاشیے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی تھی۔ سب سے پہلے سنہالا رسم الخط میں حضرت مسیح سے سو سال قبل ضبط تحریر میں لائی گئی۔[۷۵]

ہندو مت کا احیاء ہوا تو بدھ مذہب اور پالی زبان خاک و خون کے المناک مناظر سے روشناس ہوئے۔ بدھ دھرم اور اس کی زبان کی درگت بنائی گئی۔ بودھ مت کے علماء کو قتل

کر کے ان کے سروں کو اوکھلی میں کٹوا کر ہڈیوں کے سفوف کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔ مذہب کے ساتھ زبان بھی موردِ عتاب ٹھہری۔ پورے شمالی ہند کی زبانیں بھی زبردست شکست و ریخت سے دوچار ہوئیں۔ طاقت کے بل پر پالی اور دیگر زبانوں کو مٹانے اور سنسکرت کو زندہ کرنے کی بھرپور کوشش ہوئی لیکن سنسکرت عوامی زبان نہ بن سکی۔[۷۶] اسلام کی پوری تاریخ اس قسم کی عصبیت تشدد سفاکی اور بہیمت سے پاک ہے۔ ارشاد رسالت مآبؐ ہے کہ ''اگر دشمن کے شر سے بچنا چاہتے ہو تو اس کی زبان سیکھ لو'' یہ حکیمانہ قول مسلمانوں میں زبانوں کو سیکھنے کا سبب بنا اور انھوں نے اس حکمت کے ذریعے دشمنوں کو اسلام کے حرم میں داخل کر لیا اور ان کی زبانوں کو بھی اپنا بنالیا۔ اس قید میں آنے کے بعد کوئی رہائی پر آمادہ نہ ہوا۔

زبانوں کو ''متروکاتِ سخن'' کا درجہ دینے کی عالمی استعماری کوشش کی مختصر تاریخ ہمیں نام نہاد مہذب اور متمدن اقوام کے اصل چہرے اور تاریخ سے آگہی بخشتی ہے۔ عالمی استعماری یلغار سے قطع نظر دنیا پر ''مذہب سرمایہ داری'' کے عالمی غلبے کے باعث اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا کہ سرمایہ دارانہ نظام (Capiltalism)، آزادی (Liberty) اور بنیادی حقوق (Fundamental Rights) کا عالمگیر فلسفہ نوے فی صد زبانوں کی موت کا سبب بنے گا اس موت کا پس منظر جریدہ کے شمارہ ۲۴ کی معروضات میں مختصراً پیش کیا گیا ہے۔[۷۷]

آسٹریلیا کے ممتاز ماہر لسانیات پیٹر ہوسلر نے ایک دلچسپ و اہم پیش گوئی کی ہے کہ اگلے سو برسوں میں نوے فی صد زبانیں صفحۂ ہستی سے متروک ہو جائیں گی اور صرف پانچ یا چھ بنیادی اہم زبانیں باقی رہ جائیں گی، جن میں انگریزی، ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، چینی اور عربی زبانیں شامل ہیں، جب کہ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بولی جانے والی بھاشا (Bahasa) زبان کے بارے میں امکان ہے کہ یہ زبان بھی شاید باقی رہ جائے۔ اس کا مؤقف ہے کہ زبانیں ہمارے اندازے سے بھی زیادہ تیزی سے متروک ہو رہی ہیں۔ مثلاً

آسٹریلیا میں یورپی باشندوں سے پہلے یعنی دو سو سال قبل دو سو پچاس زبانیں بولی جاتی تھیں لیکن اب وہاں کے طول وعرض میں صرف پچاس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کیوں کہ انگریزی استعمار نے قتلِ عام اور چھوٹی زبانوں کی حوصلہ شکنی کے ذریعے نسلوں کو فنا کر دیا اور زبانوں کو مٹا دیا۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں چھ سے دس ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں مکمل باضابطہ زبانوں کے ساتھ ساتھ بولیاں بھی شامل ہیں۔ ہوسلر کے خیال میں زبانوں کے متروک ہونے کی اصل وجہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ جس کے نتیجے میں تارکینِ وطن اپنی زبان ترک کر کے جائے سکونت میں بولی جانے والی زبانیں اختیار کر لیتے ہیں تا کہ مقامی آبادی میں جذب ہو جائیں۔ زبان کی تبدیلی ان کے لیے اقتصادی وسماجی اعتبار سے سود مند ثابت ہوتی ہے لیکن ان کی آبائی تاریخ کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

دوسرا نقطۂ نظر نوبل انعام یافتہ ہسپانوی ادیب کامیلیو خوسے تھیلا (Camillo Jose Cela) کا ہے۔ اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اگلی چند صدیوں تک دنیا بھر کے لوگ صرف چار زبانیں استعمال کریں گے۔ یعنی عربی، ہسپانوی، انگریزی اور چینی اس کے سوا تمام زبانیں متروک ہو کر محدود ہو جائیں گی اور صرف علاقائی زبانوں کا روپ دھار کر محبت اور شاعری کے لیے رہ جائیں گی۔ [۷۸]

متروک الفاظ کا تقابلی جائزہ

یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ کون سا لفظ متروک ہو گیا ہے اور کون سا لفظ مستعمل ہے اس بیان کی تائید کے لیے (۱) مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ''بہشتی زیور''، (۲) الطاف حسین حالیؔ کی ''مسدس حالی''، (۳) شان الحق حقی کی کتاب ''مضامین حقی'' (۴) دلی کی اردو اکادمی کے زیر اہتمام ۱۹۸۸ء میں دلی والوں پر منعقد ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے خاکوں پر مشتمل کتاب ''دلی والے'' مرتبہ ڈاکٹر صلاح الدین کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد بہت سے الفاظ کا

انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب متروکات کی بحث کے ضمن میں انتہائی اہمیت کے تقابلی مطالعے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ بہت سے لفظ جو سرحد کے اس پار بولے جاتے ہیں پاکستان میں متروک ہو چکے ہیں۔ بہت سے لفظ جو شان الحق حقی جیسے اہل زبان کے قلم سے ۱۹۷۰ء کے مجموعہ مضامین میں شامل ہیں آج متروکات کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ (۵) سرسید احمد خانؒ اور دلستان سرسید سے وابستہ زعماء شبلیؒ، نذیر احمدؒ، محسن الملکؒ، حالیؒ، وقار الملکؒ وغیرہ نے انگریزی کے سینکڑوں الفاظ کو مغلوبیت اور مرعوبیت کے باعث اردو میں رواج دینے کے بے شمار جتن کیے مگر وہ سب متروکات میں شامل ہو گئے اس کی ایک مختصر فہرست بھی اس تقابل کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے۔ (۶) ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے بمبئی کی قدیم اردو کے حوالے سے انیسویں صدی کے بعض الفاظ کی فہرست تیار کی جو بمبئی میں آج بھی مستعمل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ الفاظ ہر جگہ متروک سمجھے جاتے ہیں لیکن یہ الفاظ کراچی میں مستعمل ہیں۔ (۷) نوراللغات کے دیباچے میں نورالحسن کاکوروی نے ۲۹۷ متروک الفاظ کی جو فہرست دی ہے اس فہرست کے بہت سے الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ جلال لکھنوی نے لفظ ''عادی'' کو متروک قرار دیا تھا لیکن ''عادی'' آج ہر ادیب، شاعر اور عامی کی زبان و قلم پر حاوی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ کون سا لفظ متروک ہو گیا ہے ایک مشکل ترین کام ہے۔

ا۔ سرسید اور دبستان سرسید کے الفاظ جو متروک ہو گئے:

لٹریچر	لائف	کانشس	سیلف
بائیوگرافی	نیشن	بیوٹی	لائل
نیچر	اسپرٹ	ہسٹری	لا
ٹیکنیکل	بائیولوجی	سائیکولوجی	ریویولیشن
یونیورسل	نیشنل	پبلک	رلویو
لیڈر	ایسٹرن	ہیلتھ	مینٹل

رائٹ	ہسٹری	بیک گراؤنڈ	لوجک
ریشنل	ریشنلٹی	سلیکشن	ایجی ٹیشن
آبجیکٹ	سبجیکٹ	اسپیچ	پارک
ایڈیٹر	ریزولیوشن	کاؤنسل	ایڈیٹوریل
ٹیچر	لٹریری		

۲۔نوراللغات کے متروک الفاظ جو آج بھی مستعمل ہیں:

اندر	اندھیاری	انکھڑیاں	اوپر
بچن	برآنا	برکی	بھینا
بعداز	پاؤں پسارنا	پون	پیر
تلک	تلے	پی پتیم	تلاؤ
جون	جی، جیو	جھمکڑا	دابنا
دھرنا	سندیسا	صفاء	کٹانا
سمیت	فی الحقیقت	گانٹھ	لون
مکھ	محتاجگی	مکھڑا	منہ بسورنا
مونڈنا	وار	جہاں تہاں	مند جانا
بارے			

۳۔بہشتی زیور کے متروک الفاظ:

میل کے برابر	اجارہ توڑ دینے کا بیان	کنسوئیس لینا	بدون
مسہل کا بیان	چھدام	بھوبھل	مغزانبہ
عرق نعناع	نیم کوفتہ کر کے	شوب	ورعہ
ورعان	تتمہ	کیرم کانٹے	محتلم

مختون	ودی	مذی	مدرک
مسبوق	مساقاۃ	ممسک	جنگاسوں

۴۔ مسدس حالی کے متروک الفاظ:

آماج	اِجارا	اجلاف	اَسامی بنانا
اعیان	بج	بہوار	پھکنا
تاتا	تدرو	ترانا بھرنا	تفحص
تھڑ جانا	چرکس	چیند	صقار
قصار	نجار	سرّاج	حلاج
حمیم	دڑیڑا	یغمائی	راس الاطباء
راس البضاعت	ری پبلک	رمنا	رُدکھ
زابلی	زورق	سربرہونا	سرنگوین
شامات	شماتت	شوب	صاحبقرانی
فلاحت	قسیس	قلتین	دردہ حوض
کمیرا	کنونڈا	گیان گن	گیانی
بیٹا	لبرٹی	لبرل	لچھن
لہنا	لے کھلنا	مادی	مُتبذل
مثالب	مدارا	مَذ	مستاح
مِسنِ خام	مغیلان	مفتری	مقبل
مکتوم	ملاہی	ملجا	مَوالی
منہ خام ہونا	ناثر	ناسپردہ	ناکسی
نسخ ونسیان	نکبت	نیرنگِ گردوں	نیشن

ہزال بدن	ہفت نظر	ہمتا	یغمائی
یکہ تاز			

۵۔ مضامین حقی کے متروک الفاظ:

کھتہ	توڑ کا وقت	ابنیت	فک
گجر بھتہ	مودی خانہ	مرغولنا	بخشا نہارا
دم میں کھٹکھٹا باندھنا	اتم	ایسا کا جو بوجھو نہیں	مطلق
ٹھوٹھ کے ٹھوٹھ	تباؤل	پرجول	آرتی کرتے
ربیہ	فلزات	تربور	ٹانکا ٹوک حساب
چیت چور	ژاژ خائی	مخترع	ٹکیل
اغبطہ	کھونڈا	نکیل سے نلیل	بدھی
لمیٹر	متمم	رکھ پت رکھا پت	تنکیل نگار
ڈھوڈا	پنڈا	گما	کوکی
لپا	گچا	کسنی	کلاّ
آنٹ	فانس گندھ		

۶۔ ۱۹۸۸ء کی کتاب ''دلی والے'' کے متروک الفاظ:

پہاڑ دا	بینڈا	پوبارے	رینڈھ لیا
بچ ہتے	لوکا پھرا	فیلدنی	پٹن پٹے
جندری	بشاوی	سٹر بلے	کندلہ
مہال کا چھتہ	چوکھونٹی	نفاختیاں	سیاہ کفنی
سپھل	دستی آمنہ	نوا	سُرتا
سانگ	ڈونگی	گل ارمنی	گہک

یمن قدم	ڈھابا	کہیسین	تتیا
کتلہ	کوتل	سودیشی	کل گجا
نیمہ آستین	موری	ثقل دان	سادے کار
نکوس	خاص دان	ماہی پشت	ریعان
اڑے لگائے	بسولا	کڈھب	

۷۔ خالد حسن قادری کی لغت متروکات میں شامل وہ لفظ جو آج بھی مستعمل ہیں:

جناب خالد حسن قادری کی مرتب کردہ ''متروکات کی لغت'' میں بہت سے ایسے الفاظ شامل ہیں جو آج بھی مستعمل ہیں، ان الفاظ کی فہرست درج ذیل ہے:

آرسی مصحف	آری	آریہ سماج
آڑے ہاتھوں لینا	آزمانا	آس
آس تکنا، لگانا	اَبڑ دَھبڑ	اُبٹن
ابٹنا	اَپَچ	اُپچ
اُپلا	اُپی	اُتارا
اُترنا	اُتم	اُتو
اُتھل	اُتھل پُتھل	اَٹاری
اَٹکا نکل	اَٹنا/اٹ جانا	اُٹھک بیٹھک
اُٹھنا	اَٹھوانسا اَجیرَن	اُچاٹ
اچکنا	اَچکَن	اَچنبھا
اُچھال چھکا	اَچھوتی	اُچھلنا
احوال	اَدَا	اُداس

اُداسی	اَوَل بَدَل	اُدھورا
اُدھر	اُدھڑنا	ادی بدی
اَڈّا	اَرمان	اَرواح
ارے	اُڑانا	اَڑ آنا
اڑسنا	اُڑنا	اَڑنا
اَڑنگا	اَڑ	اِزار
ازار بند پہ ہاتھ ڈالنا	ازار بند کا ڈھیلا	ازار بند کی ڈھیلی
اِژدحام	اِس	اِس پر نہ جاؤ
اُس	اَساڑھ	اسامی
اسامی غیر مستقل	اسامی مستقل	سرکاری اسامی
موٹی اسامی	استادہ	اِستحقاق
اِستعمال	اِستنجا	اِستیناس
اِسرَائیل	اسم نویسی	اسم نویسی گواہان
اِشتہار	اَشرَفی	اَشرَاف
اَشلوک	اِکارَت	اَکھنڈ
اَکھوا	اَگرْوال	آگہی
اَلبیلا / البیلی	اَلّڑ / اَلّھڑ	اَلُھمّ
امانت	اَماوَس	اَمَرْ
اَمُک / اَمُک ڈھمک / امکا ڈھمکا	امید	اَنّ داتا
اِنْدَرُ	اندھا کنواں	اَندھُرہ / آندھرا
اَنکھری / اَنکھیا / انکھیاں	اَنکھوا	اَنگرکھا

اوپر کا دم	اوٹ	اوچھا
ایک آنچ کی کسر	بابت	بائل
بادیہ	باگ موڑنا (باگ مڑنا)	باؤلی
بایاں	بٹیر بازی	بجوگ
بچونگڑا	بچھیا کا باپ	بدھی
بارات عاشقاں بر شاخِ آہو	براجنا	برھا
بُڑھ چود	بسترا	بسرا
بسنت	بسولی	بکسنا
بگّل	بکی	بلوا
بوژم	بوکھلانا	بولا
بوالہوس	بونی	بھاپ
بھاڑار بھاڑو بھانت	بھانڈا	بھبکا
بھُجنگ۔ بھُجنگا	بھیانک	پاتال
پاگھنڈ	پانی پی پی کے کوسنا	پانی مرنا
پاؤں پھیلانا	پاؤں گاڑنا	پدمنی
پدھارنا	پر	پراتھنا
پرہیز	پلا (پلہ)	پنڈ
پھل	پھیکا	تازی
تختہ ہونا	ترپھلا	ترشول
ترنا	ترمری	تریا چرتر
تریاہٹ	تڑیڑے	تکیہ کلام

تِلَنگا	تمبا کو	تمبُول رتمولی
تلوں میں تیل نہ ہونا	تو تا	توسن
تھان	تیاگ	تیکھا
ٹانکی	ٹکور	ٹک
ٹھاگر	ٹونے ٹوٹکے	ٹھسا
ٹھیکری	ٹھیکری چٹنا	ٹیکر (ٹیکرا)

"ثقل دان" نہایت اہم مگر فراموش شدہ لفظ:

دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے یہاں دسترخوان کا اہتمام نہ ہوتا ہو اور کھانے کے دران منہ سے کوئی ناگوار چیز نہ نکالی جاتی ہو۔ اس صورت حال کا فطری اور منطقی تقاضا یہ بھی ہے کہ کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی فاضل گراں بار ناپسندیدہ چیزیں مثلاً پدینہ، دھنیہ کے پتے، ٹماٹر کے چھلکے، گرم مصالحہ کے اجزاء وغیرہ اور وہ لقمے جو کسی کنکر یا کسی ناگوار ذائقے کے باعث منہ سے ادھ چبی حالت میں نکال دیئے جاتے ہیں انھیں رکھنے کا بھی کوئی معقول، نفیس اور شائستہ انتظام کیا جائے گا۔ دنیا کی وہ قومیں، وہ تہذیبیں، وہ سلطنتیں اور سلاطین جہاں خورونوش زندگی کا اہم ترین حصہ سمجھے جاتے ہیں وہاں دسترخوان پر ایک ایسے برتن کا وجود لازمی ہے جس میں منہ سے نکالے ہوئے نوالے، ریخیں اور خرچیں رکھی جائیں اور جس برتن میں انھیں رکھا جائے وہ برتن اتنا گہرا ہو کہ اس میں ڈالی گئی اشیاء دسترخوان کے شرکاء کی نظروں سے اوجھل رہیں تا کہ کراہت پیدا نہ ہو اور نفیس ترین لوگ ابکائی پر مجبور نہ ہوں۔

برعظیم پاک و ہند جہاں ریاستوں، نوابوں اور مہاراجوں کے یہاں قسم قسم کے دسترخوان بچھانے، سجانے اور دکھانے کی تاریخی روایت بڑی مضبوط ہے وہاں کی لغات میں دسترخوان پر ایسے کسی برتن کا سراغ نہیں ملتا جس میں کھانے کے دوران نکالے جانے والی

ناگوار، گراں بار، فاضل، فالتو، ناپسندیدہ اشیاء رکھی جاسکیں۔ اردو، ہندی، سندھی، کشمیری، بروشسکی، پنجابی، پشتو اور دیگر مقامی زبانوں میں بھی ایسے برتن کے لیے کوئی لفظ موجود نہیں۔ مقامی زبانوں سے ہٹ کر سامی النسل زبانوں عربی، عبرانی اور ہند آریائی زبانوں مثلاً فارسی، اردو، انگریزی، جرمنی اور التائی خاندان کی زبان ترکی اور غیر نوعی زبانیں مثلاً جاپانی، چینی اور کوریائی میں بھی اس قسم کے برتن کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ یہ بات ہمارے لیے ناقابلِ یقین تھی کہ اردو زبان جس کا خصوصی تعلق دسترخوان سے رہا ہے وہ اتنے اہم برتن سے کیوں محروم ہے اور اب نہ تو ایسے کسی برتن کا کوئی وجود پایا جاتا ہے اور نہ ہی ایسے کسی برتن کا نام اردو لغات کے ذخیرے میں موجود اور متروک الفاظ میں شامل ہے۔

اس سلسلے میں مرکزی اردو لغت بورڈ کے مدیر اور نائب ناظم مرزا نسیم بیگ اور جناب ڈاکٹر رؤف پاریکھ سے رہنمائی کی درخواست کی گئی۔ لیکن انھوں نے اردو لغت بورڈ میں محفوظ ذخیرہ الفاظ سے ایسے کسی لفظ کی نشان دہی سے معذرت کی۔

جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب، ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب اور ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے رہنمائی کی درخواست کی گئی لیکن ایسا کوئی لفظ ان کی نظر سے نہیں گزرا۔ ڈاکٹر اسلم فرخی نے تابش دہلوی صاحب سے رابطہ کرنے کی ہدایت کی کہ وہ دہلی کی آبرو ہیں لیکن تابش دہلوی صاحب نے بھی دہلی کے دسترخوانوں میں ایسے کسی برتن کے وجود سے لاعلمی ظاہر کی اور کسی اصطلاح یا ان اشیاء کے لیے دسترخوان پر رکھے جانے والے کسی برتن کے وجود یا نام سے لاعلمی ظاہر فرمائی۔ اس سلسلے میں فارسی کے محققین جناب ساجد اللہ تفہیمی اور محترمہ ریحانہ افسر صاحبہ سے رابطہ کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ فارسی میں ایسا کوئی برتن نہیں ہوتا۔ البتہ اس مقصد کے لیے جو طشتری وغیرہ استعمال کی جاتی ہے اسے عموماً بشقابِ اشغالہ یا بشقابِ اضافی کہتے ہیں۔ اصطلاحی لفظ نہیں ہے اور نہ ہی لغت کا حصہ ہے۔ اشغالہ فارسی میں کچرے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی ناگوار اور

طبیعت پر گراں بار اشیاء کو کچرا کہنا نفاستِ زبان وطبیعت کے خلاف ہے لیکن فارسی میں منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے کچرے کے سوا کوئی اور لفظ میسر نہیں۔ عربی زبان کے سلسلے میں ممتاز محقق اور ماہرِ لغت حضرت مفتی عبدالرشید نعمانی صاحب کے فاضل فرزند عبدالشہید نعمانی صاحب سے رجوع کیا گیا تو انھوں نے عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے کوئی خاص لفظ یا اصطلاح یا ان اشیاء کے رکھے جانے والے برتن کے وجود سے لاعلمی ظاہر فرمائی اور یہ بلیغ تبصرہ بھی فرمایا کہ عرب سیدھے سادھے بادیہ نشین تھے وہ تکلفات کے خوگر نہ تھے ان کے یہاں اس طرح کے الفاظ کا ملنا ممکن نہیں۔

گوئٹے انسٹی ٹیوٹ کے ناظم سے اس ضمن میں رابطہ کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ جرمن زبان میں ان اشیاء کے لیے استعمال کیے جانے والے برتن کو Knochen Teller یعنی ہڈی کی رکابی یا طشتری یا غوری اور منہ سے نکالے جانے والی اشیاء کے لیے Muell یعنی لفظ کچرا استعمال کیا جاتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ دسترخوان پر کھانا بچا کر پھینک دیا جاتا تھا۔ یہ رویہ ان کی قدیم ثقافت کا حصہ تھا ایسے کھانے کو Ansatzfrest کہتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق جرمنی کے تمام ریستورانوں اور ہوٹلوں میں ایک مرتبان نما برتن کھانے کی میز پر موجود رہتا ہے جس پر عموماً ڈھکن بھی ہوتا ہے تاکہ منہ سے نکالی جانے والی فاضل اشیاء، خرنج اور ریخیں اس مرتبان میں ڈالی جائیں تاکہ کھانے والوں کی طبیعت پر گراں نہ گزرے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس برتن کے لیے جرمن زبان میں کوئی اصطلاح یا خاص نام موجود نہیں۔ ہڈی کی طشتری ایک غیر فصیح اصطلاح ہے جو وسیع مفہوم کی حامل نہیں۔ سندھی زبان میں منہ سے نکالی جانے والی اشیاء کو اوگا چھنٹر (اوگاچٹ) اور کچرے کے لیے گند، کچڑو کا لفظ مستعمل ہے۔

اس تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ازبک اور فرانسیسی زبانیں نفاستِ خیال اور نفاستِ بیان و زبان کے اعتبار سے اس معاملے میں تمام زبانوں پر فوقیت رکھتی

ہیں۔ کھانے کے دوران منہ سے نکالی جانے والی اشیاء کو کچرا کوڑا کہنا نہایت غیر نفیس رویہ ہے اور منہ سے اگلے ہوئے نوالوں، ریخوں، خریج کو رکھنے کے لیے کسی دسترخوان پر کسی برتن کا اہتمام نہ ہونا بھی نا قابلِ یقین بات ہے۔ حتیٰ کہ جاپانی جیسے نفیس لوگوں کا دسترخوان بھی ایسے برتن کے تصور اور وجود سے خالی ہے۔

ازبک زبان میں دسترخوان پر فاضل اشیاء کے لیے رکھے جانے والے ڈونگے نما یا مرتبان نما برتن کو چٹی قندِ یا آب کش کہا جاتا ہے اور جو فاضل اور گراں بار اشیاء منہ سے نکالی جاتی ہیں اس کے لیے لفظ ''چٹی لنکن'' استعمال ہوتا ہے جب کہ کچرے کے لیے الگ لفظ ''اخلت'' اور بچے کچھے ہوئے کھانے کو ''قاگن اوقات'' کہا جاتا ہے۔ فرانسیسی زبان میں ایسے برتن کو l'assiette a restes کہتے ہیں جس کا ترجمہ فاضل اشیاء کا برتن کیا جاسکتا ہے اور منہ سے نکالی جانے والی فاضل اشیاء کے لیے les restesede nouritures مستعمل اور لغت کا حصہ ہے۔ اور کچرے کے لیے علیحدہ لفظ poublelle اور دیگر الفاظ مستعمل ہیں۔

میر باقر علی اور ثُقل دان:

اس تحقیق کے بعد ہم نے اردو کی قدیم داستانوں اور داستان گویوں کے تذکروں کا مطالعہ کیا تا کہ اس برتن کو قدیم اردو میں تلاش کیا جاسکے۔ ہماری خوش قسمتی کہ دلی کے آخری داستان گو میر باقر علی پر لکھے گئے ایک خاکے سے یہ لفظ دریافت ہوا۔ قدیم دہلی کے ہر دسترخوان پر ''ثُقل دان'' رکھا جاتا تھا۔ یہ مثل مرتبان کے ہوتا تھا اور اس کے اوپر ڈھکن بھی ہوتا تھا تا کہ منہ سے نکالی ہوئی ناگوار اشیاء اور ادھ چبے نوالے اسی ثُقل دان میں تہہ نشین ہو جائیں اور کھانے والوں کی نگاہوں سے اوجھل رہیں تا کہ ان کی طبیعت بوجھل گراں بار اور منغض نہ ہو۔

میر باقر علی کی زبانی اس انکشاف سے اردو زبان کی زرخیزی کا قائل ہونا پڑا۔

لفظ ''ثقل دان'' کی بازیافت کے بعد ہم نے محترم ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب، ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب اور دہلی کی آبرو جناب تابش دہلوی صاحب سے اس لفظ کی تائید، توثیق اور تصدیق کے لیے رجوع کیا۔ محترم جمیل جالبی صاحب اور تابش دہلوی صاحب نے اس لفظ کی تصدیق نہیں فرمائی اور اسے غیر مستند قرار دیا جب کہ ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب کی رائے تھی کہ یہ لفظ مناسب اور حسب حال ہے۔ حقیقت کیا ہے ہم اس سے لاعلم ہیں لیکن ثقل دان کا لفظ آنکھوں اور کانوں کو بھلا لگتا ہے کہ ہر وہ چیز جو کھانے کے دوران طبیعت پر گراں گزرے اسے ثقل دان کے سپرد کر دیا جائے گراں باری اس کے حصے میں آئے اور سبک ساری ہمارے حصے میں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ دسترخوان کا لازمہ یہ برتن اردو میں کیسے متروک ہوگیا۔ ہندوستان کی تہذیب جو نفاست میں بے مثال ہے اس نفیس برتن سے کیسے محروم ہوگئی اور آج تک اس برتن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ طشتری، غوری، رکابی سے کام چل جاتا ہے لیکن ادھ چبے نوالے کھلی طشتری میں کیسے لگتے ہوں گے؟ یہ تصور کر کے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بے ساختہ ایسے دسترخوان سے اٹھنے بلکہ اسے اٹھا دینے کا دل چاہتا ہے۔

کتابیات

۱۔ پنڈت برجموہن وتاتریہ کیفی ''منشورات'' (دہلی فیض گنج دانش محل ۱۹۴۵ء) ص ۲۲ [طبع اول]

۲۔ محمد ہادی حسین ''اردو لغت تعارف''، مشمولہ اردو لغت، جلد اول، مرتبہ ابواللیث صدیقی (کراچی اردو لغت بورڈ) ص ''الف'' [طبع اول ۱۹۷۷ء]

۳۔ مولوی عبدالحق ''اردو لغات اور لغت نویسی'' مشمولہ اردو لغت، جلد اول، ایضاً ص ''ہ''۔

۴۔ ابواللیث صدیقی ''مقدمہ'' مشمولہ اردو لغت جلد اول، ایضاً، ص ''م۔ن''

۵۔ ڈاکٹر سید جعفر شہیدی ''لغات و کلمات واژہ ہای نو'' ماہنامہ ''یغما''، تہران شمارہ ۲۹۰، اکتوبر ۱۹۷۲ء [ایران]

۶۔ پنڈت کیفی ''منشورات'' ایضاً، ص ۱۰۶۔۱۰۵۔

۷۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور ''صوتی تغیر و تبدل'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردلوی (بمبئی گوکل اینڈ کمپنی) ص ۴۸ [طبع اول ۱۹۷۱ء]

۸۔ ایضاً، ص ۴۷۔۴۸۔

۹۔ ایضاً، ص ۵۲۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۴۹۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۴۷۔

۱۲۔ ایضاً، ص ۴۹۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۵۱۔

۱۴۔ ڈاکٹر حمید اللہؒ پیرس ''ہسپانوی، اطالوی اور فرانسیسی کی پیدائش میں عربی کا حصہ'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۴۔ مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم (شعبۂ تصنیف و ترجمہ جامعہ کراچی) ص ۲۳۴ [طبع اول ۲۰۰۴]

۱۵۔ ایضاً، ص ۲۳۵۔۲۳۶۔

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۳۷

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ پنڈت برجموہن وتاتریہ کیفی ''لفظ و معنی'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردودلوی۔

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ سید خالد جامعی رعمر حمید ہاشمی رسمیہ ایوبی ''وادیٔ سندھ کے لوگوں کا اصل مذہب'' مشمولہ جریدہ ۲۴، مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ جامعہ کراچی) ص۵۰۔۵۳ [۲۰۰۴ء]

۲۳۔ پنڈت برجموہن کیفی ''لفظ و معنی'' ایضا، ص ۱۸۸۔۱۸۷۔

۲۴۔ علامہ سید سلیمان ندوی ''بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق'' مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار ردولوی، ایضاً، ص ۲۰۶

۲۵۔ ایضاً، ص ۲۰۷۔

۲۶۔ ایضاً، ص ۲۰۸۔

۲۷۔ ایضاً، ۲۱۳۔۲۱۱۔۲۱۱۔

۲۹۔ ایضاً، ص ۲۱۵۔۲۱۴

۳۰۔ پنڈت جموہن وتاتریہ کیفی ''منشورات'' ایضاً، ص ۹۸۔

۳۱۔ ایضاً، ص ۹۸۔

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۰۴۔

۳۳۔ ایضاً، ص ۱۲۶۔

۳۴۔ ایضاً، ص ۱۲۲۔

۳۵۔ ایضاً، ص ۱۲۴۔۱۲۵۔

۳۶۔ ایضاً، ص ۹۹

۳۷۔ ایضاً، ص ۱۰۲۔

۳۸۔ ایضاً، ص ۱۰۰

۳۹۔ ایضاً،ص ۱۰۱

۴۰۔ انور سدید ڈاکٹر ''اردو ادب کی تحریکیں'' (کراچی انجمن ترقی اردو پاکستان) ص ۲۰۵، [طبع دوم ۱۹۹۱ء]

۴۱۔ ایضاً،ص ۲۱۵

۴۲۔ پروفیسر عزیز احمد ''برصغیر میں اسلامی کلچر'' ترجمہ ڈاکٹر جمیل جالبی (لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان) ص ۳۵۵ [طبع اول ۱۹۹۰ء]

۴۳۔ ایضاً،ص ۳۷۸

۴۴۔ ایضاً،ص ۳۸۵

۴۵۔ ایضاً،ص ۳۸۷

۴۶۔ ایضاً،ص ۳۷۱۔۳۶۸

۴۷۔ ڈاکٹر محمد ریاض ''ایران میں قومی زبان کے نفاذ کا مسئلہ مشکلات اور حل'' (اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان) ص ۳۰ [طبع اول ۱۹۸۸ء]

۴۸۔ ایضاً،ص ۳۷۔۳۸

۴۹۔ ایضاً،ص ۴۹۔

۵۰۔ ایضاً،ص ۷۶۔

۵۱۔ ایضاً، ۱۳۰

۵۲۔ ایضاً،ص ۱۳۱

۵۳۔ ایضاً،ص ۱۳۱

۵۴۔ ''اسلامی جمہوریہ ایران کا آئین'' ترجمہ اردو شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد، ۱۹۸۵ء اشاعت سوم

۵۵۔ علامہ اقبال ''شذرات فکر اقبال'' ترجمہ افتخار احمد صدیقی، لاہور (مجلس ترقی

ادب)ص۱۰۱،[طبع اول۱۹۷۳ء]

۵۶۔ ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ ''اردو کی لسانی تشکیل'' (علی گڑھ ایجوکیشنل بک ہاؤس) ص۱۸۵[طبع دوم۱۹۹۰ء]

۵۷۔ سید شبیر علی کاظمی ''پراچین اردو'' (کراچی مکتبہ اسلوب) ص ۱۲ [طبع اول ۱۹۸۲ء]

۵۸۔ شہید اللہ ڈاکٹر ''بودھسٹ مسٹک سانگ'' کراچی یونیورسٹی، بنگالی لٹریری سوسائٹی جنرل، ص۳ اور ''بنگلہ دیا کرن'' ڈھاکہ بنگلہ اکیڈمی، ص۱۳، بحوالہ ''پراچین اردو''

۵۹۔ سید سلیمان ندوی ''نقوش سلیمانی'' (اعظم گڈھ دارالمصنفین) ص۳۱ [طبع اول ۱۹۳۹ء]

۶۰۔ ڈاکٹر ممتاز حسین پٹھان، تاریخ سندھ، جلد سوم صفحہ۹۲

۶۱۔ سید شبیر علی کاظمی ''پراچین اردو''، ایضاً ص ۷۔۶

۶۲۔ ایضاً

۶۳۔ سید خالد جامعی رعمر حمید ہاشمی ''وادیٔ سندھ کے رسم الخط پر تحقیقات کا جائزہ'' مشمولہ جریدہ شمارہ۲۲، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی) ص۲۳۔۲۲۔۲۱۔۲۰۔۱۷[۲۰۰۴ء]

۶۴۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ ''اردو کی لسانی تشکیل'' ایضاً ص۴۱

۶۵۔ مولوی عبدالحق خطبات عبدالحق حصہ دوئم (دہلی انجمن ترقی اردو ہند) ص۱۸[طبع اول۱۹۴۴ء]

۶۶۔ ڈاکٹر عبدالستار ردلوی ''اردو زبان اور سماجی سیاق'' (بمبئی قلم پبلی کیشنز) ص۴۱ [طبع اول۱۹۹۲ء]

۶۷۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ ''اردو کی لسانی تشکیل'' ایضاً، ص ۱۷۸

۶۸۔ ڈاکٹر عبدالستار ردلوی ''اردو زبان اور سماجی سیاق'' ایضاً، ص ۴۰۔۴۱

۶۹۔ ایضاً، ص ۴۱

۷۰۔ ایضاً، ص ۴۲

۷۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ''تاریخ ادب اردو'' جلد اول ص ۱۶۵ [طبع دوم ۱۹۸۶ء]

۷۲۔ پروفیسر عزیز احمد ''برصغیر میں اسلامی کلچر'' ترجمہ جمیل جالبی، ایضاً، ص ۳۴۸۔

۷۳۔ ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ ''اردو کی لسانیاتی تشکیل'' ایضاً، ص ۱۰۹۔۱۰۸۔

۷۴۔ سید خالد/عمر حمید ہاشمی ''بروشسکی تاریخ وتحقیق کی میزان میں'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۱، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی) ص XL تا XXXIX [۲۰۰۴ء]

۷۵۔ جی ایف ایلین ''دی بدھا فلاسفی لندن'' جارج ایلین آف ون ص ۶۹، بحوالہ ''پراچین اردو'' شبیر علی کاظمی، مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۸۲ء

۷۶۔ وینشن کمار سین ''بنگالی زبان وادب'' کلکتہ ص ۲۰۸ بحوالہ ''پراچین اردو'' شبیر علی کاظمی مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۸۲ء

۷۷۔ سید خالد جامعی ''معروضات'' مشمولہ ''جریدہ'' شمارہ ۲۴، مرتبہ سید خالد جامعی (شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی) ص I تا VII [۲۰۰۴ء]

۷۸۔ سید خالد جامعی/عمر حمید ہاشمی ''بروشسکی تاریخ وتحقیق کی میزان میں'' جریدہ شمارہ ۲۱، ص ۴۱۔

آ

آب باراں
مذکر، اسم بغیر اضافت کے
کابل میں ایک خوشگوار مقام کا نام

آبادانی
آباوانی (عامیانہ)
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، واسم صفت
۱۔ رونق، چہل پہل، خوشحالی
۲۔ تہذیب، شائستگی، تمدن، ثقافتی ترقی
۳۔ خوشی، مسرت
''جہاں جائیں میاں رمضانی وہاں ہووے آوادانی''
[فیلن ۱۸۷۹ء]
مسلمانی آودانی: یعنی جہاں مسلمان گئے وہاں تہذیب وتمدن اور شائستگی وثقافت نے ترقی کی۔
[فیلن ۱۸۷۹ء]

آبانکض
مذکر، اسم
ایک پہاڑ کا نام

آبایانی
مذکر، اسم
ایک پہاڑ کا نام، جس کی اونچائی چالیس فرسنگ بتائی جاتی ہے۔

آب پاشاں
مذکر، اسم، بغیر اضافت کے
ایران میں ایک تیوہار کا نام، جس میں لوگ ایک دوسرے پر پانی پھینکتے ہیں۔

آبَنُث
مذکر،اسم

ایک شہر کا نام، اس نام کے متعدد شہر ہیں۔ ایک افریقا میں بھی ہے۔

آب تابہ
مذکر،اسم بغیر اضافت کے

کیتلی، پانی کھولانے کا برتن، جدید واٹر ہیٹر

آب دنداں
فارسی

ناحق، بے وجہ، بے سبب، غیر ضروری طور پر

آبِ رز
اردو اصطلاح، فارسی الاصل

آبِ رز کا مطلب ہے شراب اور جن معنوں میں مے، بادہ، استعمال ہوتے ہیں ان ہی معنی میں آبِ رز بھی استعمال ہوتا ہے۔ فارسی میں اس کا استعمال پہلے ہوا اور وہاں سے پھر اردو میں آیا۔

☆ بعض اشخاص کا یہ کہنا ہے کہ عربی میں رز اور ارز کے معنی چاول ہیں۔ اس لیے صرف چاول سے بنی ہوئی شراب کو آب رز کہنا چاہیے اور ایک صاحب نے بزعم خود اس کے ثبوت میں شعر بھی لکھ دیا ہے:

چاولوں کے کھیت میں ہم آبِ رز پیتے رہے
ایک پہلی فصل جیسی گلبدن کے ہاتھ سے

یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی کیوں کہ آب رز کے معنی اردو اور فارسی میں شراب بلکہ انگور کی شراب کے ہیں۔ اول تو یہ بات سمجھنے کی ہے کہ آب رز کا عربی زبان اور ترکیب سے مطلق کوئی واسطہ نہیں۔ دوسرے قدیم و جدید زبان داں اساتذہ نے اسے انگوری شراب ہی لکھا ہے۔

(۳) تین

ایک ضخیم لغت A Dictionary of Persian
Arabic and English لندن سے ۱۸۵۲ء
میں Francis Jhonson نے شائع کی ہے۔ اس
میں صفحہ ۳ پر آب رز کے تحت یہ عبارت درج ہے
:Wine From Grapes خاقانی کا ایک قصیدے
ہے دراخلاق وتصوف، اس میں وہ کہتا ہے

مخور بادہ کہ آں خونسیت کز شخصِ جواں مردان
زمیں خوردست و بیروں داوہ از خاکِ رزستانش

مولانا مولوی حامد حسن صاحب قادری نے اس قصیدہ کے حواشی میں اس شعر کے ذیل میں یہ درج کیا ہے:
"مفہوم یہ ہے کہ زمین نے جوسخی وکریم لوگوں کا خون پیا ہے اس کو خاک رزستاں (انگور کی بیل) سے انگور بنا کر نکالا ہے اور اس کی شراب بنتی ہے تو گویا شراب ان جواں مردوں کا خون پینا ہے"۔

[بی اے، پرشین کورس۔ آگرہ ۱۹۳۸ء]

آبروطلب — عزت والا اور بہادر

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

آبستہ — اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ حاملہ عورت
۲۔ جانور جس نے نیا بچہ دیا ہو

۳۔نوزائیدہ

آبلۂ فرنگ اردو	فرانسیسی چیچک، آبلوں کا مرض جو اہلِ مغرب کے ذریعہ پہنچا، سوزاک
آبھا	حسن، بھڑک، جلال، زینت، چمک، روشنی
آبھار	ذمہ داری، احسان آبھارا: ذمہ دار، احسان مند
آبھاس	روشن ہونا، سما جانا، عکس، جھلک، سایہ، منشا، خلاصہ، تمہید، پیش بندی
آبھاس واد	ویدانت کا وہ مذہب جو مایا میں ''برہم'' کا عکس جلوہ گر مانتا ہے
آبھَرَن	زیور، گہنا، آراستگی، زیب وزینت اہل ہنود میں بارہ قسم کے زیور مشہور ہیں۔نوپر، کنکنی، ہار، چوڑی، انگوٹھی، کنگن، بازوبند، گلوبند، بیر، بندی، تلک، شیش پھول
آبھوشن۔آبھوکن سنسکرت الاصل۔مذکر۔اسم	(سجانا سے) زیور، جواہرات، سنگھار

آبی

ایک رنگ کا نام

دہلی میں بے روغن روٹی جو دودھ کا چھینٹا دے کر تنور میں پکاتے ہیں اس کو بھی نان پر آبی کہتے ہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

آپا

اردو، مذکر، اسم

اپنی ذات، اپنا نفس

آپا بسرانا: اپنے آپ کو بھول جانا، نفس کشی، اپنی ذات کو فنا کرنا

برہم گیان ہی دھرو، بولتے کا کھوج کرو
مایا اگیان ہرو، آپا بسراؤ رے

یعنی خدا کا عرفان کرو روح کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرو

''توہمات دینوی اور غفلت کو ترک کرو اور نفس کشی کرو''

[محاورہ قلعہ معلیٰ]

اسی اولاد کے لیے بانو
آپا بسرا دیا ہے ہم نے تو

عبیر ہندی

آپ خورادی آپ مرادی

(عورتوں کا محاورہ) ضرب المثل

ا۔ جس کو خود اپنے تن کی پڑی ہو، خود غرض، محض اپنے مقاصد کو پیش نظر رکھنے والا یا والی

۲۔ خودسر، دوسروں کی پروانہ کرنے والا، اپنی مرضی کا مالک

آپادھاپی — نفسانفسی، خودغرضی، صرف اپنی ہی فکر، ہنگامہ

آپَت — آفت، مصیبت، تکلیف

آپ روپ
اردو۔ مذکر

ا۔ اپنی تجلی، عجیب وغریب، انتہائی خوبصور
''یہ لڑکا کیسا سندر آپ روپ ہے''
۲۔ خودبدولت، اپنے آپ، آپ خود

گر آپ روپ ہم سے باتوں میں ٹک کڑے ہوں
سو رگڑے جھگڑے قضیے قصے جھٹ اٹھ کھڑے ہوں

انشاءؔ

آپ کاج مہا کاج
ضرب المثل

ا۔ اپنا کام سب سے اہم، خودغرض
۲۔ جو کام خود کیا جائے بہتر ہوتا ہے

آپَتی — آفت، مصیبت، بلا، تکلیف، رنج، دکھ

آپس میں رہنا
اردو محاورہ

ا۔ عورت اور مرد کا بغیر شادی کے زن وشوہر کی طرح رہنا
۲۔ عورت اور مرد کا بغیر شادی کے جنسی تعلقات قائم کرنا
۳۔ ہم جنس پرست عورتوں کا باہمی تسکین جنسی کے لیے ساتھ رہنا۔
نوراللغات نے لکھا ہے باہم مل جل کر رہنا، اتفاق کے ساتھ بسر کرنا — میرؔحسن

(۷)سات

ہم رازِ دل اپنا کہنے لگے وہ بن ٹھن کے آپس میں رہنے لگے،

یہ معنی اور مثال دونوں غلط ہیں۔ خود میر حسن کے شعر میں

''کنا یہ از آلودگی فسق'' میر محمد اثر

ہم کہاں تو کہاں یہ کہتے ہیں

کہ یے آپس میں دونوں رہتے ہیں

[بی۔ ایم۔ مخطوطہ۔ شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان

مؤلفہ مرزا جان طپش ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۳ء]

آپَن		دوکان، ہاٹ، بازار، دوکانداری
آپھوک		افیم
آٹ (آتا)	سنسکرت الاصل، اسم	شریفہ (پھل)، سیتا پھل Annona Squamosa
آتر		بیچ، درمیان، فرق
آتُر	قدیم اردو، برج، اسم صفت	ا۔ مجروح، غمگین ۲۔ جلدی، جلد، مستعد، آمادہ، تیار ''رام کام کرنے کو آتر'' (برج) آترتا (آترتی): جلدی

☆ ''بن ٹھن'' کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے کہ محض معصومانہ طور پر اتفاق کے ساتھ بسر نہیں کرنے لگے۔ مثنوی کے اگر اس سے آگے کے چند مسلسل اشعار دیکھے جائیں تو مطلب واضح ہو جاتا ہے۔

(۸) آٹھ

''آپ نے اس کام میں آترتی کیوں کی؟''

(پوربی)

آتکاری دکنی اردو، اسم	دکن میں زری کا کام کرنے والوں کی ایک ذات
آتم (آتما / آتمہ)	روح، نفس ناطقہ، قوت مدرکہ، دل، خاطر، جاں، قالب، روحِ عقلی، ذات نوری جو کل میں محیط ہو، خداوند تعالیٰ
آتمانند	سرورِ روحانی
آتج	اولاد، بیٹا، نواسہ، عقل
آتجا	بیٹی، دختر
آتمہ بودھ	علم، روح، ذہن، علم ذات، خودشناسی
آتمہ ہتیا	خودکشی، نفس کشی
آتنک	تکلیف، رنج، خوف، ڈر، دکھ، بیماری، رعب، شان، مرتبہ، ڈھول کی آواز
آٹوپ	گھمنڈ، غرور، تکبر

آٹھ پہری (آپھ پہرَ یا)
اردو،مذکر،اسم

۱۔ ہر وقت نوکری پر حاضر رہنے والا، چوبیس گھنٹے کا ملازم
۲۔ پرانے وقتوں میں کرایہ اگاہنے، کھیتوں کی چوکیداری یا پیغام رسانی کے لیے جو ملازم رکھا جاتا تھا اسے کہتے تھے۔

آٹھوں جام
ہندی،سنسکرت الاصل،مذکر،اسم

آٹھ، گھڑی
آٹھواں پہر، ہمہ وقت، تمام وقت، دن رات۔"
اب تم تجو گرو، گمان، آٹھوں جام بھجو بھگوان
اب تو کر لے کرے کچھ دان جس میں ہو تیرا کلیان

۱۔آجا
اردو،مذکر،اسم

۱۔دادا
آجی:۲۔دادی

"ناتن (پوتی) سکھاوے آجی (دادی) کو کہ بارہ ڈیوڑھے آٹھ"

آجیو (آجیوکا)

ذریعۂ معاش، رزق، کفاف، پیشہ، روزگار

آچارج
(آچاری/آچارْیَہ)

مرشد، عابد، معلم، کسی فرقہ کا بانی، پنڈت، عالم

آختہ (اختہ)
صفت

۱۔خصیے نکالا ہوا جانور
۲۔نامرد

اختی گھوڑی: سینہ سپاٹ عورت
''گھوڑے تو اختہ ہوتے تھے، لو! گھوڑی اختی ہے''
[مشیر فیلن ۱۸۷۹ء]

آخر
اردو، عربی الاصل، اسم، صفت، متعلق فعل، محاورہ روزمرہ

آخر مہینہ: چھٹا قمری مہینہ، جمادی الآخر یا اخریٰ
آخر ہونا: مرجانا
''بڑے میاں آخر ہوئے''
آخری سواری: جنازہ

آخر ہوا
محاورہ اردو

مر گیا، یا ہو چکا یا صرف ہو گیا
[محاوراتِ ہند ۱۸۹۰ء]

آد
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، پالی مذکر اسم و اسم صفت

(سنسکرت اور پالی)
ا۔ اصل، اصلی، ابتداء، ابتدائی، پیدائش، شروعات
محاورہ: ''آد ہندو بعد مسلمان'' یعنی پہلے ہندو پھر مسلمان
آد سے انت تک: شروع سے آخر تک، سر سے پاؤں تک، ہمیشہ، سدا

آدر
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(پراکرت اور پالی میں آدری)
ا۔ تعظیم و تکریم: آوت نہیں آدر کیو، جات دیو نہیں

(۱۱) گیارہ

ہست (ہاتھ) تلسی پہ دوو گئی، پنڈت اور گرہست [کہا جاتا ہے کہ جب تلسی داس، رامائن کی شہرت حاصل کرنے کے بعد ایک بار اپنے آبائی گاؤں گیا تو ایک لڑکا اسے دیکھ کر چلایا'' آہاہا، وہ جارہا ہے تلسیا'' اس پر تلسی داس نے یہ دوہا لکھا

''تلسی تہاں نہ جائی، جہاں جنم کو ٹھاؤں،
بھید بھگتی جانئے نہیں، دھرائے پا چھلو ناؤں''۔

یعنی اے تلسی جائے پیدائش کو کبھی نہ جا، آتے وقت تعظیم وتکریم برکنار تیرے پچھلے نام سے تجھے پکاریں گے۔

۲۔قدرومنزلت

سب فرش سے اٹھا کر بٹھلایا جوتیوں میں
مفلس کو ہر مکان میں آدر ملا تو ایسا
نظیر

۳۔خاطر مدارات، آؤ بھگت

''جا کو جو پیارو لگے تا کہ آدر دیت
کویل امبھی (امنیا) لیت ہے اور کاگ بنوری (بنولی) لیت''

(دوہا برج)

۴۔ عزت، وقعت، کرے نہ کوئی ''سائیں انکھیاں پھیریاں، آدر
پھٹ پھٹ کریں سہلیاں میں مڑمڑ دیکھوں توئی'' (دوہا)

''بھٹ، بھٹیاری، بیسوا تینوں جات کو جات
آتے کا آدر کریں جات نہ پوچھیں بات''
(کہاوت)

آدرش	نصب العین، نمونہ، مثال، آئینہ، جس کی نقل کی جائے۔
آدم چشم اردو، مذکر، اسم	گھوڑا جس کی آنکھوں کی سفیدی کے کنارے سرخ ڈورے ہوں، آدمی جیسی آنکھ والا
آدھار	سہارا، ذریعہ، وسیلہ، آسرا، مدد، خوراک، بسر اوقات، مربی، مددگار
آدھوٹ	پریشان، متحرک
آڈھیان	فکر، خیال، خیالِ فاسد
آدھین قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت	مطیع، فرماں بردار، سہارا، اختیار، عاجز، محتاج، ممنون، قبضہ آدھینتا: عجز، عاجزی، خاکساری، غلامی، بندگی
آدیش	حکم، اجازت، تعلیم، فرمان، پیشن گوئی، جوگیوں کا سلام
آر	کانٹا، آنکس، منگل، سنیچر، لوہار، چمار، تانبا، طریقہ

آرام — خوشی کی جگہ، رہنے کا مقام، درختوں کا جھنڈ، جشن گاہ، باغ

آرتا (آرتی) — (آر: تعریف کرنا)
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
وہ روشنی جو دیوتاؤں کے سامنے پھرائی جاتی ہے۔ وہ بھجن جو آرتی کے وقت گایا جاتا ہے۔ حمد، بیاہ کا ایک طریقہ، تمام، پورا

آرتی مچ رہی کہیں ٹھن ٹھن
کہیں گھنٹوں کی ہو رہی چھن چھن
نظیر

آرتھی — عرضی گزار، محتنی

آرجا — جین دھرم کی راہبہ، درویش عورت
قدیم اردو، مؤنث، اسم

آرجار — آمدورفت

آدیس — ۱۔ حکم، فرمان
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۲۔ سلام، بندگی، فقراء کا سلام جو اپنے سے بڑے کو کرتے ہیں

یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہے
لگا کہنے جوگی جی آدیس ہے
میر حسن

۳۔ خیر باد کہنا، خدا حافظ کہنا، رخصتی سلام، الوداع

بستر راج کے تج دیو لیو پھکیری بھیس
اب ہم یاں سے جائیں ہمیں لو سب کو ہے آدیس

آدھار
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ قوت لایموت، روزی ☆
ہاتھ کا ہتھیار پیٹ کا آدھار (کہاوت)
''ایک گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا آدھار''
یعنی گھڑی بھر مانگنے کی بے حیائی اختیار کی تو سارے دن کے کھانے کا بندوست ہو گیا۔
۲۔ پیٹ بھر کو کافی، امیر کے منہ کا اگال غریب کا آدھار
نور اللغات میں اس کے معنی نہار منہ کچھ کھانے کے لکھے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے۔
۳۔ مدد، سہارا، بھروسہ

موکو تیرے نام کا آدھار
تو ہے سانچا پروردگار

☆ نور اللغات میں اس کے معنی نہار منہ کچھ کھانے کے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے۔

آدھان
سنسکرت، مذکر، اسم

(دھا: حمل)
آدھان سے ہونا: حمل سے ہونا، پیٹ سے ہونا، پاؤں یا پیر بھاری ہونا، پانی چرانا (طنزاً)، ڈھینڈا پھلانا (حقارتاً)، رحم میں بچہ ہونا

آرس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اس کی مختلف اشکال آلس، آسکت، مغربی اضلاع میں آلکس، آلکسی)

مستی، آرام طلبی یعنی پھرتی اور ہوشیاری کا برعکس

آرس، نندرا اور جمہائی
یہ تینوں ہیں کال کے بھائی

آرسی

آئینہ، انگوٹھی جس پر نگ کی جگہ آئینے کا ایک گول ٹکڑا منہ دیکھنے کے لیے لگا رہتا ہے۔

آرسی مصحف

منہ دیکھنے کا شیشہ اور مصحف قرآن پاک یا چہرہ۔ شادی بیاہ کی رسموں میں ایک قدیم رسم آرسی مصحف دکھانا ہے جس میں دولہا دلہن کو بالمقابل بٹھا کر ایک آئینہ درمیان میں رکھ دیتے ہیں۔ جس میں دولہا دلہن ایک دوسرے کا عکس دیکھتے ہیں جو اب بھی بعض بعض جگہ رائج ہے۔
مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں:
''جلوے کے وقت دولہا دولہن کو آئینہ اور قرآن دکھانا۔ ہندوستان کی مسلمان عورتوں میں دستور ہے کہ نکاح کے بعد نوشے کو گھر کے اندر جہاں تمام کنبہ رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں، بلواتی ہیں، اوّل مروج یعنی کچھ خوشبوئیں، مثال صندل، بالچھڑ، چھیل چھبیلا، ناگرموتھا وغیرہ۔ دولہا سے پسواتی اور اسے دلہن کی مانگ میں

لگواتی ہیں۔ پھر دولہا دولہن کو آمنے سامنے سر سے سر ملا کر اور ایک سرخ دوپٹہ اڑھا کر بیٹھا دیتی ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں ایک آئینہ اور قرآن شریف میں سے سورۂ اخلاص خاص دولہا سے نکلوا کر رکھ دیتی ہیں تاکہ اوّل ایک ساتھ سورۂ اخلاص پر نظر پڑے اور پھر ایک ساتھ آئینہ میں دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ لیں۔ اس وقت دولہا کو ہر طرح مجبور کرتی اور عجز کے کلمے کہلواتی ہیں۔ وہ ناچار ہو کر اپنی خلاصی کے لیے کہتا ہے بیوی آنکھیں کھولو میں تمہارا غلام، تمہارے باپ دادا کا غلام، بلکہ کنبے کا غلام اور جتنے تمہارے کمین ہیں ان سب کا غلام (جو ذرا چالاک ہوتے ہیں وہ ان کلموں کو ایک خوبصورتی کے ساتھ الٹ بھی دیتے ہیں) ہر چند یہ عجز آمیز کلمے کہتا ہے مگر وہاں ذرا بھی شنوائی نہیں ہوتی۔ آخر کار دولہن کی ماں اور کہنے والے کوشش کرتے ہیں جب وہ ذرا سی آنکھیں ٹمٹا دیتی ہے اس وقت دولہا میاں خوش ہو کر بول اٹھتے ہیں کہ کھول دیں! کھول دیں! اس کے بعد اور رسمیں ادا ہوتی ہیں۔ اس رسم کو آرسی مصحف دکھانا کہتے ہیں۔ آرسی اس لحاظ سے بیچ میں رکھی جاتی ہے کہ دولہن کو دولہا سے حجاب نہ آئے اور وہ اس پردے میں اپنے خاوند کا مکھڑا دیکھ کر جی خوش کر لے اور سورۂ اخلاص سے یہ غرض ہے کہ میاں

بیوی میں ہمیشہ اخلاص بنا رہے۔"

دکھا مصحف اور آرسی کو نکال
دھرا بیچ میں سر پہ آنچل کو ڈال
میر حسن

آروپ — منسوب کرنا، کسی کے ذمہ کرنا، پیشن گوئی کرنا، انقلاب، بھیس، لگانا، رکھنا، تغیر، بناوٹ، سازش، الزام

آروپنا — درخت وغیرہ لگانا، نصب کرنا، چڑھانا، گاڑنا

آروچ — قدیم اردو، مؤنث، اسم — حمل کے سبب پیٹ کی بیماری، ابکائیاں وغیرہ

آروگ — جو بیمار نہ ہو، تندرست

آروہن — اٹھنا، نئے پودوں کا اگنا، چڑھائی، سیڑھی، چڑھنا، سوار ہونا

آری — اردو، مؤنث، اسم — ۱۔ لکڑی کاٹنے کا اوزار

ایک نار وہ دانت وتیلی، پتلی دبلی چھیل چھبیلی،
وا اتریا کو لاگے بھوک، ہرے سوکھے چبائے روکھ، کیوں
ری سکھی میں کہاں پاؤں، ورے آری میں تجھے بتاؤں
(پہیلی۔ آری)

(۱۸) اٹھارہ

۲۔ برج میں سہیلی، آلی

۳۔ دو کھیتوں کے درمیان کی حد فاصل زمین

۴۔ دریا کا کنارا

آرے بلے — ۱۔ ہوں ہاں، ٹال مٹول، لیت لعل

قدیم اردو، فارسی الاصل

اتنی کہاں ہے اور جو ہو بھی مجالِ شوق
وہ ٹال دیں گے آرے بلے میں سوالِ شوق
حسرت موہانی

آریا — قابلِ عزت عورت، ساس، دادی

آریہ — بڑا، بزرگ، معزز، شریف، نجیب، اعلیٰ، قابلِ پرستش، لائق تعظیم، ہندو، ایک قدیم ترقی یافتہ قوم

آریہ سماج — آریہ لوگوں کی وہ انجمن جو ویدوں پر عمل کرنے کی مدعی ہے۔ یہ جماعت سوامی دیانند جی نے ۱۸۷۵ء میں قائم کی تھی جن کا انتقال ۱۸۸۸ء میں ہوا

آڑ (اڑوا/اڑرا/اڑبنگا) — ۱۔ ضامن ہونا، ضامن، ضمانت، ذمہ دار، حمایتی
''یہ ہمارے معاملے میں آڑ ہیں۔''

اردو، مؤنث، اسم — ۲۔ گوشہ تنہائی، پردہ، اوٹ

(۱۹) انیس

جب کھیت میں چھیلا سنگ گئی ری
مو کو پکڑ آڑ میں لے گیو ری
(گیت)

آڑ پاڑ: برائے نام ذمہ داری
جیسے ''بہلا پھسلا کر آڑ پاڑ کر کے کام نکال لو
آڑ پھانس: آڑ پاڑ
جیسے ''پھانس کے مجھ سے رسید لکھالی''

[نور اللغات]

آڑا
اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

آڑا گوڑا (اڑ گوڑ)
اردو، مذکر، اسم

گندگی، کوڑا کرکٹ، غلاظت

آڑھ
قدیم اردو، دکنی، حرف

دکنی میں ناغہ کے لیے آتا ہے۔ یعنی دو وقفوں کے درمیان حد فاصل اور وقفہ یا مکان چھوڑ کر، جس طرح ایک روز آڑھ یعنی ہر دوسرے دن۔ ایک دن بیچ کر کے، ایک دن چھوڑ کر
ایک کوس آڑھ: ایک کوس چھوڑ کر۔ ایک کوس بیچ کر کے ہر دوسرے کوس۔

آڑھ (اڑھ) — ایک قسم کی مچھلی
قدیم اردو، مؤنث، اسم

آڑھت — کمیشن پر بیچنا
آڑھتی، کمیشن پر بیچنے والا، خوردہ فروش

آڑی — ساتھی، کھیل کا ساتھی
اردو، مذکر، اسم
آڑی (آڑیاں) آنا: دوسرے پہ رکھ کر برا بھلا کہنا، آواز کسنا، دھول دھپا
بہت سی آڑیاں آتے ہیں حضرتِ واعظ
جلا بھنا کوئی ہم سا نہ آڑی آجائے
حزیںؔ [نوراللغات]

آڑے ہاتھوں لینا — ۱۔ شرمندہ کرنا، پھٹکارنا، جھڑکنا
اردو محاورہ
۲۔ خوب ڈٹ کر کھانا، پوربی محاورہ، ’’آپ نے دہی چوڑہ خوب آڑے ہاتھ لے لیں‘‘
۳۔ ڈانٹنا ڈپٹنا
۴۔ لتاڑنا، قائل کرنا
چارہ گر ہوں گے تجھے کپڑے چھڑانا مشکل
آڑے ہاتھوں میری وحشت کبھی ایسا لے گی
داغؔ

۵۔ آڑے ہاتھوں لینے کی کبھی لفظی معنی بھی مراد ہوتے یعنی اس طرح آڑھے ہاتھ کر کے بغل میں لینا کہ چھڑا کر نکل نہ سکے، کولی بھرنا

آڑے ہاتھوں جو لیا اس کو شب اک گوشے میں
میرے قابو سے نکل جائے نہ مقدور ہوا
ہو کے ناچار لگا کہنے کہ سبحان اللہ
تم تو مختار ہوئے اور میں مجبور ہوا

ممنونؔ

آزاد
ا(زدو، مذکر، اسم وصفت

ا۔ مسلمانوں کے ایک فرقے کا نام جو چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں۔ پرہیزگاری کی زندگی گزارتے ہیں لیکن تمام شعائر اسلامی سے اپنے آپ کو آزاد گردانتے ہیں۔

آزاد کا سونٹا: ڈنڈا جو آزاد لوگ رکھتے ہیں، مجازاً بے شرم بے حیا آدمی، منہ پھٹ، الھڑ

پرائے بردے آزاد کرنا: ''ہمارے بڑے پرائے بردے آزاد کرتے تھے۔'' یعنی دوسروں کے غلام آزاد کرتے تھے۔ دوسروں کے مال پر یا حسینؑ: یہ فقرہ ایسے شیخی باز کے لیے، طنزاً بولتے ہیں جو اپنی اور اپنے بزرگوں کی ڈینگیں مارتا ہے

آزاد کا الف: سیدھی لکیر جو آزاد فقیر اپنے ماتھے پر کھینچتے ہیں

آزاد: جسے دوسرے نے آزاد کیا ہو یا جس کی رہائی دوسرے کے ہاتھ میں ہو
آزادہ: جس کی آزادی خود اس کے ہاتھوں میں ہو

آزمانا
اردو، فارسی الاصل، فعل

۱۔ تجربہ آزمائش، جانچ، امتحان کرنا
۲۔ زور لگانا، جھگڑا چکانا، لڑائی کر کے قصہ طے کرنا
''جس میں دم ہو آوے اور ہم کو آزماوے''
۳۔ (عامیانہ) قوت مردمی کی آزمائش

آس
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ امید، تمنا، سہارا
۲۔ ٹیک، سہارا
جیسے ''میں نے آس لگا کر اینٹیں نکال لیں۔''
۳۔ بھروسا بے وجہ کا
''دانا نہ گھاس، گھوڑے تیری آس''
۴۔ حاملہ ہونا، امید سے ہونا، پیر بھاری ہونا
''لڑکی کو کچھ آس ہے''
۵۔ معاوضہ، بدلہ، صلہ، انعام
''جیسے کی سیوا کرے تیسی آسا پور'' (پوربی)
۶۔ مراد پوری کرنا
میری پورن کردے آس میں جوڑوں تجھ کو ہاتھ
(گیت)

آس تجنا (آس چھوڑنا) — ۷۔ توقع نہ رکھنا، امید توڑ دینا
''اب تم چھوڑو میری آسا آج کروں میں جنگل باسا''

آس تکنا، لگانا — ۸۔ انتظار کرنا
آس تمہاری تک رہی آئے گیند تم لین
رہو ہمارے محل میں تو آج اڑاوں چین
[ناٹک روپ بسنت]
پوری پسی گھر میں کھائے جھوٹی دہی سے آس لگائے۔
(کہاوت)
آس بی بی کی ٹکیاں: میٹھی ٹکیاں پکا کر حضرت بی بی عائشہؓ کی نیاز دلائی جاتی ہے

آساوَنت — امیدوار، منتظر

آسرا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(آشری: پناہ ڈھونڈنا)
(آس، آسرو، اسَرْوا، اسایو)
۱۔ بھروسہ، امید، اعتماد
آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا
انشاء
۲۔ توقع، یقین
''اب کے کھیتی میں آسرا ہے''(دیہاتی)

''اپنے ڈھگ پیسہ تو پرایا آسرا کیا'' (کہاوت)
۳۔ پناہ، جائے پناہ، چھپنے کی جگہ، گوشۂ عافیت
''بھاگ کر دلی میں آسرا لیا''
۴۔ مربی، مددگار، ماویٰ و ملجا
''ہم اپنا آسرا آپ ہی کو سمجھتے ہیں۔''
''ہمارا تو یہ بچے ہی آسرا ہیں''
۵۔ امداد، سہارا
''ہم آدھ سیر آٹے کا آسرا چاہتے ہیں۔''
۶۔ (پورب میں) ہری لکڑی کی اندرونی تہہ جو نرم ہوتی ہے اسے آسرا اور چھال کے فوری نیچے جو نسبتاً ذرا سخت تہہ ہوتی ہے اسے ہیر کہتے ہیں۔

آستھانَ
آستان، مقام، جگہ، مسکن، محل، محفل، مجلس، سماج، آڑ، روک، کوشش، فکر

آسُرَٹ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(سنسکرت میں آسری، آسری بھوت)
۱۔ مفت خورہ
۲۔ تابع، خدمت گار، پیرو
۳۔ برہمن جو رسومِ شادی کی ادائیگی میں مدد دے

آسُرَ۔ اسُرَ
سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۱۔ شیطان، دیو، بھوت
۲۔ شیاطین کی اولاد

آشرَم ۔ آشْرَم
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ا۔ رہنے کا مقام، جگہ
۲۔ ہندوؤں کا ایک مذہبی حلقہ یا سلسلہ جس کے چار درجے ہیں
ا۔ برہم چاری، جو اپنے آپ کو خدا پرستی کے لیے وقف کر دے، جسمانی و دنیوی تعلقات و لذات سے اجتناب کرے
۲۔ گرہی یا گرہستی، جو دنیا دار کی طرح زندگی بسر کرے، علائق دنیوی میں مصروف۔
۳۔ وانپرستھ، جو اپنے اہل خاندان کے ساتھ دنیا کو ترک کر کے جنگلوں میں عبادت و ریاضت میں وقت گزارے۔
۴۔ بھکشو یا بھچھو یا سنیاسی، جو خیر خیرات پر زندگی گزارے۔
''اجی تم کون آسرم ہو؟''

آسُری
قدیم اردو، سنسکرت، اسم صفت

بدارواح سے متعلق، بھوت پریت سے متعلقہ
آسری مایا: بھوتوں کا دھوکہ دینا۔ آسیب کی فریب دہی

آسکَت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(سکت: کر سکنا: آ: شک کا نفی)
سستی، کاہلی، پڑیل پن، نکما پن، ناکارہ، بے عملی
''ہاتھ کی آسکت منہ میں مونچھ''
۲۔ اونگھ، غنودگی، خواب آلودگی

(۲۶) چھبیس

۳۔ ٹال مٹول، لیت ولعل، حیلہ حوالہ

آسکتانا: (فعل) اُسکتانا، اُسکتیانا، الکسانا، آلکس آنا

۱۔ کام ٹالنا، جی چرانا، کام چوری کرنا، حرام خوری کرنا، وقت ضائع کرنا، کام نہ کرنا، ہنس دن کھانا کام کو اُسکتانا، (پوربی محاورہ)

آسکَتی: (مذکر)، اسم، اسکتی، آلکسی، آلکسیا

کاہل سست

۱۔ آسکتی گرا کنویں میں، کہا ابھی کون اٹھے! (کہاوت)

۲۔ رام نام کو آسکتی بھوجن کو تیار

آسکتی: (صفت) گڑھوال میں اُلجھی

آسکتی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

تعلق خاطر، لگاؤ، کشش، انہماک

آسمان
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ آسمان جھانکنا: مرغ بازوں کی اصطلاح میں مرغ کا کھاپی کر تیار و مست ہونا اور لڑائی کے لیے تیار ہو کر آسمان کی طرف دیکھنا۔

طنزاً یا مزاحاً کسی طاقتور و مغرور شخص کے لیے بھی کہہ دیتے ہیں۔

۲۔ آسمان میں تھیگلی لگانا: عیاری، چالاکی، مکاری کا کام کرنا، دشوار ناممکن کام کرنا

اس عورت کے لیے بھی کہتے ہیں جو جوڑ توڑ والی اور
بدمعاشی کے کام میں چالاک ہو
۳۔ آسمان کھونچا: پلیٹس نے لکھا ہے کہ کوئی چیز جو بہت
ارفع یا بلند ہو جیسے بانس اور آدمی
بہت لمبے نیچے کا حقہ۔ پہلے دستور تھا کہ جو لوگ
بلند مقام پر بیٹھتے تھے یا ہاتھیوں پر سوار ہوتے تھے میلوں
ٹھیلوں میں انھیں پلانے کے لیے بہت لمبے نیچے کا حقہ ہوتا
تھا۔ اسی سبب سے مزاحاً لمبے آدمی کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

☆ یہ صریحاً غلط ہے، بہت لمبے آدمی کو مزاحاً آسمان کھونچا کہتے ہیں اس کا کوئی تعلق ارفع ہونے سے نہیں۔

۴۔ آسمان کی چیل زمین کی اصیل: وہ چالاک عورت جو
ایک جگہ نہ ٹکے۔
۵۔ آسمان میں ڈوب جانا: کسی چیز کا اس قدر اونچا
ہو جانا کہ آسمان میں نظروں سے اوجھل ہو جائے جیسے
پتنگ یا کبوتر وغیرہ۔
۶۔ آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا: یہ مثل وہاں بولتے ہیں
جہاں ''زبردست کا ٹھینگا سر پر'' بولتے ہیں یعنی زبردست
کی طاقت کے سامنے کمزور کو اطاعت کے سوا چارہ نہ ہو۔
۷۔ آسمانی پلانا: بھنگ یا تاڑی پلا دینا۔ اس کے پینے
سے دماغ آسمان کی سیر کرنے لگتا ہے اس لیے اسے
آسمانی پلانا کہتے ہیں اسی کو فلک سیر بھی کہتے ہیں۔

۸۔ آسمانی آگ: محدب شیشہ میں سے سورج کی شعاعیں گزار کر ایک نقطہ پر مرکوز کرتے ہیں تو گرمی سے وہ جگہ جل اٹھتی ہے۔

لڑی جو آنکھ اس خورشید رو سے تو مجھے انشاؔء
ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشہ میں

انشاؔء[نوراللغات]

۹۔آسمانی تیر: آسمانی بلا، ناگہانی مصیبت، تیر آسمان کی طرف پھینکنا یعنی فضول اور بیہودہ کام کرنا۔

۱۰۔آسمانی فرمانی، (مؤنث،لفظاً آسمانی فرمان)
کثرت بارش یا خشک سالی کے سبب غیر متوقع اور ناگہانی طور پر فصلوں کا تباہ ہونا۔

پرانے زمانے میں معاہدے یا سر خط وغیرہ میں ایک شق رکھی جاتی تھی کہ اگر موسمی تباہ کاری یا سرکار کے نامناسب مطالبات کے سبب زمیندار کو نقصان ہو یا اخراجات میں اضافہ ہو تو رعیت کو اس کی تلافی کرنی پڑتی تھی۔اسے آسمانی فرمانی کہتے تھے۔

گڑھوال کے علاقے میں عدم ادائیگی لگان کی صورت میں تخمینی جرمانہ یا ترقی وغیرہ کو بھی آسمانی فرمانی کہتے ہیں۔

آسَن

اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(آسنی رآسنم: بیٹھنا)

ران، نشست، سادھ، طریقۂ مباشرت، ڈھنگ، بازار، خوانچہ، کرسی، تخت، وہ کپڑا جس پر بیٹھ کر پوجا پاٹ کرتے ہیں۔

۱۔ جوگیوں کا عبادت کے لیے بیٹھنا اس کے چوراسی طریقے ہیں

آسن برہ کا مار، بھبوت عشق کی چڑھا
مٹھ میں برہ کے مجھ کوں سناسی کیا، پیا

ولی

۲۔عورت سے مباشرت کے چھتیس انداز جوکوکھ شاستر میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۔آسن باندھنا(آسن میں باندھنا): مباشرت کے لیے مخصوص انداز پر آجانا

[ہنٹر ٹیلر]

کیا باندھا ہے آسن، میں تجھ اسوار کے صدقے

نظیر اکبر آبادی

رانوں سے دبانا، رانوں سے زور کرنا

۴۔آسن تلے آنا(آسن جمانا رآسن گانٹھنا رآسن لینا)

الف: مباشرت کے لیے مخصوص انداز پر آجانا

[نوراللغات رفیلن رشمس البیان فی مصطلحات ہندوستان۔ مخطوطہ بی ایم ۱۷۹۳ء]

ب:سواری میں آنا،گھوڑے پر جم کر بیٹھنا

''ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہیں آیا ہے''

۵۔آسن پہچاننا:گھوڑے کا اپنے سوار کی نشست پہچاننا

کرتا ہے مجھے ابلق ایام شوخیاں
پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کا
آتش

۶۔آسن جوڑنا(آسن سے آسن جوڑنا):زانو سے زانو ملا کر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھنا۔ جوگیوں کے طریقے سے بیٹھنا۔جیسے:''یہ فقیر تو خوب آسن جوڑ کے بیٹھا ہے۔''

۷۔آسن جلنا: ایک نشست سے بیٹھے بیٹھے زانوں یا ران میں جلن ہونا۔

کب تلک دھونی رمائے جوگیوں کی سی رہو
بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا
میرؔ[ہنٹرٹیلر ۱۸۰۸ء]

۸۔آسن ڈِگانا: جگہ سے اکھاڑ دینا، للچانا، ہوائے نفسانی پر آمادہ کرنا

''کر سولہ سنگھار آسن تپسی کے ڈگا دیں''

۹۔آسن ڈولنا: بزرگوں کا آمادہ امداد ہونا۔ بزرگوں کو روحانی طور پر علم ہو جانا کہ کوئی ان کی مدد کا طالب ہے

۱۰۔آسن لگانا: بستر لگانا، قیام کرنا، جم کر بیٹھ جانا

(۳۱) اکتیس

''باباجی یہیں آسن لگاؤ''

''ہم رگھوبیر سنگے جائب مائی۔ جہاں راجہ رام جی کے آسن لگے سیتا بنیاں ڈلائب مائی۔یعنی میں تو رگھوبیر کے ساتھ ہی جاؤں گی ماں۔ جہاں راجہ رام جی کا قیام ہوگا وہیں سیتا پنکھا ہلائے گی ماں (بھوجپوری بھجن)

فیلن

۱۱۔آسن مارنا (آسن مار کے بیٹھنا/آسن مار کر بیٹھنا) فقیروں کی طرح بیٹھنا، اس عزم کے ساتھ بیٹھنا کہ اب نہ اٹھیں گے

اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچہ میں
خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہیں آسن مارے

سودا

کونڈی کدکا لیا بغل میں، جائے سمندر پہ
آسن مارو

(بھجن)

یعنی (فقیر نے) کونڈی بھنگ گھونٹے کا ڈنڈا بغل میں دبایا اور سمندر پر جا ڈیرا جمایا)

آسن

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(سنسکرت آشونِ)

ہندی جنتری کا چھٹا مہینہ جس وقت چاند پورا ہوتا ہے اور برج حمل میں ہوتا ہے۔

آسَن
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔کھانا، آذوقہ، غذا، خوراک
۲۔پیڑ جس پر ٹسر ریشم کا کیڑا پلتا ہے۔

آسن باسن
اردو، برج، مذکر، اسم مرکب

آسن: غذا، خوراک کھانا
باسن: برتن
۱۔برتن بھانڈے، سامان

آسن پاٹی

بیٹھنے کا کپڑا

آسَو
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

شرابِ نیشکر سے تیار کی ہوئی شراب

آسواد (آسُواَدن)

مزہ، ذائقہ، چاٹ، رس، چسکا

آسیب
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔جن، بھوت، سایہ
۲۔صدمہ، تکلیف، چوٹ
فقرہ: اتنے اونچے سے گرا پر کچھ آسیب نہ آیا
۳۔ڈر، خوف، اندیشہ
جیسے کسی بات کا آسیب نہیں بے کھٹکے چلے جاؤ
۴۔آسیب پہنچانا: آزار پہنچانا، صدمہ پہنچانا

پابوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہنچائے
شانہ بھی نہ آجائے کہیں موئے کمر تک
نسیم

آسیر واد (بادِ) ر آسیر وَچَن (بَچَن)	دعائے خیر
آسوج (آسون رآسن رآسوس)	ہندی سال کا چھٹا مہینہ، کنوار، جو ۱۵ ر ستمبر سے ۱۴ ر اکتوبر تک ہے۔
آسیش	دعا، سلام کا جواب جو اعلیٰ کی طرف سے ادنیٰ کو ہو
آش	جلدی سے، تیزی سے، فوراً
آش (آشاَ)	آس، بھروسہ، امید، توقع، اعتبار، سہارا، بچاؤ، خواہش، چاہ، آرزو، آسرا، ست، تکیہ، حمل، آل اولاد، وہ آواز جس سے گویے کو ساتھ والے سہارا دیتے ہیں خواہ آواز سے ہو یا ساز سے۔
آش اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم	اس کا سنسکرت آش سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ قدیم ژند سے جدید فارسی میں آیا ہے۔☆ ا۔شوربا، پتلا حریرہ، پتلی غذا ۲۔گیہوں جو گوشت ملا کر پتلی غذا پکاتے ہیں آش پانا: چکنا کھانا، عمدہ غذا پانا تازی مار کھائے، ترکی آش پائے آش پکانا: ''کنایہ از آنست کہ برائے آزار کے مقدمہ

☆ فیلن (۱۸۷۹ء) پلیٹس (۱۸۸۴ء) نے سنسکرت ہی سے ماخوذ بتایا ہے اسی کو دیکھ کر نور اللغات نے بھی سنسکرت لکھا حالانکہ ۱۸۰۸ء میں ہنٹر ٹیلر نے اسے صرف فارسی لکھا اور سنسکرت کا حوالہ نہیں دیا۔ اسے سنسکرت سے منسوب کرنا غلط ہے۔

سازند'' کسی کو ایذ ارسانی کا بہانہ ڈھونڈ نا، تکلیف پہنچانا، مارنا پیٹنا، پلیتھن نکالنا، امیر بخیل کو ہجو میں سودا نے کہا ہے:

مجکو باورچی یوں دھراتے ہیں
رہ تری آش کیا پکاتے ہیں

اردو کی طرح فارسی میں بھی سازش کرنے، دشمنی نکالنے اور عداوت باندھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

کاسۂ خورشدی لیسیدن نمی آیدز من
گو فلک می پز زکیں ہر روز آش دیگرم
ظہوری

[بی ایم مخطوطہ شمس البیان فی المطلحات ہندوستان مولفہ مرزا جان طپش ۱۷۹۳ء]

آشرم — (دیکھیے آسرم)

آکاس (آکاش) — آسمان، فلک، خلا، فضا، ایتھر

آش دوانی (بانی) — غیبی آواز، ندائے ہاتف، الہام، القا، مکاشفہ، ریڈیو اسٹیشن کا نام

آکال — اکال، قحط

آکوت	ارادہ، مقصد، خواہش، آرزو
آگامی	آئندہ، آنے والا، مستقبل میں ہونے والا
آگہی	دل کو خود بخود اندرونی طور پر کسی بات کا پتہ چل جانا۔ القاء سا ہونا لیلیٰ کو اس کے آنے سے ہوتی تھی آگہی پھرتی ادھر اودھر تھی وہ حیلے کو ڈھونڈھتی نظیر اکبر آبادی
آگیا	اجازت، رخصت، حکم، فرمان، ارشاد، ہدایت، امر، فیصلہ، نصیحت، تعلیم
آل	بیوی کی سہیلی، نوجوان عورت، نازنیں، لمبی ہری پتی والی پیاز، ڈنٹھل، تری، رطوبت، نمی
آلا	طاقچہ، محراب، تر، نمناک، ہرا، کچا، گیلا
آلابالا	حیلہ حوالہ، چال، فریب
آلاپ	سُر کو چڑھانا، گانے کی ابتداء، راگ، سرود، آہنگ، بول چال، بات چیت، لین دین، راہ رسم، جماعت، طعن

آلاپنا — سُر ملانا، گانا، بے موقع بات چیت کرنا

آلتمغا
ترکی الاصل، اردو
مہرِ شاہی، فرمانِ شاہی کے ذریعہ عطا کردہ معافی کی دوامی زمین، مسافروں پر عائد کردہ محصول
ان کے بزرگوں کے نام چند گاؤں دربارِ شاہی سے آلتمغا معاف تھے۔
محمد حسین آزاد [آبِ حیات، تذکرہ شاہ نصیر]

آلَسی — سست، کاہل، خواب آلود، کمزور

آلَکَس — سست، کاہل، مجہول

آلَکَسی — سستی، کاہلی

آلَنگ — شہوت، چُل (شہوانی)

آلَنگَن — پیار سے گلے ملنا، بغل گیر ہونا، عورت مرد کا ہم آغوش ہونا
گیر ہونا، عورنا

آلول — حرکت، جنبش، چنچل پن

آلہا — خرافات، بے سروپا قصہ

آلی برج،مؤنث،اسم	۱۔ سہیلی، سکھی ۲۔ بھونرا، بڑا مکھا
آلیپ	لیپ، مرہم، ضماد
آم	ایک قسم کی بیماری، بدہضمی، چوٹ، فرج، ترکی میں چوت کو آم کہتے ہیں اور سنسکرت میں آم کو چوت کہتے ہیں۔
آمَرَس (امَرَس)	آم کا شیرہ
آملا (آوَلا)	انولا، آملج
آنٹ اردو،مؤنث،اسم	۱۔ سونے چاندی کو پرکھنے کے لیے جو لکیر ڈالتے ہیں اسے آنٹ کہتے ہیں۔ ۲۔ دشمنی، خصومت، مخالفت ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اس کی آنٹ مل رہی ہے اُچکوں سے بھی سانٹ سوداؔ [کتوال کی ہجو] سانٹ آنٹ: سازش، ملی بھگت
آنچی اردو،کھڑی بولی،مذکر،اسم	آنچل، پلو، سرا رومال یا کسی کپڑے کا سرا اور کنارا

پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں: یہ گوارا ہے کہ دیدے پھوٹ جائیں مگر دکھتی آنکھوں پر ہر وقت رومال یا کوئی اور کپڑا رکھنا گوارا نہیں۔ یہ محاورہ ایسے وقت بولتے ہیں جب آدمی کاہلی یا حماقت کے سبب معمولی احتیاط کرنے کو تیار نہ ہو اور بڑی تکلیف بھگتنے پر آمادہ ہو جائے۔

ایسے دیکھے ہیں اندھے لوگ کہیں
پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں
میرؔ [دیوان ششم]

آنچل
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

(مختلف اشکال، انچل، انچلا، انچرا، آنچرا، اچرا، اچلا)
۱۔ پلو
۲۔ مجازاً سینہ، چھاتی، پستان

کیا وقت تھا وہ ہم تھے جب دودھ کے چٹورے
ہر آن آنچلوں کے معمور تھے کٹورے
نظیرؔ

۳۔ آنچل پکنا: عورت کی چھاتی میں زخم ہو جانا، پکنا
۴۔ آنچل پھاڑنا: ایک ٹوٹکا بانجھ عورت اگر اولاد والی عورت کا پلو پھاڑے یا جلا کر کھائے تو صاحب اولاد ہو جائے، مگر جس کا آنچل پھاڑا جائے اس کے لیے شگونِ بد ہے۔

۵۔آنچل دبانا: بچے کا دودھ پینا
۷۔آنچل دینا: بچے کے منہ میں چھاتی دینا
آنچل ڈالنا: سر ڈھکنا
۷۔آنچل ڈالینا: دامن چھونا، ہندوؤں میں مہمان کا دامن چھونا اس کی تکریم و تعظیم کی علامت ہے۔
۹۔سر پر آنچل ڈالنا: شادی کی ایک رسم۔نکاح کے بعد جب دولہا دولہن کے گھر میں جاتا ہے تو دولہا کی بہنیں اس کے سر پر آنچل ڈال کر لے جاتی ہیں اور نیگ طلب کرتی ہیں جو آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں۔

ماں جاتی ہوں میں ڈالوں گی آنچل ہے میرا کام
جوتا چھپا کے نیگ لیں دولہا کی سالیاں
جان صاحب

آنڈ — فوطہ، خصیہ، خایہ، بیضہ

آنکھ آنی — آنکھیں دکھنی، آنکھوں میں سرخی ورم، تکلیف

عشق نے ایذائیں ہیں دکھلائیاں
رہ گئے آنسو تو آنکھیں آئیاں
میر

آنکھوں میں گھر کرنا
اردو محاورہ

۱۔دل پذیر ہونا، محبوب ہونا، مقبول ہونا
۲۔اپنی غلط رائے پر اصرار کرنا۔خودراپاپن

(۴۰) چالیس

کہتے ہیں گھر تری آنکھوں میں نہیں میں نے کیا
کون مکراوے تمہیں آنکھوں میں گھر کرتے ہو
مرزا جان طپش
[شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان ۱۷۹۳ء مخطوطہ بی ایم]

آنکھیں دیکھنا	۱۔صحبت اٹھانا، تربیت پانا ۲۔مزاج داں ہونا ۳۔پہچان اور پرکھ رکھنا نرگس کو دیکھ کر وہ ہرگز نہ ہوگا بے خود دیکھی ہیں جن نے تیری یہ پرخمار آنکھیں میر شیر علی افسوس [شمس البیان (۱۷۹۳ء) مخطوطہ بی۔ایم]
آنکھیں موندنا	آنکھیں بند کرنا، بے جھجک اور بے حجاب ہوکر کوئی کام کرنا غیروں کو جان خواب میں غفلت کے ڈال کر اک رات آ کے سو رہو ہم پاس آنکھ موند میر سجاد [شمس البیان (۱۷۹۳ء) مخطوطہ، بی ایم]
آنند	خوشی، سکھ، چین، تسکین، کیف، سرور سرمدی، سرور بالذات
آواگن (آواگون)	آنا جانا، تناسخ، مرکر پھر پیدا ہونا

آؤبھاؤ	عزت، توقیر
آؤبھگت (بھگت)	خاطر، تواضع، تعظیم وتکریم، پاسداری
آئینہ بند (آئینہ بندی) اردو، مرکب فارسی	آرائش کے لیے ٹٹیوں میں جابجا بڑے بڑے آئینے لگائے جاتے ہیں۔ کریں شہر کو مل کے آئینہ بند سواری کا ہو لطف جس سے دو چند میرحسن [سحرالبیان]

ا

اب اب کر کے
اردو محاورہ

حال ہی میں، کچھ ہی دن پہلے، تھوڑے دن ہوئے
''پہلے تو چھری کٹاری تھیں اب اب کر کے دوست بنی ہیں''۔
[فیلن ۱۸۷۹ء]

اُبا کنا
اردو فعل

قے کرنا

اب تب کرنا/ہونا
اردو

اب تب کرنا: دیر کرنا، تاخیر کرنا، ٹال مٹول کرنا
''دیتے ہو نہ دلاتے ہو یونہی اب تب کرتے ہو''
[فیلن]
اب تب ہونا: مریض کی حالت غیر ہونا، قریبِ مرگ ہونا۔ جاں بہ لب
''وہ اب تب ہو رہا ہے کوئی دم میں ہو چکے گا''۔
[فیلن]

اَبتُوڑی

اس لفظ کی مندرجہ ذیل شکلیں مختلف علاقوں میں رائج ہیں: ابھی تک، اب تلک، اب تلنگ، اب لو، اب لگ، اَب لوں، اِب لوں، اب تیں، اب تو لی، اب توں ہی، اب تو ہیں، اب تاں ئیں، اب تو ئیں اب

(۴۳) تینتالیس

تک، اس وقت تک، ایک لحہ تک، آج تک، اب
[منشی سید حسین، کورٹ مارشل: تعلیم الاخبار پریس
مدراس ۱۸۵۳ء، ص ۲۵]

اُبٹَن
اردو (پراکرت اور سنسکرت)
اُبٹنا (لکھنؤ)

(پراکرت: اُبٹّنم، جسم کی مالش کرنا)
(سنسکرت: اُدْ وَرْتنم، جسم کو رگڑ کر صاف کرنا)
ابٹن ملنا: شادی سے پہلے دولہن اور دولہا کے جسم پر ابٹن ملا جاتا ہے۔ اس کا مقصد جسم کو صاف کرنے، کھال کو چکنا، نرم اور خوشبودار بنانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جسم کے مسامات وقتی طور پر بند ہو جائیں تا کہ جسم کے اندر فطری گرمی بڑھے اور مباشرت و مجامعت کی لذت میں اضافہ ہو۔
لکھنؤ میں ابٹنا کہتے ہیں۔

اَبْج
سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(اپ: پانی جہ: پیدا شدہ)
کنول، چاند، دس کھرب

ابدھوت
سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اُو: (سنسکرت) علیحدہ، الگ، بغیر
دھوت: (سنسکرت) دور کیا ہوا
علایق دنیوی سے بے تعلق، فقیر، شیو کی پوجا کرنے والا جوگی جو ظواہر سے بے نیاز ہو کر خدا سے تعلق پیدا

کرتا ہے اور منشیات استعمال کرتا ہے، کیوں کہ شیو
(مہادیو) کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے۔
گیت، بھنگ پیئے، موج کرے بنا رہے ابدھوت

اُبراسبْرا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم
اسم صفت

(سنسکرت، وِرت: مادہ)
بچا کھچا، باقی ماندہ، پس خوردہ، جو کچھ باقی رہ جائے
فقرہ: کچھ اُبراسُبر ابھات ہوتو فقیر کو دے دیں۔

اُبَرَن

جواہرات، زیور، گہنا
نکلے ہے جواہر کے کوئی پہن کے ابرن

نظیر اکبر آبادی

اَبڑ دھبڑ
اردو، اسم صفت

۱۔ بھدا، بدسلیقہ، بھونڈا
۲۔ بے سرا، بے تال، بے وقت
فقرہ: باجا ابڑ دھبڑ بج رہا ہے۔

اَبَسَن
اردو، سنسکرت الاصل، صفت

ننگا، برہنہ، بغیر کپڑوں کے

اُبَسنَا
اردو

دیکھیے اپسنا

(۴۵) پینتالیس

اَبکیشی
سنسکرت الاصل

اَو: بلا، بغیر
کیش: بال
بے بار آور، بنجر، بانجھ، بے پھل کا درخت
جس کے تولید و تناسل کے اعضاء یا صلاحیت میں خامی ہو۔

اَبلا

(پہلا الف نفی کا آخری الف تانیث کا)
کمزور مجازاً عورت

اُبلتی چاٹتا ہے
محاورہ اردو

بڑا متکبر خود رائے ہے
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اَبلَقَا
اردو، عربی الاصل

مینا کی قسم کی چڑیا

اُبل گیا
محاورہ اردو

تکبر کیا، ہستی سے باہر ہوگیا اور تالاب سے پانی بہ نکلا۔ اور پانی پک کر گرم ہو کر برتن سے باہر آ گیا
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

ابوجھا

پہلا الف نفی کا
سمجھ سے باہر، نا قابلِ فہم

اُبھارنا
اردو فعل
کسی ظرف کو اتنا بھرنا کہ چھلکنے لگے

اُبھاڑنا (اُبھارنا)
اردو
۱۔ بے جانا، اچک لے جانا، چرالینا، غائب کر دینا، چپکے سے قبضہ لینا۔
۲۔ اغوا کر لے جانا: اس رنڈی کو کوئی ابھار لے گیا
۳۔ ورغلانا، بہلانا پھلانا:
کسی صورت ابھار کر لاؤ، میرے گھر تک سوار کر لاؤ
۴۔ اُکسانا، شہہ دینا، داؤں پر چڑھانا، فقرہ: ایک کو لڑا کر پیٹ نہیں بھرا اب دوسری کو ابھارتی ہو!

اَبھاگا (اَبھاگی/اَبھاگیہ)
(پہلا الف نفی کا)
بدقسمت، بدنصیب، کم بخت

اُبھاؤ
سنسکرت الاصل، اسم وصفت
ہندی: فقدان
فقدان، کمی، عدم، عدم وجود
''راجہ کے گھر میں کیا موتیوں کا ابھاؤ''۔

اَبھپرائے
سنسکرت الاصل، اسم
جذبہ، رائے، ارادہ، نیت، خواہش

اُبھرانا
اردو فعل
دیکھیے ابھارنا

اُبھر نا
اردو فعل

ابھرنا کی جنس میں مندرجہ ذیل افعال شامل ہیں جو مختلف علاقوں میں رائج ہیں۔

اُگنا / اُبنا: زمین سے اوپر نکلنا پودوں کا۔ اُبجنا: کونپل پھوٹنا / اُپڑنا: اکھڑنا جڑ سے۔ اُلہڑنا: ایک سمت جھکنا۔ اُسننا: اُبلنا، اُگٹنا۔ اُکسنا: ہلنا حرکت کرنا۔ اُچھلنا: پانی کا دھار سے بہنا۔ اُلٹرنا / اُتھلنا: الٹ جانا۔ اُگھڑنا: پردہ ہٹ جانا۔ اُبھپانا (پوربی): پھرنا، منہ پھیرنا۔ اُکلانا: بےکل ہونا۔ اُدھیلنا: عشوہ طرازی کرنا۔

۱۔ اکسانا، شہہ دینا، داؤں پر چڑھانا۔

''ایک کو لڑا کر پیٹ نہیں بھرا اب دوسری کو ابھارتی ہو''۔

۲۔ جنسی بیداری پیدا ہونا۔

مرد کا ہاتھ پھرا اور عورت ابھری۔

جنسی خواہش کی زیادتی۔

بر جو نہیں ملتا اس کو، تو ابھری ابھری پھرتی ہے۔

۳۔ سنبھل جانا، بیماری سے ابھار لینا

۴۔ بھاگنا، اڑنچھو ہونا۔

''دیکھو ابھرے اور پڑی''، یعنی بھاگنے کا ارادہ کیا اور جوتے پڑے۔

۵۔ رخصت ہونا، دفعان ہونا

''ابھرو کب تک بیٹھے رہو گے''؟

ابھارنا: چپکے سے اٹھا لے جانا، غائب کر دینا، اچک

لے جانا، اغوا کر کے لے جانا۔
اس کو کوئی ابھار لے گیا ورغلانا، پھسلانا، شوق کا شعر ہے۔

کسی صورت ابھار کر لاؤ
میرے گھر تک سوار کر لاؤ

ابھسارِکا
سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم صفت

سنسکرت مادہ سر: جانا
وقت و مقامِ معینہ پر مرد کے ساتھ جانے والی عورت خواہ وہ مرد شوہر ہو یا آشنا، بدچلن عورت

اَبھَکت
سنسکرت الاصل ،مذکر، اسم، صفت

بے تعلق، غیر متعلق، بے التفاتی، بے پروائی، بدعقیدہ، بے ارادت، بداعتقاد، ایمان نہ رکھنے والا، منکر

ابھی ہاتھ منہ پر سے نہیں اترے
محاورہ، اردو

ابھی عروسِ نوکتخدا ہے، حیا شرم کے دن ہیں۔ ابھی کاروبار کے دن نہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اُبھیانا
قدیم اردو، سنسکرت الاصل فعل

سنسکرت مادہ بھرِ: لے جانا، اٹھ آنا
۱۔ پھول جانا، متورم ہو جانا
۲۔ کلیجہ منہ کو آنا

نہیں کہوہت بندھو، کا سے کہو پیڑ
اُبھی اُبھی آوے جیارا بھاگتا شریر

ترجمہ: کوئی بھائی بند قریب نہیں کس سے دکھ درد کہوں
جی منہ کو آتا ہے اور جسم ہے کہ بھاگا جاتا ہے
[فیلن]

اِبی
اردو
گلی ڈنڈا کھیلنے میں جب گلی کو اچھال کر ڈنڈے پر روکتے ہیں تو ضربِ اول کو اِبی اور دوسری کو ڈُبی کہتے ہیں
[نور]

اَپار
قدیم اردو، صفت
۱۔ بے کراں، بے حد، زیادہ
۲۔ شدید، تیز، سخت

ماگھ ماس میں ہے سکھی سردی پڑے اپار
ٹھنڈی پَوَن پُروا چلے کھنڈے کی سی دھار

اُپاڑنا
اردو سنسکرت الاصل
گڑھوال اُپیانا میں بولتے ہیں
اکھاڑنا، جڑ سے اکھاڑنا، تہس نہس کرنا
''جھانٹ کے اپاڑے مردہ نہیں ہلکا ہوتا''
محاورہ [فیلن]

اُپاَدھیائے
استاد، معلم، پڑھانے والا، مرشد، گرو، برہمنوں کی ایک ذات

اُپاس اردو سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	روزہ، فاقہ، برت ''رات پڑے اُپاسی دن کھوجے باسی'' (پوربی محاورہ) رات کو فاقہ سے رہ رہے، دن کو باسی کھانا ڈھونڈے
اُپاسا سنسکرت الاصل، اسم، صفت، مؤنث، مذکر	مذکر۔اسمِ صفت: بھوکا، روزہ دار، فاقہ مست مؤنث۔اسم: مراقبہ، عبادت، خدمت
اُپاسک (اُپاسی)	خادم، پرستش کرنے والا، روزہ رکھنے والا، عبادت گزار غلام، ملازم
اُپاسَن	عبادت گزاری، نوکری
اُپَپَتی سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	داشتہ رکھنے والا مرد
اَپَنگ اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت	مفلوج، اپاہج، جس کے ہاتھ پاؤں کام نہ کرتے ہوں۔

اُپٹنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

چھلکنا، کناروں سے باہر نکل جانا، ضائع ہو جانا، حد سے باہر چلے جانا، لے جایا جانا۔
محاورہ: اپٹ جانا۔

اُپٹھنا
سنسکرت الاصل، فعل

تھکنا، کسی کام سے اکتا جانا، بیزار ہو جانا۔

اپَج (اُپجَنا)
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اُپ+جن: ابھرنا، اوپر آنا)
ا۔ پیداوار، قوت خیال، گانا، امتیاز، نئی بات پیدا کرنے کا مادہ، ایجاد، اگنا، نئی بات، نئی تان
۲۔ پیدا ہونا: ''بویا گیہوں اُپجا جو'' یعنی نیکی کے بدلے بدی
۳۔ پیدا ہونا بمعنی ولادت یا رکھنا: ''بوڑا بنس کبیر کا، کی اُپجا کمال''۔ یعنی کبیر کی نسل تباہ جس میں کمال پوت پیدا ہوا۔ اس دوہے میں لفظ کمال میں ابہام ہے۔ مشہور ہے کہ کبیر کے لڑکے کا نام کمال تھا جو کبیر کے دوہوں کے رد میں دوہے کہا کرتا تھا۔ فیلن نے یہ مثال دی ہے، کبیر:

کہے کبیر دوناوے چڑھیے
ایک بوڑے تو ایک رہیے

کمال نے جواباً کہا:

کہے کمال دو ناؤ نہ چڑھیے
پھاٹے گانٹر، اتان ہو پڑیے

۴۔ پھلنا پھولنا، فروغ پانا

میرو جوبنا کا کھیت اٹھو لہرائے،

بن جوتے بوئے؍ دیکھو کھیت ہے اُپجو
اور کھیت میں مارو جوبن کیسو لہرائے
(گیت)

اُپج (اُوپج)

اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

تان، بول، لے، سر کو ملا کر گانے والے جو نئی چیز پیدا کرتے ہیں وہ اپج ہے۔

لگے لینے اپچیں خوشی سے نئی
اڑانا لگا بجنے اور سگھڑئی

میر حسن [مثنوی سحرالبیان]

اَسوار

سوار، گھوڑ چڑھا

اپجس

سنسکرت الاصل، اسم،

بدنامی، بے عزتی، رسوائی

اپجسی (صفت)

أپدیش — تعلیم، نصیحت، صلاح، تلقین

اُپدیشک — ناصح، مرشد، تعلیم دینے والا۔

اَمپر اَجِتا
ہندی، مؤنث، اسم
ایک بیل جسے کوا ٹھینٹی اور کویل بھی کہتے ہیں
(Clitoria Ternatea)[پلیٹس]

اپروش
سنسکرت
(الف نفی کا)
نامرد، زنخا، ہیجڑا

اَپَرَم پار
سنسکرت الاصل، اسم صفت
سنسکرت، پر
اَ: نفی
پرم: زیادہ، بہت
پار: حد، حدود، سمت مخالف
لامحدود، بے نہایت، بیکراں

اَپسَرا (آپسَرا) — جنت کی رقاصہ، حور، بے حد حسین عورت

اَپسمار
اردو۔ سنسکرت الاصل، اسم
(سمر: خواہش، ارادہ، ذہن، یادداشت
اپ: بمعنی نفی سمرن: حواس، یادداشت، حافظہ)
مرگی کی بیماری، مرض جس میں دورے پڑتے ہیں۔

اُپَسنَا
اردو۔سنسکرت الاصل،فعل

مغربی اضلاع میں بُسنا، اُبَسنا، اونسنا، بھوجپوری میں اوراجانا
۱۔ سڑ جانا، خراب ہونا، اشیائے خوردنی کا بدبودار ہو جانا، پھپھوندی لگ جانا
۲۔ پریشان ہوجانا
''ہم تو دھرے دھرے اُبس گئے۔''

اُپکار
سنسکرت الاصل
اصل میں ''پ'' متحرک

مدد، حفاظت، فائدہ، ظلِ عاطفت، نصرت، تائید

اَپ گت
ہندی، مذکر اسم

ہندو جو تشدد آمیز طور پر موت کا شکار ہوا ہو اور اس کے مذہبی طور پر آخری رسوم ادا نہ ہو سکے ہوں۔

اُپلا
اردو، اسم

مختلف علاقوں میں مندرجہ ذیل شکلیں رائج ہیں: اُپرا، گوسا، گوہا، کنڈا گوئٹھا، اوپلا
گائے کے گوبر کی ٹکیہ بنا کر سکھاتے ہیں جسے بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔
اُپلاسی پھولنا:
۱۔ فرج کا سوجنا، پہلی ہی رات اپلاسی پھول گئی۔
۲۔ شدت کی جنسی خواہش ہونا،
اپلاسی پھول رہی داب جائے کوئی۔

[فیلن]

اپنا شجرہ قلّہ سنبھالو
محاورہ،اردو

''یعنی اب میں آپ سے جدا ہوتا ہوں۔ جب انسان کسی درویش سے کسی خاندان میں بیعت کرتا ہے تو پیر اوس خاندان کا شجرہ اوس کو دیتا ہے اور اگر مرتبۂ خلافت دیتا ہے تو ٹوپی بھی مرحمت ہوتی ہے۔ جب مرید پیر سے خفا ہوتا ہے تو اپنی بے تعلقی کے اظہار میں یہ کہتا ہے۔ دراصل کلاہ تھا جس کا مخفف کلہ کثرت استعمال سے کاف، عربی قاف سے بدلا اور لام مشدد ہوگیا۔''

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اپنے بھاویں
محاورہ قلعۂ معلیٰ

اپنے نزدیک، اپنی دانست میں

میری کچھ بھی نہیں پرواہ کٹم ہوا ہے یوں ہی تباہ
آنکھ موند لیتی ہوں میں میرے بھاویں کچھ ہی ہو

میر نثار علی شہرت دہلوی، شاگرد مومن دہلوی

[عبیر ہندی]

اپنے دلوں سے

(دیکھیے دلوں سے)

اپنیوں پر آ گیا
محاورہ اردو

یعنی ضد چڑھ گئی، ہرگز نہ مانا

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اُپھَڑ انا / اُپھَڑ جانا / اُپھَڑ نا
اردو سنسکرت الاصل، فعل

۱۔ ریاح سے پیٹ کا پھول جانا
۲۔ اتنا کھانا یا کھلانا کہ پیٹ پھول جائے
۳۔ چھک جانا، سیر ہو جانا
۴۔ کسی کو جی بھر کے مال یا روپیہ دے دینا
۵۔ مال یا روپیہ پا کر مغرور ہو جانا، نخوت و غرور سے بھری ہوئی چال
۶۔ پھل کا درخت میں لگے ہوئے ضرورت سے زیادہ پک جانا۔ جس طرح آم زیادہ عرصہ تک درخت میں لگے رہنے پر اُپھڑ جاتا ہے۔

نکلا پڑے ہے جامے سے کچھ ان دنوں رقیب
تھوڑے سے دم دلاسے میں کتنا اپھر چلا
مرزا رفیع سودا

اُپَہَرَن / اُپَہَرَ نا
سنسکرت الاصل

لوٹ مار، زبردستی لے جانا
چوری، ڈاکا، لوٹ مار

اُپھنا
اردو، فعل

مادہ (پھن، سنسکرت) جھاگ
۱۔ ابلنا۔ جھاگ پیدا ہو جانا۔ پھین جھاگ پیدا ہونا جیسا دودھ ابلنے پر ہوتا ہے۔
۲۔ سڑ جانا، گرمی سے دہی اپھن گیا

۳۔ غصہ میں آنا، اپھنی ہوئی پڑی ہے (عورتوں کا محاورہ)
یہ لڑکا سدا ہنڈیا سا اپھنتا رہتا ہے۔

اَپھنڈا
سنسکرت الاصل، اسم، صفت
مغرور، خودرائے، ضدی، برخود غلط

اُپی
اردو، برج، اسم صفت
چمکدار، تیز، سان پر چڑھی ہوئی تلوار

اتار
قدیم اردو، صفت
کم درجہ، کم رتبہ، ادنی، حقیر
سنگاروں میں وہ سب سے گو ہے اتار
یہ کہتے ہیں چوٹی کا اس کو سنگار
[مثنوی میر حسن]

اُتارا
اردو برج، مذکر، اسم
۱۔ صدقہ، نذر، بھوت پریت اتارنے کے لیے چاول، دال، پھول و دیگر اشیاء جو آسیب زدہ کے چاروں طرف گھما کر چوراہے پر رکھ دی جاتی ہیں۔
۲۔ دریا کا گھاٹ، کنارہ جہاں مسافر چڑھتے اترتے ہیں۔
۳۔ خراج۔
۴۔ جان نثاری، زمین جو حکومت بطورِ خوشنودی کسی کو معمولی کرائے پر دے دے۔

اتارے کا جھونپڑا: سرائے جہاں پر آتا جاتا مسافر ٹک
سکے، مجازاً دنیا، جسم انسانی

بہ تن جو ہے ہر اک کے اتارے کا جھونپڑا
اس سے ہے اب بھی سب کے سہارے کا جھونپڑا
نظیراکبرآبادی

اُترنا
اردو، فعل

محاورے اور روز مرہ میں اس کے بے شمار مستعمل
معنوں کے سوا یہ بھی ہیں:

ا۔ بے مزہ ہو جانا، اصل مزہ کھو دینا
''اچار اتر گیا''
۲۔ غائب ہونا، ختم ہونا۔
''گھٹا اتر گئی''
۳۔ مرجانا
''گود کا بچہ اتر گیا''
۴۔ کسی چیز کا تہیہ کرنا، ارادہ کرنا، کام کو کرنا
''گالیوں پہ اترا''
چھوری پہ اترا
۵۔ مہمان یا کرایہ دار اترنا: حاملہ ہونا
۶۔ اتارو بیٹھنا: آمادہ وتیار
''لڑنے پر اتارو بیٹھی ہے''

اُترنا سے اتارنا، اس کے بہت سے معنی ہیں۔ بعض

فحش محاوروں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ا۔اتارنا: بےعزت کرنا بمعنی پگڑی اتارنا

کنجری کی چھوکری کو جو دیکھ میں نے چھینکا،
وہ جھنجھنا کے بولی ''سرکی اتارلوں گی''

چھینکا: چھینکنا اور برتن لٹکانے کا لٹ۔جھنجھنا: کھلونا اور جھنجھلانا

سرکی: سرکی پگڑی، مہین سینٹھوں کی بنی ہوئی

۲۔شرمندہ کرنا

''دو فقروں میں منہ اتار دیا''

۳۔کھٹل کرنا چاقو کی دھار اتار دی۔

۴۔طوائف کا متعدد مردوں سے مجامعت کرانا: ایک رنڈی اور چار ڈھینگ اتارے!

۵۔مجامعت کرانا:

دھوبن کی چھوکری نے جا گھاٹ پر اتارا
ایسی کری ہے کندی کلپے ہے جی ہمارا

(اتارا: مجامعت کرنا اور کپڑوں کی لادی رکھنا۔کندی کرنا: اچھی طرح ہاتھاپائی کرنا اور کپڑے دھونے کے لیے مارنا: کلپے ہے، تڑپے ہے اور کلپ یا کلف)

۶۔کثرتِ مجامعت سے صحت تباہ کرنا: اس عورت نے سینکڑوں کو مار اتارا۔

اتارے ہونا
اردو محاورہ

مستعد ہونا، آمادہ ہونا، کسی کام یا شخص یا بات کے پیچھے پڑ جانا، جان کی بازی لگانا، کسی کام کے پیچھے جانفشانی سے پڑ جانا۔
یہ محاورہ فوج سے لیا گیا ہے جس میں گھڑ سوار دستے میدان میں اپنے گھوڑوں سے اتر کر پیدل اس عزم کے ساتھ لڑتے ہیں کہ آیا جاں دے دیں گے یا فتح یاب ہوں گے

اُتاوَل
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(مادہ: تَوَر)
اس کی مختلف شکلیں رائج ہیں۔ (پوربی) اُتاوَلا۔ اُتاوَلی (مغربی اضلاع کی دیہاتی) تاوَلی، تاوَلی۔ مغربی اضلاع میں تاوَل
۱۔ عجلت، جلدی، بے چینی، بے صبری
۲۔ اُتاول کرنا: جلدی کرنا
فقرہ: چھورا تاوَلی آیَو۔ دودھ کا بیلا آیو۔ (دیہاتی)
(لڑکے جلدی آنا۔ دودھ دوہنے کی باری ہے)
ا۔ اُتاوَلا: جلد باز، اُتاوَلا سو باوَلا، دھیرا سو گھمبیرا (پوربی)

اُتَر پھالُگنی
ہندی، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

منازل قمر میں سے بارہویں منزل۔ دو ستارے جو بستر کی شکل میں بنائے جاتے ہیں۔

اُتر نگ (اتر نگا)
اردو، اصطلاح نجاری، مؤنث، اسم

دروازے کی چوکھٹ کی اوپری لکڑی

اِتفاق
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

عام و معلوم معنی کے علاوہ چند کم مستعمل معنی:

ا۔ معاملات، واقعات، حادثات

''سفر میں کیا کیا اتفاق ہوئے۔''

۲۔ موقع ہونا، حالات سازگار ہونا۔

''اتفاق بنا تو آئیں گے۔''

۳۔ واقع ہونا، معاملہ پڑنا، درپیش ہونا۔

''جیسا اتفاق پڑے گا دیکھا جائے گا۔''

۴۔ ہمدلی، دوستی موافقت ہونا۔

''ان دونوں میں نہایت اتفاق ہے۔''

اَتکا
اردو، اسم، صفت

(سنسکرت میں اتکا ہے، اَتی: بہت، زیادہ)

زیادہ، بہت زیادہ، نامناسب طور پر زیادہ، بے وقت

اتکا بھلا نہ بولنا اتکی بھلی نہ چپ
اتکا بھلا نہ برسنا اتکی بھلی نہ دُھپ

یعنی بے موقع اور زائد از ضرورت جو بات بھی ہو وہ نامناسب اور تکلیف دہ ہوتی ہے، خواہ گفتار ہو یا خاموشی، بارش ہو یا دھوپ بقدر ضرورت اور بوقت مناسب ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

اُتکل
سنسکرت الاصل، اسم، صفت

۱۔ صوبہ اڑیسا کا ایک نام
۲۔ فکر: پریشانی
۳۔ باربردار
۴۔ مسافر جس کے ساتھ بوجھا ہو

اُتمَ
اردو سنسکرت الاصل، اسم، صفت

عمدہ، اعلیٰ درجہ کا، سب سے اچھا، بہترین، اہم خاص، آخری

وصف اس کا اگر نہ گایا جائے
نہ ہو اتم گلا نہ بدھم تنت

منیرؔ [نوراللغات]

''اُتم کھیتی مدھم بان، نرگھن سیوا بھیکھ ندان''
یعنی سب سے اعلیٰ پیشہ کھیتی باڑی اس کے بعد سپاہی گری خدمت چاکری بدتر اور بھیک مانگنا بدترین۔
''اُتم سے اُتم ملے نیچ سے نیچ، پانی سے پانی ملے کیچ سے کیچ۔''
سونا کہے سنار سے اُتم ہماری جات۔
کالے منہ کی گھونگچی اور تلے ہمارے ساتھ۔

اُتو

اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

(کمتر بغیر تائے مشدد بھی آتا ہے)
پلیٹس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سنسکرت سے ماخوذ ہے (سنسکرت: ورِث) جب کہ نوراللغات نے فارسی سمجھا ہے Steingass نے فارسی انگریزی لغت میں اسے ہندی بتایا ہے۔ مگر یہ عربی سے ماخوذ ہے۔ طَوی یطوِی اُطو: کپڑا لپیٹنا، تہہ کرنا۔ اتو کے اردو میں یہی معنی ہیں۔ کپڑے میں لپیٹ کر تہہ کر کے نقش ونگار ڈالنا۔

ا۔ اس آلہ آہنی کو کہتے ہیں جس سے کپڑے کو مٹکے پر دبا کر نقش ونگار بناتے ہیں مگر اصطلاح میں ان نقوش کو کہتے ہیں جو اس طرح بنائے جاتے ہیں [نور اللغات]

۲۔ محض چننا اور شکنیں ڈالنا، مثلاً انگرکھے پر اتو کردو

۳۔ اُتّو کرنا

مار مار کے اُتّو بنانا: اتنا مارنا کہ جسم پر نشان پڑ جائیں، ادھ موا کر دینا۔ اتنے کوڑے دل پہ مارے زلف نے
ہائے بے چارے کو اُتّو کر دیا۔ داغ (نوراللغات)

۴۔ اُتّو کرتے ہوئے چلنا: پاؤں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا کہ نشان بن جائیں۔ جس شخص کے پاؤں میں لنگ ہو اس پر بطور پھبتی کے کہتے ہیں۔

ملا ہے نامہ بر بھی ہم کو ایسا
کہ الو کرتا چلتا ہے زمین پر
داغ

صاحبِ نوراللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں
''(ظرافت سے) اچھلتے چلنا کی جگہ'' جو درست نہیں۔
۵۔ اُتّو کر دینا: بے وقوف بنانا، بدحواس کر دینا، پریشان کر دینا
۶۔اُتّو کش، اُتّو گر: کپڑے پر بیل بوٹے بنانے والا
۷۔اُتّو ہو جانا: نشے میں دُھت ہو جانا۔
(فارسی میں بغیر تشدید کے بھی دیکھا گیا ہے)

بغیر من کہ بتن نقش بوریا دارم
اتو کشیدہ کہ دارد قبائے عریانی

اشرفؔ

یہاں مشدّد استعمال ہے: جامہ ہر چند اُتّو بیشتر زیباتر است

صائبؔ

اُتھل — کم گہرائی والا، اتھلا

اُتھَل پُتھَل — الٹ پلٹ، تلے اوپر

اَتیتِ — آوارہ گرد، خانہ بدوش، فقیر، سادھو، سنیاسی، سابق، گزرا ہوا

جوگی اتیت جنگم یا سیورا کہایا

نظیر اکبرآبادی، ص ۸۹

اَٹانا
بھرنا، مقرر کرنا

اَٹاری
اردو، مؤنث، اسم
کاٹھ کباڑ بھرنے کی جگہ جو عموماً چھت میں بنائی جاتی ہے۔ دوچھتی۔
امٹریا: اٹاری کی تصغیر
دمڑی کے پان پڑیا میں، موری نوری باتیں امٹریا میں
فیلن نے اس کے معنی صحیح نہیں سمجھے۔ اس کا مطلب ہے اپنی حقیر سی شے بھی احتیاط سے رکھی جاتی ہے اور دوسرے کی بڑی سے بڑی بات کی بھی پروا نہیں ہوتی۔
فیلن نے اس کہاوت کا مفہوم انگریزی ترجمہ میں یہ لکھا ہے کہ ڈبے یا پاندان میں دمڑی کے پان ہیں اور معشوق میری تیری باتیں اٹریا میں ہوں گی۔

اَٹ سَٹ
اردو سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
(اٹ: بھڑنا، ملنا، سٹ: متصل ہونا)

۱۔ سازش، ملی بھگت، جوڑ توڑ، کام کاج
۲۔ آشنائی: اس رنڈی بھڑوے میں مدت سے اٹ سٹ ہے
۳۔ چالاکی، ہوشیاری، محنت چلت پھرت،
اٹ سٹ سے چار پیسے کما لیتا ہے۔

۴۔ پریشانی، فکر، تردد، شعر:

رہے مدام سروکار عیش سے اس کو
نہ ہونے پاوے کسی طور کی اسے اٹ سٹ
انشاء

اَٹک (اٹکاؤ/اٹکنا)
اردو، مؤنث اسم، [اٹکنا] فعل

عام و معلوم معنی کے علاوہ مندرجہ مفاہیم بھی مستعمل ہیں:

۱۔ممانعت، پابندی۔
''سرکار کے اٹکاؤ سے باہر نہیں جا سکتے''
۲۔ پرہیز
''آپ کو شراب سے کیا اٹکاؤ ہے''
۳۔جھجک، تردد، خوف
کہا جاتا ہے کہ جب راجا مان سنگھ کی افواج دریائے اٹک کو پار کرنے سے ہچکچا رہی تھیں تو اُس نے یہ کہا:

سب ہی بھومی گوپال کی، تا میں فا اٹک رہا
جاکے من میں اٹک ہے سو ہی اٹک رہا

یعنی ساری زمین خدا کی ملک ہے تو کس چیز میں اٹک رہا ہے جس کے دل میں شبہہ ہے بس وہی اٹکار ہے گا۔
۴۔ دُبِدھا، متأمل، اٹکے گا سو بھٹکے گا۔

۵۔ ناجائز تعلق ہونا

لاہوز کی ہوس ہے نہ ملتان کی ہوس
اٹکی ہوں اک مغل سے ہے توران کی ہوس

جان صاحب

۶۔ الجھنا، جھگڑنا

''نہ کسی سے اٹکو نہ مار کھاؤ''

۷۔ منحصر ہونا، وابستہ ہونا، متعلق ہونا

''ہمارا کام کچھ تم پہ ہی نہیں اٹکا ہے''

۸۔ رکاوٹ دور ہونا، بے دھڑک ہو جانا

''سکھ کھلنے پر بہو بیٹی کا اٹکاؤ دور ہو جائے گا۔''

اُٹکَّر لیس
[لیس میں ل ے کی آواز لے بمعنی آواز کی طرح]
ہندی، مذکر، اور اسم صفت

(سنسکرت: اُدّ ترک+لس+ ے)
ہڑ بڑانے والا، جلد باز، بے سوچے سمجھے کام کرنے والا، اٹکل باز جو کچھ منہ میں آئے بک دینے والا۔

اٹک مٹک
اردو

عشوہ طرازی، اشارے بازی، ناز و انداز، غمزہ
تو تو اٹک مٹک کے لے جاندیاں (دل)
ٹپہ پنجابی

اٹکل
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ پرکھ، پہچان،
''اسے کپڑے کی بڑی اٹکل ہے۔''

۲۔اندازہ محض
''اٹکل سے بتاؤ اس میں کتنا اناج ہے؟''
اٹکلنا: آنکنا، اندازہ کرنا

اَٹّم (اَٹمبار)
اردو، مذکر، اسم

ڈھیر، انبار، ساز و سامان، تودہ

اٹم ہے خاک کا یا راکھ کا ڈھیر
کہے ہیں اس کو ہاتھی ہے یہ اندھیر
سودا

اٹمبار: کاٹھ کباڑ

اَٹنا (اَٹ جانا)
اردو، برج، فعل

۱۔بھر جانا، سما جانا، پُر ہو جانا
۲۔تنگ ہونا، ٹھیک نہ بیٹھنا
''یہ جوتا میرے پیر میں نہیں اٹا۔'' (دیہاتی)

اُٹنگن
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔ایک خاردار پودا جس کے بیجوں سے دوا بنا کر قوت مردمی کے لیے عضو تناسل پر ملتے ہیں۔
۲۔بھارت کی سابق ریاست گوالیار کے نزدیک ایک دریا کا نام

اَٹول
ہندی سنسکرت الاصل، اسم صفت

۱۔بغیر جلا کیا ہوا قیمتی پتھر یا زیور، ناتراشیدہ
۲۔بے ہنگم، ناتراشیدہ، گنوار

اَٹوی
ہندی ،[ٹ کے زبر سے بھی ہے] مؤنث۔اسم
سیر گشت کی جگہ، جنگل، جھاڑی دار میدان، بیابان

اُٹھک بیٹھک (اٹھتے بیٹھتے)
اردو، مؤنث، اسم
غار میں رکوع وسجود و قیام کے باعث شعراء نے اسے اٹھنے بیٹھنے سے بطور مزاح تعبیر کیا ہے۔

ہے غار ان زاہدوں کے ضعف ایماں پر دلیل
سامنے اللہ کے جاتے ہیں اٹھتے بیٹھتے
داغ

''چوں جی! یائی اٹھک بیٹھک نے نواج کہے ہیں۔''
[فیلن ۱۸۷۹ء]

اٹھک بیٹھک، مرغا بنانے کی طرح ایک سزا بھی ہے جو بچوں کو مدرسوں میں دی جاتی تھی۔ بچہ اپنے ہاتھوں سے دونوں کان پکڑتا اور پھر بیٹھتا اور کھڑا ہوتا۔ دس پانچ بار میں تو نہیں لیکن سو پچاس بار میں بچارے کا پلیتھن نکل جاتا ہے۔

اَٹھَل
ہندی، مذکر، اسم
قدیم ہندوؤں کی رسم، شادی کے تیسرے دن دولہا اور دلہن کا ایک ساتھ نہانا
(۱۸۰۸ء۔ ٹیلر اور ہنٹر نے اپنی لغت میں دونوں کا ایک ساتھ نہانا لکھا ہے۔
۱۸۷۹ء۔ فیلن نے دونوں کو الگ الگ نہلانا لکھا ہے۔
آٹھ مرد دولہا کو اور آٹھ عورتیں دلہن کو نہلاتی ہیں۔

۱۸۸۴ء۔ پلیٹس نے بھی غالباً ٹیلر و ہنٹر سے دیکھ کر یہی عبارت لکھی ہے اور دونوں کے الگ الگ نہلانے پر زور دیا ہے۔)

اَٹھلانا — اِترانا، ناز و انداز دکھانا

اُٹھنا
اردو، فعل

علاوہ مشہور و معلوم معنیٰ اور استعمال کے، چند مزید استعمال:

۱۔ پیدا ہونا، نکلنا، آغاز ہونا، غدر میرٹھ سے اٹھا، مرغی کے بچے اٹھے۔

۲۔ اجازت لینا، رخصت ہونا
''اب یہاں سے اٹھیے۔''

۳۔ عضو تناسل کا ایستادہ ہونا۔ ''تمہاری قسمت سے اٹھا ہے، بیٹھ جاؤ۔''

۴۔ دریا کا چڑھنا۔
جمنا بہت اٹھی ہے (پوربی)

۵۔ شہوت کا زور پکڑنا۔ ''آیا کاتک اٹھی کتیا۔''

۶۔ جوانی کو پہنچنا۔ ''اب تو چھوکری اٹھ چلی۔''

۷۔ لگان پر دینا
''اب کے سب کھیت اٹھا دیئے۔''

(۷۱)اکہتر

۸۔ فصل کٹ کر جمع ہونا۔
''کھیت اٹھنے پہ ناج سستا ہوگا۔''
۹۔ عمدہ مزہ اور خوشبو آجانا۔ ''اچار اچھا اٹھا ہے۔''
۱۰۔ بیماری سے شفا پانا۔ ''خدا ہی ہے جو مجھ سا بیمار اٹھے''
۱۱۔ قائم کرنا۔ افتتاح کرنا۔ ''ایک مکتب اور اٹھا۔''
[فیلن ۱۸۷۹ء]
۱۲۔ دام لگنا، قیمت پانا: ''مقدم جی! جھوٹی (کٹیا) کا کھا (کیا) اٹھو۔ (دیہاتی)

اُٹھنگل
اردو، سنسکرت الاصل، صفت
۱۔ غبی، کودن، کند ذہن جیسے اُٹھنگل آدمی۔
۲۔ اُٹھنگل ملک: ملک جس میں افراتفری اور نراج
اٹھک بیٹھک، مرغا بنانے کی طرح ایک سزا بھی ہے

اُٹھوارہ
سات دن، ہفتہ

اُٹھوانسا
اردو، (نون غنہ) صفت مذکر
بچہ جو آٹھ ماہ کے حمل پر پیدا ہوا، لاغر، کمزور
اٹھ ماسا بھی برج اودھی وغیرہ میں کہتے ہیں لیکن اردو میں اٹھوانسا ہی بولتے ہیں۔

اُٹھیل
طاقت ور، مضبوط، زور آور

اَٹیرن
اردو، مذکر، اسم
سوت لپٹنے کی نلکی
اٹیرن کر دینا: دبلا کمزور کر دینا۔
اس رنڈی نے جوان آدمی کو اٹیرن کر دیا۔

اُجڑا۔ اُجڑی
اردو، اسم
ا۔کلمہ بددعا، گھر کی خوشحالی کا دشمن
۲۔اجڑ جانا: بے جہان پھرنا، آوارہ گھومنا
''اُجڑی! گھر چھوڑ کے کہاں اجڑ گئی تھی؟''
''اُجڑے کی شامت آئی ہے گھر لٹائے دیتا ہے!''

اَجَس
ہندی، مذکر۔اسم
(مگھا میں اوجس، بھوجپوری میں اَجَس، پراکرت میں اَجَو، دیکھیے اپجس)
بے عزتی، ذلت، رسوائی۔
اَجَس لینا، اَجس کمانا، بدنامی حاصل کرنا

اَجَگُت (اَجَگُت / اَجَگَت)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم اور اسم صفت
ا۔ (اسم) عجیب وغریب شے، عجوبۂ روزگار، تعجب خیز بات

اک اَجَگُت میں ایسا دیکھا، ایک گدھا دو سینگ
چینٹی کے گل پگھا دیکھا کھینچیں ارجن بھیم
دوہا، کبیر
یعنی میں نے ایک عجوبۂ روزگار دیکھا ایک گدھے کے دوسینگ تھے۔ چیونٹی کے گلے میں رسی بندھی تھی اور وہ

ارجن اور بھیم کو کھینچ رہی تھی

ب۔ غیر معمولی طور پر ذہین، محیر العقول اوصاف کا شخص یا بچہ، نابغہ

''یہ لڑکیاں اجگت کرے لا، چھوے برس کے وا، سوتک لے گن جالس'' (بھوجپوری)

یعنی یہ لڑکیاں عجیب وغریب بات کرتی ہیں صرف چھے برس کی عمر ہے اور سوتک گنتی گن لیتی ہیں۔

ج۔ برائی، بدی، غلط کام، آزار

''جان بوجھ اجگت کرے تا سے کہا بسائے۔'' (جو جان بوجھ کر نقصان پہنچائے اس کے ساتھ کوئی کیا کرے)

د۔ عجیب، تعجب انگیز، ''ستل رہ اُلوں، سپن اک دیکھ لوں، سپن دیکھ لوں اجگت۔''

(بھوجپوری)

یعنی میں سوئی ہوئی تھی، میں نے ایک خواب دیکھا عجیب

۲۔الف) نامناسب، ناموزوں، متشدد

ب) زور، دباؤ، تشدد، جبر

اَجگَر

اردو، مذکر اسم، اسم صفت

ا۔ کاہل الوجود، ست، پڑیل

م: اجگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام،

داس ملوکا یوں کہے سب کے داتا رام
اجگر کے داتا رام: اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کا مقسوم رزق پہنچاتا ہے، ناکارہ و کاہل کو بھی۔
۲۔ بھاری، بوجھل، م: پتھر تو اجگر ہے مَسکتا بھی نہیں۔

اُجّ (اَجلا / اُجلی)
اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

سنسکرت، ہجَو ل: چمکنا
صاف، ستھرا، سفید، عمدہ، اچھا، چمکدار، روشن
اجلی، عورتوں کی زبان میں دھوبن
اجلی گزران: اتنی آمدنی جس میں آدمی بخوبی رہ سکے
اجلا خرچ: معقول خرچ، خرچ جس میں تنگدستی ہو
اجلی طبیعت: عمدہ طبیعت، اچھا مزاج
اجل بدھی یا بدہ: اچھی سمجھ

جا کی اُجل بدہ ہے، کاہے لگے، کوسنگ
چندن کو بکھ نہ لگے لپٹے رہیں بھُونگ

یعنی جس کی اچھی عقل ہے اسے کیوں لگے برائی،

اَجنٹ (اَجَنٹی)
اردو انگریز الاصل، مذکر اسم، مؤنث اسم

۱۔ Agent دیسی ریاستوں میں انگریزی راج کا سپاہی، نمائندہ پولٹیکل ایجنٹ
۲۔ اس کا دفتر، ایجنسی

اُجوانا
اردو، برج فعل

اس کی یہ مختلف شکلیں رائج ہیں:
(مغربی ہندی میں اُدوانا، دیہاتی میں اُدینا، مغربی

(۷۵) پچھتر

یوپی اُنڈلوانا، مشرقی یوپی میں اَجوڑ وانا)
کسی دوسرے سے پانی ڈلوانا، ایک برتن سے دوسرے برتن میں پانی ڈلوانا، کھلیان خالی کرنا (اجوارنا)
''پنہیارا کھڑا ہے، جل اُجوالے'' (ہندو عورتوں کی بولی)

اَجُوٹھا
دیکھیے انوٹھا

اَجو لی
مؤنث اسم
(جو کا تلفظ جس طرح خوف میں خو کا۔ پوربی دیہاتی میں انجلی اعلان نون اور نون غنہ دونوں کے ساتھ ہے)
لپ بھر، دونوں ہاتھ ملانا جیسے دعا کے لیے کرتے ہیں اوران میں خم ہو، ان دونوں ہاتھوں میں جگہ کی مقدار کو اجولی کہتے ہیں۔

اُجّھر (اُجّھڑ)
اردو عربی الاصل، اسم صفت
(یہ عربی اَجہل سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔ اجڈ سے اس کا تعلق نہیں جیسا پلیٹس کا خیال ہے)
بے عقل، بے وقوف، احمق، جاہل، گنوار، جھگڑالو

اُجھکنا
اردو، برج۔فعل
بمعنی جھانکنا
اُچک کر دیکھنا، بلندی سے گر پڑنا

اُجَھلنا
اردو، برج۔فعل
(اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں: اُجھلانا، اُجھالنا، اجھیلنا، پوربی میں اوجنا)

ایک برتن سے پانی وغیرہ دوسرے برتن میں انڈیلنا
''پانی بچا ہے تو اس میں اجھل دو۔''

اُجھینا
اردو، برج۔ مذکر۔ اسم

چولھے میں ایندھن جوڑنے کی ایک وضع جس سے آگ بہت جلد مشتعل ہو جاتی ہے۔ (نوراللغات)
اجھینا لگانا: اس طرح ایندھن جوڑنا

اَجی
اردو، برج، کلمۂ خطاب، کلمہ استعجاب

(اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں: جی۔ اے جی پراکرت میں اجا، یہ سنسکرت سے ماخوذ نہیں جیسا پلیٹس کا خیال ہے بلکہ یہ مرکب ہے، اے۔ جی سے جو برج سے متعلق ہیں)
کلمۂ خطاب، مخاطب کرنے کے لیے، متوجہ کرنے کے لیے۔ سنیے تو! سنیے تو سہی میری تو سنو وغیرہ
فقرہ: اجی! جانے دو، کس کے بگے میں منہ ڈالتے ہو۔

اَجیرَن
اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(گڑھوال کے علاقے میں اجیرو)

اَ: نفی کا۔ جیر، جو ہضم نہ ہو
ا۔ نقصان دہ ''اتنی عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔''
(محاورہ)
۲۔ کثرت، ناگوار، بہتان۔
''دال میں نمک اجیرن ہے۔''

۳۔ بہت مضبوط، طاقتور، مشکل۔
''اجیرن کو اجیرن ہی ٹھیلے نہیں تو سر چوہٹے کھیلے''
(پوربی محاورہ)
یعنی طاقتور کو طاقتور سے نپٹنے دو نہیں تو تمہارا سر راہ میں لڑھکتا پھرے گا۔
۴۔مشکل، پریشان کن، بارخاطر، دوبھر

پر چند روز کو ہم ہو جائیں گے اجیرن
یوں ہی رہا کرے گا ہم سے اگر تکلف
انشاؔء

اَجیرن
(الف نفی کا)
مصیبت دشوار ہونا، بارِخاطر، بدہضمی

اُچاپَت
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
(سہارن پور کے اضلاع میں چ کی تشدید سے اُچاپت
اُ+ چپ: دھوکا دینا
پلیٹس نے لکھا ہے اُد+ یاپِت: طے کرنا
۱۔ ادھار سودا لینا۔ بنیے کی اچاپت اور گھوڑے کی دوڑ برابر یعنی بنیے کا قرض گھوڑے کی دوڑ کی طرح تیزی سے بڑھتا ہے
۲۔ تیزی دکھانا، دھوکہ بازی کرنا، ہم ہی سے اُچاپت لاتے ہو۔(پوربی محاورہ)

اچاپتی۔ (پورب) بنیوں کی اصطلاح میں قابلِ اعتماد قرضدار

تیں تومھاراا چاپتی ہے چائیں سولے جا۔

(پوربی بنیوں کا محاورہ)

۳۔شوروغل کرنا۔ یہ کیا اچاپت مچار کھی ہے۔

عورتوں کا محاورہ [نوراللغات]

اُچاٹ

اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(سہارن پور میں چ کی تشدید سے اچاٹ،

نوراللغات کے مطابق اُچ: بہت+ اٹ: بھرنا

پلیٹس کے مطابق اُدچاٹت ،فیلن: اُت چٹ☆

میرے نزدیک یہ اُت۔ چٹ سے بنا ہے

ا۔ بے چین و بےقرار، وحشت زدہ، ماؤف الذہن

اری سکھی تو کہاں رہی، ہم سب دیکھیں باٹ

کہاں پھرے باؤری ہوئی کہاں لگی اچاٹ

(اری سکھی ہم نے سب جگہ دیکھ لیا تو کہاں تھی۔ کہاں تو باولیوں کی طرح گھوم رہی تھی یہ وحشت و دیوانہ پن کہاں سے سوار ہوا)

۲۔متنفر ہو جانا، جی ہٹ جانا،

''پھر نہیں لگتا ہے جی جس جا جی کھاوے اچاٹ''

☆ میرے نزدیک یہ اُت۔ چٹ سے بنا ہے

اَچانا
اردو، فعل
کھانے سے پہلے یا بعد کلی کر کے منہ صاف کرنا۔
یا مذہبی رسوم و وظایف وغیرہ کے لیے منہ پاک کرنا۔

اُچاوا
اردو، مذکر، اسم
سوتے میں بڑ بڑانا، برے ڈراؤنے خواب دیکھنا، سوتے میں خود کلامی

اَچرا
برج، مذکر، اسم
کپڑے کا کنارا، کپڑا، زنانہ کپڑا، چادر

اَچرج
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر اسم و فعل و اسمِ صفت
(دیہاتی بولی میں اچرچ، اترج سہارن پور میں اِچرج۔ پراکرت میں اچھاریم پالی میں اچھاریو۔

(سنسکرت میں آشچاریہ: تعجب)

۱۔ انوکھی، تعجب انگیز

''اچرج چیز ہے۔''

۲۔ فعل، تعجب ہونا،

پڑھی اچرئی آوے
مرنا جینا ترت بتاوے
(پہیلی، نبض)

ہاتھی چڑھ کر پھرے وہ گھر میں جس کے اوپر روتا ہے
طالب کہے یہ اچرج آوے بن دادا کا پوتا ہے (ہاتھی اور ہاتھ ہی۔ پوتا بیٹے کا بیٹا اور سفیدی کرنے والوں کی کوچی یا کونچی: برش جس سے دیواروں پر سفیدی کرتے ہیں)

اچکنا (اچک)
اردو، فعل
۱۔ بلندی، علو
طبیعت کی اچک
۲۔ اعلیٰ، عمدہ، چیت، برجستہ
''اچکے ہوئے مصرعے''
۳۔ رسا، بلند
گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج
اے دعا مل جا کسی اچکی ہوئی تقدیر سے
داغؔ [نوراللغات]
۴۔ مجامعت کرنا ''یہ بھی اس رنڈی پر اچک گئے۔''

اَچپَل (اَچپلا)
شوخ، طرح دار، عیار، طرار، چنچل، بیباک، متلون، عشوہ پرداز، نخرے باز، چالاک، خودسر

اچپلاہٹ
شوخی، بے قراری، چلبلاہٹ

اَچَکَن
لکھنؤ میں چپکن (دیکھیے: چپکن) اور انگرکھے (دیکھیے: انگرکھا) کو ترتیب دے کر اچکن ایجاد کی گئی۔ اس میں انگرکھے اور چپکن کا سا گریباں قائم رکھا گیا جو بیچ سے سیدھا کاٹ کے آدھا آدھا دونوں جانب سی دیا جاتا اور سلائی کی جگہ سنجافی گوٹ کے ذریعہ گریباں کی گولائی اور قطع برقرار رکھی جاتی، بیچ کے چاک میں جو گلے سے لے کر سیدھا کوڑی (سینے کی ہڈی) تک آتا، بوتام لگا

دیئے جاتے۔کلی جو بالا بر میں اوپر لگائی گئی تھی اس میں نیچی کر دی گئی تاکہ دامن نہ کھلیں۔ اچکن کے نیچے کا حصہ بالکل چپکن اور انگر کھے کا سا ہوتا۔ (گزشتہ لکھنؤ)

اَچَنْبھا — حیرت، تعجب، نئی بات، تعجب خیز واقعہ

چِنت — (الف نفی کا)
بے فکر، بے لحاظ، بے پروا

اچھال چِتی — آوارہ، اوباش عورت، فاحشہ، بدکردار عورت
اردو، مؤنث، صفت

چتی کوڑی کو کہتے ہیں۔خاص قسم کی کوڑی کو بھی اور اس کوڑی کو بھی جو گھس گھسا کر چکنا کرنے کے بعد بطور آرائش کے پہنی جاتی ہے۔کوڑی کی تشبیہ فرج سے عام ہے اور اس اصطلاح میں چتی سے استعارتاً وہی مراد ہے۔

پلیٹس نے اسے اچھال چھکا کا مترادف بتایا ہے۔

ترقی اردو بورڈ کراچی کی اردو لغت جلد اول ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۲۷ پر پلیٹس کے حوالے سے ایک لفظ دیا گیا ہے۔'اچھال سٹی'۔

اچھال سٹی کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ پلیٹس نے اسے دیا ہے۔غلط فہمی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا املا رومن حروف میں پلیٹس کے ہاں uchal citti چھپا

ہے۔اس کے پڑھنے میں اردو لغت کے مرتبین سے غلطی ہوئی۔ دوسری C پر علامت چھپنے سے رہ گئی ہے اور C کو مرتبین نے ''س'' کا مترادف پڑھا ہے، حالانکہ پلیٹس کے ہاں محض C کوئی علامت نہیں ہے۔س کے لیے وہ S اور چ کے لیے C استعمال کرتا ہے۔ دوسری غلطی یہ ہوئی ہے کہ t کو ٹ پڑھا ہے حالاں کہ ت کے لیے پلیٹس t اور ٹ کے لیے t استعمال کرتا ہے۔ اس طرح چتی کو سٹی پڑھ لیا گیا ہے۔

اُچھال چھکا
اردو، مؤنث، اسم

(نوراللغات نے بدمزاج لکھا ہے جو غلط ہے)
آوارہ عورت، شہوت پرست، مردوں پر نظر رکھنے والی، چھاتیاں ابھار کر چلنے والی، مجامعت پر آمادہ ہر وقت تیار
وہ کتیا بڑی اچھال چھکا ہے ہتھیلی پر لیے پھرتی ہے۔

اَچھوتی

بے ہاتھ لگائی، نئی، انوکھی، نرالی، کنواری عورت

اَچیت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت ہونا کے ساتھ فعل

(الف۔نفی کا۔ چیت، ہوشیاری، تقیظ)
ا۔ بے ہوشی، غفلت
۲۔ بے پروائی، بے احتیاطی، تیزی

(۸۳) تراسی

''اِیسَن اچیت گھوڑا ہنکلَن کہ لڑکا بِچل گیل''

(بھوجپوری) یعنی ایسی بے پروائی و بد احتیاطی سے گھوڑا ہنکایا کہ لڑکا کچل گیا۔

۲۔ غافل، بے پروا، بے خیال، بھولنے والا

''بڑا اچیت ہے، جس کام کو کہتے ہیں بھول جاتا ہے۔''

۳۔ غیر محتاط، اپنی حفاظت سے غافل، گھوڑے بیچ کر سونے والا

''ایسے اچیت ہو کے سوئے چوری ہو گئی۔''

[تمام ماخوذ از فیلن]

اُچِتا

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(۱۔ اُچِت ۲۔ اُچِتّر)

۱۔ ناخواندہ، بے چاہا ہوا

۲۔ بے چھپا ہوا کاغذ وغیرہ، بے نقش، سادہ

اُچیلنا

اردو، فعل

(مغربی اضلاع میں چھیلنا، اکھیڑنا، اکھاڑنا، ادھیڑنا، ادھیڑنا)

ایک چیز کو دوسرے سے الگ کرنا

اُچھیڑ

قدیم اردو، مؤنث، اسم

بروزن بھیڑ برج چھڑا: تنہا

بھیڑ اور مجمع کا برعکس، کم تعداد [فیلن ۱۸۷۹ء]

اُچھلنا — اردو، فعل

محاورے اور روزمرہ میں بہت سے معنی مستعمل ہیں

۱۔ اچھلتے پھرنا: طیش میں آنا

''ابھی میں کچھ کہوں گی تو اچھلتے پھروگے۔''

۲۔ مجامعت کرنا۔ رنڈی پہ اچھل گئے۔

اِحتقانہ — اردو، اسم

عامل یا کارندے سے واجب الادا رقم کی وصولی میں اس کی غلطی سے اگر کمی واقع ہو تو اسے خود اپنی گرہ سے وہ رقم ادا کرنی ہوتی ہے اسے احتقانہ کہتے ہیں۔ اپنی بھول چوک کا ہرجانہ [ہنٹر ۱۸۰۸ء]

احوال — اردو، عربی الاصل، مذکر۔ اسم

(حال کی جمع۔ مگر اردو میں واحد بھی مستعمل ہے)

متعدد اور معنوں کے علاوہ چند ایک:

کیا احوال: کیا ٹھکانا، کیا ٹھیک!، کیا حال، کیا کیفیت، کوئی حد نہیں

پل، پکھواڑہ، گھڑی، مہینہ، چوگھڑی کا سال

ایک پل برابر دو ہفتے کے، گھڑی برابر مہینے کے چار گھنٹے کا سال

جس کو لالہ کل کہے، کہو اس کا کیا احوال

تو پھر لالہ جس کو گل کہتا ہے اس کا کیا ٹھکانا!

[محاورہ فیلن]

اُستر بُستر — اردو، مذکر، اسم

فیلن ۱۸۷۹ء لکھتا ہے استر بمعنی کپڑے کی تہہ اور بستر جو پھیلایا جائے اور اسے سنسکرت (وس) بمعنی ڈھکنا سے ماخوذ بتایا ہے۔ پلیٹس ۱۸۸۴ء اسے (اَ + ستر) مادہ (ستِر) بمعنی بچھانا سے ماخوذ بتاتا ہے۔
میرے نزدیک یہ اَستر بَستر ہے۔ اَستر فارسی میں گھوڑے اور گدھے کی مخلوط نسل سے پیدا شدہ جانور، خچر کو کہتے ہیں اور بستر بمعنی بچھونا۔
سازوسامان، بستر بوریا، مال ومتاع، ذاتی اسباب
لوجی یہاں سے ٹہلو اپنا اختر بختر سنبھالو

اَختہ — پشتو، روہیل کھنڈی اردو

آختہ پشتو میں مبتلا اور مصروف کے معنی ہیں۔ رام پور میں اختہ مستعمل ہے۔ کوئی شخص کسی پر فریفتہ یا کسی عادت بد یا تکلیف دہ کام میں گرفتار ہوتو لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ اس پر اختہ ہے، یا فلاں بات میں اختہ ہے یا میں اپنی مصیبت میں اختہ ہوں۔ [عرشی]

اَدَا — اردو، عربی الاصل، مؤنث اسم

بے شمار معنی میں مستعمل ہے فارسی الاصل لفظ ادا بھی ہے
ادا بندی: قسط بندی، قرضہ کی ادائیگی کے لیے اقساط مقرر کرنا
ادائے دَہن: قرضہ کی ادائیگی

(۸۶)چھیاسی

ادا ہونا: کام تمام ہونا، مر چکنا

غمزے کرتی نہیے دوگانہ اے جیا کس واسطے
اک ادا میں میں ادا ہوں سو ادا کس واسطے
رنگین

اُداس
اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(اُت+آس: علیحدہ یا الگ ہو بیٹھنا)
عام و مستعمل معنی کے علاوہ:
رنگ کا پھیکا ہونا۔ ''دوپٹے کا رنگ ادا ہے۔''
بے رونق اور بے چمک ہونا۔ ''برسات میں سارا مسالہ (گوٹا لچکا) اداس پڑ گیا''

اُداسَا
اردو، مذکر، اسم

رسی جو آزاد فقراء کاندھے سے لٹکا لیتے ہیں۔ لوٹا، ٹاٹ چٹائی، سونٹا۔ بستر بوریا۔
ادا کسنا: روانہ ہونا، بستر بوریا طے کرنا

اُداسی
قدیم اردو، مذکر، اسم

۱۔ تارکِ دنیا، فقیر، تنہا

پیو کے بیراگ کی اداسی سوں
دل یو بیراگی و اداسی ہے
ولی

۲۔ برہمچاری، شادی نہ کرنے والا
فقرہ: تم اداسی ہو کہ گھرباری؟ (فیلن ۱۹۷۹ء)

اُڈ بیگ (اُڈ و یگ)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(سنسکرت: اُت + و یگ)
جلد بہت

ا۔ بے چین، مضطرب، فکر، پریشانی، خوف، گھراہٹ
۲۔ چھالیہ

اُدو یگی حیران و پریشان، بدحواس، ہکابکا، جلد باز

اُڈ ڑا گڈ ڑا
اردو، مذکر، اسم

(پورب میں گودڑ گادڑ، مغربی اضلاع میں گودڑا گادڑا)

پھٹے پرانے کپڑے، چیتھڑے گودڑے

اَدَل بَدَل (ادلا بدلا/ ادلی بدلی)
اردو، مذکر، اسم

عام ومعروف معنی کے علاوہ:
ادل بدل کھیلنا: باہمی لواطت
ادل پہچان: قابل شناخت، بے شبہ پہچان لی جانے والی
''میری گولی تو ادل پہچان ہے۔'' (بچوں کا فقرہ)

اُدُوکھ (اُدوش)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت

(مختلف اشکال: ان دوکھ، نردوکھ، پالی میں ادوسو)
ا۔ بے گناہ، بے عیب، معصوم، بے خطا

اَدُھورا
اردو، اسم، صفت

ا۔ نصف، آدھا
۲۔ کمزور، ضعیف

تھے ہم بھی جوانی میں بہت عشق کے پورے
وہ کون سے گُرو ہیں جو ہم نے نہیں گھورے

(۸۸)اٹھاسی

اب آکے بڑھاپے نے کیے ایسے ادھورے
پر جھڑ گئے، دم اڑ گئی، پھرتے ہیں لنڈورے
نظیر

اَدْھواڑ
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ اَدھوں آدھ، نصف
۲۔ کپڑے کا آدھا تھان

اُدِیَم
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(مختلف شکلیں: اُدّم، اودم)
۱۔ کوشش، سخت محنت، اُدّم سے دلدر گھٹے [فیلن ۱۸۷۹ء]
۲۔ پیشہ، ملازمت، ذریعہ معاش [ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

اُداسی

تنہائی میں رہنے والا، بیراگی، فقیروں کا ایک گروہ جو بابا نانک کا پیرو ہے۔

اُدَرْ
قدیم اردو، مذکر، اسم

(اس کی یہ شکلیں رائج ہیں: اُدّر، اَور، اُوج)
۱۔ پیٹ، شکم، رحم
''ماس کھائے ماس بڑھے، ساگ کھائے اوج بڑھے۔''
(کہاوت)
۲۔ روزی، آذوقہ، غذا
م: اپنے اپنے اُدر کی چنتا کو گئے۔

اَدَ قْچِہ
اردو، ترکی الاصل، مذکر، اسم

چادر جس کے کناروں پر بھاری کام ہوتا ہے اور توشک کے نیچے اس طرح بچھاتے ہیں کہ کنارے نیچے لٹکتے رہتے ہیں۔

سراسر اَدقچے زری باف کے
کہ تھے رشک آئینۂ صاف کے

میر حسن [سحرالبیان]

اُدْ مَات

شہوت، زنا، بے حیائی، آوارگی، ولولہ جوانی، تکبر، مستی، غرور

اُدْ ماتی۔ اودماتی: شہوت سے بھرا ہونا

اُدُمبَر

گولر کا درخت

(اُد+ بری)

اُدھار
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر۔ اسم

متعدد مجاز و حقیقی معنوں کے علاوہ:

پوربی میں چھٹکارا پانا، امن، عاقبت، سکون

ایک گھڑی کی نا سارے دن کا اُدھار

یعنی ایک بار انکار کر دو پھر دن بھر کو سکون ہو جاتا ہے

[فیلن]

اُدھاری
قدیم اردو، سنسکرت الاصل ، مذکر، اسم

(پوربی میں ادار)
بیل، جو ابھی تک کام پر نہ لگایا گیا ہو۔

اَدھر
اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(اَ:=نفی دِھرِ: سہارا)
۱۔ بے سہارا، الگ، علیحدہ، معلق۔

(الف)
ہوا کے اوپر جو آسماں کا بے چو باخیمہ بہ تن رہا ہے
نہ اس کے میخیں، نہ ہیں طنابیں، نہ اس کے چوبیں ادھر کھڑا ہے۔
نظیر

(ب)
زمین ساری واں کی جواہر نگار
ادھر میں چمن اور ہوا میں بہار
میرحسن[مثنوی ۴۶]

ادھر چلنا: معشوقانہ چال، نازوادا سے چلنا
زمین پر ادھر چلتے ہیں ناز سے
چلن اک جہاں سے جدا ہوگیا
انور

۲۔ نیچے کا لب، ہونٹ
۳۔ فرق
۴۔ درمیان

اِدھر کاٹے
اُدھر پلٹ جائے
محاورہ اردو

اپنا کام پورا کرلیتا ہے۔ کہتے ہیں سانپ کاٹتے ہی پلٹ جاتا ہے پھر مارگزیدہ بچتا نہیں۔ اس سے موذی کی فراست مفہوم ہوتی ہے کہ پہلی مرتبہ اپنا حربہ کرنا اور

(۹۱) اکانوے

دشمن کے انتقام کے خیال سے پلٹنا، ایسا ہی خواص شریر آدمی کا ہوتا ہے کہ بری بات کہہ کر زبان کو بدل جاتا ہے اور جھوٹی تاویلیں ملاتا ہے، ایسے موقع پر یہ مثل بولی جاتی ہے۔[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

اُدھڑ سا (اُدڑ سا)
اردو، مذکر اسم

ایک قسم کا سفید جھر جھرا کپڑا

اَدَھرم
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ا۔ بے دھرمی، بے ایمانی، بدمعاشی، ظالم، غلط کاری
ادھرمی: ظالم، جفا کار

برسات میں میرے ڈھینگ آوت ہے
موکو ننگو سیج پہ ڈارت ہے
ناہیں سووت دین نا سوتوت ادھرمی
اے سکھی ساجن نا سکھی گرمی
(کہہ مکرنی)

اُدھڑنا
اردو، فعل

(مکھ اُبرنا، اُگھرنا، بھوجپوری میں اگھڑنا، ترہٹی، اگھدنا)

ا۔ بہت سے مفاہیم میں استعمال ہوتے ہیں:
بخیہ ادھڑنا، کھال ادھڑنا، بیچک ادھڑنا بمعنی کھلنا

۲۔ تباہ و برباد ہو جانا

(۹۲) بانوے

''اس ٹیکس سے خلقت ادھڑ گئی''

ادھیڑنا: چند ایک استعمال، علاوہ عام فہم مفاہیم کے:

۱۔ (الجھانا پوربی میں) ہے دائی اپن نینا سمھارو ہمر جنیئو ادھیڑ دے لک۔ (ترہٹی) اپنا بچہ سنبھالو ہمارا جنیئو الجھا کے رکھ دیا۔ (فیلن)

۲۔ تنگدستی میں مبتلا کرنا۔

''گھر کے خرچے نے ادھیڑ ڈالا۔''

۳۔ مکار پن، سیانپت، چالاکی، ابلہ فریبی سے پیسے وصولنا یا اپنے خرچ کا بار ڈالنا۔ ''ہماری چندیا ادھیڑ کے کھا گیا۔''

[فیلن]

۴۔ گالی گفتاری کرنا، برا بھلا کہنا

''مجھے نہ بولو، نہیں تو تمہارے باپ دادا کو ادھیڑ دوں گی۔''

۵۔ مفت خورہ پن کرنا۔

''آج کس کی روٹیاں اُدھیڑیں؟''

۶۔ کثرتِ مجامعت سے دل کا بخار نکالنا۔

رنڈی کو رات بھر ادھیڑا۔

اَدِھک

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت

(مارواڑی اِدک۔ پالی اَدِھکو)

بہت، بہت زیادہ، بہت ہی زیادہ

(۹۳) ترانوے

دیکھن میں وہ گانٹھ گٹھیلا
چاکھن میں وہ ادھک رسیلا
مکھ چوموں تو رس کا بھانڈا
اے سکھی ساجن نا سکھی گانڈا
(کہہ مکرنی)

گانڈا، پونڈا گنا، نیشکر

اَدِھکار — حکومت، اختیار، قبضہ، حق، عہدہ، مرتبہ، وراثت، سلطنت

اُدَھلنَا — عورت پر شہوت سوار ہونا، مستی میں ہونا
اردو، فعل

۱۔ مغاں میں کیا کہوں زاہد پسر کی کیفیت
کہ جس کو دختر رز دیکھ کر اُدھل جاوے
سودا [۱۷۱۳، ۱۷۸۱]

۲۔ مت پوچھ دداتو کوکا کو کیوں ابھری ابھری پھرتی ہے
بھر جو گئی ہے مستی میں تو ادھلی ادھلی پھرتی ہے

۳۔ ادھلی جاتی ہے نگوڑی مردوؤں کو دیکھ کر
کب تلک کوکا کی تو آپا خبرداری کرے
رنگین

۴۔ عورت کا مرد کے ساتھ فرار ہو جانا
''بیٹی ادھل گئی شیخی نکل گئی''

۵۔ کام کا بگڑ جانا، ''کام ادھل گیا'' (پوربی محاورہ)

اُدھلی: آوارہ و بدکردار عورت۔ ''ادھلی بہو بلینڈے سانپ دکھائے۔'' آوارہ بہو کو چھپر میں سانپ دکھائی دیتا ہے (گھر سے باہر نکلنے کا بہانہ)

اُدِھماس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(سنسکرت: ادھیک + ماس)
ہندو جنتری کے حساب سے وہ مہینہ جو قمری سال کے زائد دنوں سے ملا کر بناتے ہیں۔ لوند کا سال۔ سال کبیہ (اصل میں مہینہ ہونا چاہیے نہ کہ سال)

اَدَھم
کمینہ، بد، نکما، ذلیل، کم، آخر، گنہگار، عیاش، خراب، گرا ہوا

اَدَھن
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
(دَہہ: گرمی)
پانی جو کھانا پکانے کے لیے پہلے چولہے پر گرم کرتے ہیں۔ مجازاً کوئی بھی گرم پانی: ''میں نے ٹھنڈا پانی صراحی کا مانگا تھا یہ کیا ادھن دے دیا''
اگھن چولہے ادھن۔
اگھن (جاڑے) کے موسم میں ہر چولہے پر پانی گرم ہوتا ہے۔

اُدھوریا
اردو، مذکر، اسم
ٹھگو کی اصطلاح میں وہ مسافر جو اپنے دوسرے ہمسفروں کی طرح گلا گھونٹ کر مارے جانے سے بچ گیا ہو۔

اَدھی
اردو، مونث، اسم صفت

۱۔ آدھی دمڑی، مغربی اضلاع میں ایک پیسہ کا آٹھواں حصہ، مشرقی اضلاع میں ساتواں حصہ۔

ادھی کی بھنگ تیری مونچھوں پہ رنگ
بھلے مانُس کا لڑکا چماری کے سنگ

۲۔ فیلن نے لکھا ہے کہ ململ کے تھان کا نصف۔ پلیٹس نے صرف نصف تھان کسی بھی کپڑے کا لکھا ہے، لیکن میرے خیال میں نور اللغات نے درست لکھا ہے ''ایک قسم کا نہایت عمدہ اور باریک سفید سوتی کپڑا''

ادھی کا تھان خوب دیا دمڑی مل نے واہ
جھنا نگوڑا جھر جھرا کوڑی کے کام کا
محشر

(شعر میں ادھی، دمڑی، کوڑی کی رعایتِ لفظی قابل لحاظ ہے)

۳۔ پتنگ جس کی قیمت ایک ادھی ہو، اسے ادھیل اور ادیاہی بھی کہتے ہیں۔

اَدھیا
قدیم اردو، مونث، اسم

۱۔ دو مساوی حصوں میں تقسیم۔
۲۔ زراعت کے ساجھی داروں میں کام کی برابر تقسیم، ایک جماعت کے ذمہ زمین، بیج وغیرہ کی فراہمی، دوسری کے ذمہ جسمانی کام۔

(۹۶) چھیانوے

۳۔ سالانہ مال گزاری کی نصف رقم جو سرکاری وصول کنندہ کو دی جائے۔

اُدھیار
قدیم اردو، مذکر، اسم

(پوربی میں دوہٹبار)
پلیٹس نے اسے سنسکرت بتایا ہے (آر دِھک + ر) جو محض قیاس آرائی ہے اور ادھیار کا اس سے کوئی تعلق نہیں
ا۔ دو گاؤں میں کھیت رکھنے اور ان میں کاشت کرنے والا آدمی جو اپنا آدھا آدھا وقت دونوں میں گزارتا ہو۔
۲۔ کاشتکار جو کھیتی باڑی میں نصف فصل کی بٹائی پر مدد دے۔

اُدھیانا
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، فعل

ا۔ اڑ جانا، جیسے ناج کا پھٹکتے میں اڑنا، باہر بہہ نکلنا
۲۔ غصہ میں آپے سے باہر ہونا
۳۔ سوجنا: آنکھ ادھیل یا (آنکھ سوجی) (بھوجپوری)
۴۔ دفعان ہونا، غارت ہونا (مرجانا)
تو ادھیایا (اللہ کرے تو مرے) (بھوجپوری)

اَدھی راج

مہاراج، شہنشاہ

اِدھیلا
اردو، مذکر، اسم

پلیٹس اسے سنسکرت بتاتا ہے (اردھ + اِیل) جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں

(۹۷) ستانوے

اس کی یہ اشکال رائج ہیں۔ مغربی اضلاع دھیلا۔
سہارن پور دھیلا۔ ماڑواڑی ادیلو، دھیلو
۱۔ آدھا پیسہ، جب روپے میں چونسٹھ پیسے ہوتے تھے۔
ساڑھے بارہ دام یا چار دمڑی کے برابر تانبہ کا سکہ۔
۲۔ ادھیلیا، ادھیلچی، ادھلائی
کوئی چیز جس کی قیمت دھیلے کے برابر ہو، مجازاً حقیر بے وقعت شے، ادھیلی، نصف روپیہ، اٹھنی، جب روپے میں سولہ آنے ہوتے تھے، جائیداد میں آدھے کی شرکت۔

اُدَے
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ طلوع شمس، مشرق، اوپر، عروج
اُدَے استا: از صبح تا شام، از مشرق تا غرب
''اُدَے استا تمہارا راج ہو۔''
اُدَے ہونا، نکلنا، طلوع ہونا، آنا، برآمد ہونا، ظاہر ہونا، نتیجہ برآمد ہونا
''میرے تو پاپ اُدَے ہوگئے جو ایسے کے پلے بندھی''

ادی بدی
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(ادی: پہلے، ود: کہنا)
۱۔ قسمت، مقسوم، تقدیر
''اس کی ادی بدی اسی کے ہاتھ سے تھی۔''
۲۔ ادی بدی (صفت) مقرر، تعین شدہ

ادبدا کر: اضطراری طور پر، بے اختیارانہ
عمداً، جان بوجھ کر

اُدیس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(پوربی میں اُدیسا۔ اُدیسوا
اُت: باہر۔ دیش: ملک)
۱۔ پردیس
۲۔ خبر، اطلاع، ٹوہ، پیغام
۳۔ نشان، پتہ، راستہ
سیاں کے ادیسوا بتادے، بٹوہی کنے جاؤں (گیت)

ادے ودے
قدیم اردو، مذکر، اسم

ٹال مٹول، لیت لعل، کام کو ٹالنا

اَڈّا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ مکان کا اوپری حصہ، اٹاری، مرکز، قحبہ خانہ، شراب خانہ، کسی چیز کا مسکن یا اسٹیشن
۲۔ معیار، پیمائش
فقرہ: بیس گز کا اڈا۔

اَڈْسَٹاَ
قدیم اردو، مذکر، اسم

تخمینہ، اندازہ، محض اٹکل سے لگایا ہوا حساب

اُڈّو
(بروزن دو) اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(اُت، اوپر۔ڈو، اڑنا)
ا۔شہوت زدہ عورت
اُڈّو کا ایک پل کام میں ابدہ نہیں لگا۔(فیلن)
اُڈّو اُڈّو ہونا: بدنام ہونا، رسوا ہو جانا (بروزن الو)

ملتے ہی دیور سے سب میں اڈو اڈو ہوگئی میں
ان کے عیب چھپائیں گے بی! لوگ جو دولت رکھتے ہیں
نازنین

اَڈھال
اردو، مذکر، اسم

ٹھگوں کی اصطلاح میں بدشگونی۔منحوس علامت

اُڈھالنا
قدیم اردو، فعل

مندرجہ ذیل اشکال رائج ہیں، اڑھیکنا خ بھیڑنا، بھڑکانا

روکنا، بند کرنا

اُڑ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

چھاتی، سینہ
اُڑ لگانا: چھاتی لگانا

اَرَاڑ
پناہ، جھونپڑی یا چھپر جو گھسیارے جنگل میں بناتے ہیں

ارارا
قدیم اردو، مذکر، اسم

(مزید اشکال یہ ہیں اڑاڑا۔کڑاڑا)
کنارا، ندی کا کنارا

اَرْبھک — لڑکا، بیٹا، کسی جانور کا بچہ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَرْتھی — ۱۔ امیدوار، سائل، طلب، مدعی، دولت مند
قدیم اردو، سنسکرت، مذکر، اسم
۲۔ پابند، دست نگر، خادم
''مہاراج ہم آپ کے ارتھی ہیں گھر کے مالک نہیں۔''
۱۔ (مؤنث) ہندو کا جنازہ

اَرْجُن — پانڈو کا تیسرا بیٹا یدھشٹر کا بھائی، سفید رنگ، ایک درخت جس کے مختلف اجزاء مختلف کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔
(اَرْج: کمانا، حاصل کرنا)

اَرْجَن
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
۱۔ کمائی، نفع

سیاں کے ارجن بھیا کے ناؤں
سو پہن کے میں سسر کے جاؤں

شوہر کی کمائی سے خریدے ہوئے زیورات پہن کر سسرال جاؤں گی اپنے میکے والوں کا نام کروں گی۔ اس عورت کے لیے کہتے ہیں جو ہر وقت میکے والوں کی بڑائی کرتی رہے۔

اُرْدَابیگنی

اصل میں اردو بیگنی تھا یعنی لشکر والی۔ لغات النساء میں درج ہے:

وہ مردانہ لباس کی ہتھیار بند عورت جو شاہی محلوں میں پہرا، چوکی دیتی اور حکم احکام پہنچاتی ہے۔ سپاہی عورت، شاہی محلوں میں اہتمام کرنے والی ترکنی (ترک عورت) جس طرح ترکنیں، قلماقنیاں، حبشنیں تیموریہ خاندان میں اہل خدمت ہوتی تھیں۔ اسی طرح اردابیگنیاں بھی تھیں۔ ان عورتوں کے نام بھی مردوں کے سے ہوتے تھے۔

اَرْداس

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

(عرض+داشت)

فیلن (۱۷۸۹ء) نے اسے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ ارد کہنا + آشا: امید۔ پلیٹس (۱۸۸۴ء) نے اسے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا اور مادہ یہ لکھا (اردنا + آشم) مگر یہ بھی شبہ ظاہر کیا کہ شاید عرض داشت کی بگڑی ہوئی شکل ہو۔

حالاں کہ ۱۸۰۸ء میں ٹیلر ہنٹر نے اسے صاف طور پر عرض داشت کی خرابی قرار دیا اور سنسکرت کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا۔

اگر اسے فارسی اصل سے الگ کر کے سنسکرت سے ماخوذ قرار دیا جائے تو اس کی مثال میں مسلمانوں کے

اثر ونفوذ سے قبل کے ہندوستانی ادب میں تلاش کرنی پڑے گی۔ بدھ مت، جین مت اور اُپ بھرنشی الفاظ سے ابھی تک اوراس کے استعمال کی کوئی مثال دستیاب نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندی کی عظیم وضخیم لغت ہندی شبد ساگر میں جو ۱۹۶۵ء میں دوبارہ نو مجلدات میں شائع ہوئی ہے اس لفظ کو واضح طور پر فارسی الاصل قرار دیا گیا ہے اور مطلق سنسکرت کے کسی مادے سے ناطہ جوڑنے کی کوشش نہیں کی۔ ہندی شبد ساگر مطبوعہ وارانسی (بنارس) میں اوراس کے یہ معنی دیے ہیں جو اردو میں درج کرنے سے لطف سے خالی نہ ہوں گے۔

۱۔نویدن کے ساتھ بھینٹ

ایہہ بدھِ ڈھیل دینہہ تپتائیں

دہلی کی اردا سیں آئیں (ملک محمد جائسی)

۲۔کسی نیک سفر یا زیارت کے لیے سفر کرتے وقت شروع میں کسی دیوتا کی پرارتھنا کر کے اس کے لیے کچھ بھینٹ نکال رکھنا۔

۳۔ وہ ایشور پرارتھنا جو نانک پنتھی ہر نیک کام، چڑھاوے وغیرہ کے آغاز میں کرتے ہیں۔ [ہندی شبد ساگر]

اردو میں:

اس کے وہی معنی ہیں جو عرض داشت کے ہے۔

سن مائی کے دیولے سن مری ارداس
آج ملا لوا پیو کا تو جلیو ساری رات
فیلن

سب سیس نوا ارداس کرو
اور ہر دم بولو ''واہ گروؔ''
نظیر اکبر آبادی

خلوت نہ سہی محفل ہی سہی ارداس ابھی تک باقی ہے
آنکھوں میں حیا کے ڈوروں کا احساس ابھی تک باقی ہے
خالد حسن قادری

اَرْدَلی
اردو، انگریزی سے، مذکر، اسم

ا۔ عام مستعمل معنی:
۲۔ اردلی اترنا: ایک عورت سے کئی مردوں کی ہم بستری
''اس (عورت) پہ اردلی اتر گئی اور اسے خبر تک نہیں۔''

نہیں سوکن پہ اردلی اتری
گدھ ہیں مردے پہ بے شمار گرے
جانؔ صاحب

اردو
اردو، ترکی الاصل، مؤنث، اسم

فوجی، فوجی بازار
اردو لشا، دربیہ لٹا، لٹا مالی واڑہ،

(۱۰۴)ایک سو چار
گڑ والوں کی کوٹھی لٹی۔ لٹا مندر سارا
کوٹھی بمعنی تجارتی فرم
غدر ۱۸۵۷ء کے زمانے کا ایک مقبول عام گیت

اَڑدھانگ
پلیٹس اسے بتاتا ہے (اُردھو+گ)

اَڑدَھنگ
(اردھ: نصف۔ انگ: جسم)
فیلن نے اسے لکھا ہے جسم

اَڑدَھنگ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
جو زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے
ایک بیماری جس سے نصف حصہ جسم متاثر ہو جاتا ہے۔ جسم میں رعشہ پیدا ہونا۔

اَڑدھنگی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
(اردھ: آدھا۔ انگ: جسم)
ا۔ نصف بہتر، رفیقۂ حیات، بیوی

باندر اک نسا چری لایو، کری اپنی اردھنگی
لال داس، رگھوناتھ دیا سے اتپن بھئے پھرنگی
ایک بندر رات میں گھومنے والی چڑیل کو لایا اور اپنی بیوی بنایا
اے لال داس! رگھوناتھ کی مہربانی سے پھر نسل فرنگی پیدا ہوئی

ہندوؤں میں روایت ہے کہ جب بندروں کی فوج کی مدد سے رام چندر جی نے راون پر فتح پائی تو بندروں کو دعا دی کہ کل جگ میں تمہارا راج ہو۔

۲۔شوخ چشم عورت:

ایک نار دیکھی اردھنگی، رکھے ٹانگیں آدھی ننگی
جو دھوبن کرتی ہے کام سو ہی وا تریا کا نام
(پہیلی دھوتی)

اَرَس
قدیم اردو،مذکر،اسم

گڈھا، تالاب یا جگہ جہاں کنویں سے پانی لے کر ذخیرہ کیا جائے۔

اُرسانا
قدیم اردو،فعل

جذبات برانگیختہ کرنا،جسمانی خواہشات کو اکسانا

اَرَس پَرَس (ارش پرش)
قدیم اردو سنسکرت الاصل،مذکر اسم

(سپرش: گیلا ہونا)

ا۔چھو جانا،مس ہونا،گیلا ہونا،جسم کا تھوڑا بھگونا۔

۲۔ناپاک ہونا،گندہ ہونا،چھو جانے سے گندہ و ناپاک ہونا

''مسلمان سے،برہمن کا کھانا ارس پرس ہوگیا۔''

ارسٹا
قدیم اردو،مذکر،اسم

ا۔ماہوار حساب کتاب،آمد و خرچ کا ماہانہ حساب

۲۔اندازہ،تخمینہ

۳۔ ثالث، دلال
۴۔ اَڑ سٹا نویس: محرر جو ماہانہ حساب کتاب رکھتا ہے۔

اَرْک
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
۱۔ سورج، کرن، تانبا، شفاف شیشہ، لعل
۲۔ ارک دن: شمسی دن

اَرْکا
اردو، صفت
۱۔ نیا، عجیب، انوکھا
ارکا نا وَبانس کی نہرنی۔ (کہاوت)

اِرْکھا (اریکھا راریشا)
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
۱۔ بغض، حسد، رقابت، برابری کی خواہش۔
اِرکھا لگنا: شرمندہ ہونا، شرم و بے عزتی کے سبب منہ چھپانا
''خصم نے گالیاں دیں اس اِرکھا پر ڈوب مری''
[فیلن ۱۸۷۹ء]

اَرْگجا
اردو، مذکر، اسم
(سہارن پور میں گجرا۔ ماڑواڑی میں ارگجو)
ایک خوشبو جو صندل، گلاب، کافور، مشک، عنبر اور مکھن کے امتزاج سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔
آدھا ارنا پورا ہاتھی جن نے پایا لایا چھاتی
(پہیلی)

آدھا ارنا: ار

پورا ہاتھی گجا ہاتھی کو کہتے ہیں: گجا

اَرگَل

لکڑی کی چٹخنی، دروازے کی زنجیر، ڈنڈا

اَرگنی

اردو، برج، مؤنث، اسم

اس کی یہ مختلف اشکال رائج ہیں، مغربی یوپی میں الگنی۔ اَلگ نی، ہَلگنی، اَسگھنی)

رسی جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک تان کر باندھی جاتی ہے اور کپڑے وغیرہ لٹکانے کے کام آتی ہے۔

اَرَگھن

قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(اَ: نفی، رگھ: ہلنا۔ حرکت کرنا)

ا۔ سست، تنبل، کاہل

اَرمان

اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

فیلن (۱۸۷۹ء) نے دلچسپ تشریح کی ہے یعنی سنسکرت سے ماخوذ بتایا ہے۔ اَردھ: درخواست۔ من: ذہن، جو سراسر غلط ہے۔

عام و معلوم معنی کے علاوہ متعدد محاوروں میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ ارمان رہ جانا، ارمان نکلنا، ارمان پورا ہونا، جاتا رہنا وغیرہ وغیرہ۔

(۱۰۸) ایک سو آٹھ

۲۔ ارمان آنا: تاسف، پچھتاوا، پشیمانی

کسی کی قدر جیتے جی نہیں معلوم ہوتی ہے
کرے گا قتل پر پیچھے تجھے ارمان آوے گا
جرأت

اَرْنا — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(جنگل کی پیدائش: آرر ایک)

۱۔ جنگلی بھینسا

۲۔ پوربی میں اوپلا

۳۔ ارنا بھینسا، بے سونڈ کا ہاتھی، بارہ پنی توپ: بہت موٹے آدمی کو طنزاً کہتے ہیں۔

اَرْنو — قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

سمندر

[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]

ارنہ — اردو، فارسی الاصل

ار: اگر

اگرنہ، وگرنہ، ورنہ

عشق کو حوصلہ ہے شرط ارنہ
بات کا کس کو ڈھب نہیں آتا
میر

اَرْوا — بغیر ابلا صاف شدہ چاول
اردو، مذکر، اسم

اَرْواح — روح کی جمع ہے مگر اردو میں واحد بھی مستعمل ہے۔
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ نیت، طبیعت، سیر ہو جانا۔
بھر جانا: ''آم کھاتے کھاتے ارواح بھر گئی۔''
[نور اللغات، آصفیہ]

پھر جانا: چھک جانا، جی ہٹ جانا
''مٹھائی منہ پہ نہیں رکھی جاتی ارواح پھر گئی۔''
لگی رہنا یا ہونا: طبیعت اٹکی رہنا، دل پڑا رہنا
''کیسا ندیدہ لڑکا ہے جلیبیوں میں ہی ارواح لگی رہتی ہے۔''
۲۔ روح

ارواح رسولانِ زمن روئے گی اس کو
سر پیٹ کے زینب سی بہن روئے گی اس کو
انیسؔ [نور اللغات]

اَرْولی — ایک قسم کا کاغذ جو کسی قدر سفید اور گندہ ہوتا ہے
اردو، مذکر، اسم

وصفِ گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
ارولی پر بھی جو لکھا تو مہا جال ہوا
اسیرؔ [نور اللغات]

اَروندْ سے ہونا اردو، فعل (رــ دکا تلفظ جس طرح سو۰۰۰ اکا)	کپڑوں سے ہونا، ہندو عورتوں کے محاورہ میں ایام حیض
اَروندھنا اردو، فعل	گلا گھونٹنا، سانس روک دینا
اَروئی قدیم اردو، مؤنث، اسم	حاملہ ہونے کے سبب پیٹ کی بیماری، ابکائیاں وغیرہ آنا
اُرِہنا قدیم اردو، مذکر، اسم	برا بھلا کہنا، بدگوئی، ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش، لعن طعن، ملامت
ارے اردو، کلمہ	مختلف اشکال: اری، رے، ری، ہو، ہے کلمہ استعجاب وخطاب گفتم کہ یکے بوسہ لب لعلِ تو گیرم گفتا کہ ارے رام! ترک کائیں کرے چھے امیر خسرو
اریا پریا اردو، متعلق فعل	دیگر اشکال: آر پار، اورے دھورے، اوُر چھور اِدھر اُدھر، دائیں بائیں پورب میں بچوں کا کھیل جس میں ایک بچہ بیچ میں اور دو اِدھر اُدھر بیٹھتے ہیں ایک کہتا ہے ’’ آریا پاریا تاڑ بیچ

میں سردار' اس کے جواب میں کہا جاتا ہے' اورے
دھورے مانک موتی بیچ میں گوکی چوتھی'۔

اُریب
اردو،عربی الاصل،صفت

دیگر اشکال: ریب، اریبواں
نوراللغات نے فارسی الاصل لکھا ہے۔ پلیٹس کہتا ہے
سنسکرت (پَریُ) اور ہندی پرے اور فارسی فریب۔
مگر یہ خالص عربی لفظ اُریب ہے جو اردو میں مختلف
علاقوں کی بولیوں کے لہجے میں بولا جاتا ہے اس کو
سنسکرت سے کوئی علاقہ نہیں
ا۔ ذکی، ماہر،فریس، دانا
۲۔ چالاک،عیار، پرفن
چالاکی کی باتیں: ہم سے ہی اریب چال چلتے ہو۔

اَڑاَڑ

لکڑیوں کا احاطہ جس میں رات کو چوپایوں کو گھیر کر
رکھتے ہیں۔

اڑاڑا (کڑاڑا)
اردو،مذکر،اسم

دریا کا ڈھلواں کنارا

اڑاس (اڑانس)
اردو،مؤنث،اسم

تنگی، کمی، فقدان، جگہ گنجائش کی کمی

اُڑانا اردو، فعل	متعدد معروف معنوں کے علاوہ: ۱۔ دبانا، زبردستی کرنا، مجبور کرنا ''اپنا روپیہ تو اڑا کر لے لیا''	[فیلن ۱۸۷۹ء]
اَڑانا	ٹکانا، روکنا، پھنسانا، ڈاٹ لگانا	
اَڑبڑ	اونچا، نیچا، سخت	
اُڑت کانوری اردو، مؤنث، اسم	ٹھگوں کی اصطلاح میں اخراجِ ریاح کی آواز، پاد	
اَڑتل	اوٹ، اوجھل	
اَڑتلا اردو، مذکر، اسم	۱۔ سایہ، آڑ، پناہ، پردہ، نقاب، حفاظت ۲۔ کفالت ۳۔ بہانہ، حیلہ، جھوٹ	
اَڑخ پشتو، روہیل کھنڈی اردو	پشتو میں پہلو کو اڑخ کہتے ہیں۔ افغانی جب ''اڑخ پہ اڑخ'' کہتے ہیں تو ان کی مراد پہلو بہ پہلو ہوتی ہے۔ رام پور میں اڑخ لگنا ایک محاورہ بن گیا ہے جس کے معنی مراد بر آنا یا پو بارے ہونا لیے جاتے ہیں۔	

(۱۱۳) ایک سو تیرہ
عورتوں کی زبان پر عام ہے۔ عرشی

اڑسنا
اردو، برج فعل

پلیٹس لکھتا ہے۔ سنسکرت (اُد + دنشنم)
یہ برج ہے اور سنسکرت سے اس کا کوئی تعلق نہیں
مختلف اشکال: اڈسنا، اڑیسنا، ٹھانسا، ٹھونسنا، کھونسنا، ٹومنا، ٹونکنا
۱۔ رکھنا: ''لنگوٹے میں پیسہ اڑس لے۔''
۲۔ اوپر موڑ لینا: ''نیفہ اڑس لے، دیکھ پائنچہ لٹکتا ہے۔''
۳۔ داخل کرنا، ٹھونسنا: ''بہت بول رہے ہو کیا تمہارے منہ میں کپڑا اڑس دوں؟''

اُڑ فاختہ
اردو، مذکر، اسم

۱۔ (دکنی میں) احمق، سادہ لوح بے وقوف
۲۔ یو پی میں فاختہ اڑانا بے وقوف بنانے کے معنی میں مستعمل ہے لیکن اڑ فاختہ کا لفظ مستعمل نہیں۔

اڑکا
اردو، مذکر، اردو

مدراس کے علاقے اور جنوبی ہند میں ایک چھوٹے سکے کا نام جو دس ''کاس'' کے برابر ہوتا تھا جنوبی ہند میں رائج سکے کا نام کاس تھا۔ ۸۰ کاس کا ایک فنم اور ۱۲ فنم کا ایک روپیہ۔

اَڑگوڑ
اردو، مذکر، اسم

حساب کتاب، معاملہ، لین دین

اُڑگوڑا
چوپایوں کے گلے میں ڈالنے کا لکڑی کا ڈنڈا جو دوڑتے وقت ان کے پیروں میں لگتا رہتا ہے۔

اُڑنا
اردو، برج فعل
بے شمار معلوم عوام معنی ومفاہیم کے علاوہ چند یہ ہیں:
۱۔ ہوش وحواس غائب ہونا۔
جو کہیں سنے گی نگوڑی تان ہنی کی
ہنی کے سنے سے تیرا چیت اڑ جائے گا
گیت
۲۔ اترانا، شان دکھانا، دماغ میں بڑائی سما جانا
''مایا کیا ہاتھ لگی، اڑنے لگے۔''
۳۔ عقل کی زیادہ تیزی دکھانا، چالاکی برتنا
''ہمارا جنا اور ہمیں سے اڑے!'' (عورتوں کی زبان)
۴۔ مجامعت کرنا۔
''اس پر اڑ گئے۔''
اُڑنا گن: افعی، شہوت سے بھری ہوئی عورت
اڑن بیماری، اڑنی: اڑ کر لگنے والا مرض، متعدی، چھوت کی بیماری

اَڑنا
اردو، فعل
بے شمار معلوم عوام معنی کے علاوہ چند یہ:
۱۔ ٹکرانا، تصادم، ''گاڑی سے گاڑی اڑ گئی۔''
۲۔ دھکا لگانا۔ رگڑنا۔ گھسا دینا

''جب چلے گا، اڑ ہی کے چلے گا۔''

۳۔ زبردستی جھگڑا کرنا، فساد جوئی

''اڑتے، نہ جوتیاں کھاتے۔''

۴۔ اپنے موقف پر سختی سے جمے رہنا۔

منہ نہیں پھیرتے جب جگر اڑتے ہیں

سوداؔ

۵۔ زبردستی حاصل کرنا، مطالبہ کرنا، استحصال بالجبر، دھیا دے کر بیٹھنا

ایک نار دو سینگوں سے
روز لڑے دو ڈھینگوں سے
جس کے گھر پر جا کر اڑے
ایک آدھ کو لے کے ٹلے

(پہیلی۔ ڈولی)

۶۔ پیچھے پڑنا۔ حصول کا پختہ ارادہ کرنا

دل لے لیا اب جان کے لینے کو اڑی ہے
زلفیں نہ سمجھ کالی بلا پیچھے پڑی ہے

۷۔ داؤ پر لگانا۔ شرط لگانا، بازی لگانا

اڑے دے نکی پہ: جواریوں کی اصطلاح میں نکی پہ لگانا بمعنی بازی لگانے میں شک ہو

۸۔ نہایت قریب مل کے بیٹھنا

''کیوں اڑ کے بیٹھا ہے؟ الگ بیٹھ۔''

اُڑنگ
اردو، مذکر، اسم
ا۔ منڈی، بازار، کارخانہ، گودام، کباڑ خانہ

کر آکے چار سوئے طبیعت کو میری سیر
ہر گوشے یاں متاعِ فصاحت کے ہیں اڑنگ
مصحفی

اُڑنگا
رکاوٹ، مانع، جاہل، ایک قسم کی کشتی

اُڑنگ بڑنگ
اردو، صفت
اتھل پتھل ہو جانا، تلپٹ ہو جانا، اِدھر سے اُدھر ہو جانا
''ناف تلے اڑنگ بڑنگ ہو گئے'' [فیلن]

اڑنگ بڑنگ (اڑنگ تڑنگ)
اردو، مذکر، اسم
۱۸۸۴ء پلیٹس نے اڑنگ بڑنگ کا لفظ درج نہیں کیا جو اس کا تسامح ہے۔ ۱۸۰۴ء ٹیلر، ہنٹر نے اڑ بڑ بکنا، اڑ بنگ کے الفاظ سہل بے سرو پا فضول باتوں اور اڑ بنگا اڑ بنگی (مؤنث) مہمل گو اور بے وقوف کے معنی میں درج کیے ہیں
اڑنگ بڑنگ بچوں کا ایک کھیل، ٹیڑھا، مہمل بے سرو پا باتیں

جب چڑھا اس کو خوب نشۂ بنگ
اور بکنے لگا اڑنگ بڑنگ
منتظر [نوراللغات]

اڑواڑی — ایک قسم کی دال
اردو،مؤنث،اسم

اُڑوالا — ٹھگوں کی اصطلاح میں پتھر
اردو،مذکر،اسم

اڑواتڑوامارنا — یہ آوازہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ پہلے آواز تاوازے (تاوازہ۔تابع مہمل) ہوا پھر اڑواتڑوا ہوگیا
اردو(فارسی الاصل)فعل،
ا۔ آواز کسنا، فقرے چست کرنا، ہتک آمیز جملے چسپاں کرنا، مذاق اڑانا

اڑھ
اردو، مؤنث، اسم

ایک قسم کی مچھلی

اَڑھ وَل
اردو، مذکر، اسم

دن کو مزدوری کرنے والا (پلیٹس)

اَڑھانا
اردو، فعل

حکم دینا، کام کرنے کو کہنا
نا کری کہیا لیا، گونوں ٹہل اڑھیا (بھوجپوری گیت)
نہیں کرے گا خواہ کچھ ہی کہو، اس کو کچھ بھی کام کرنے کا حکم دو۔

اُڑھری
اردو، مونث، اسم

''نوراللغات نے لکھا ہے غیر کفو کی جورو، عام اس سے کہ منکوحہ ہو یا مدخولہ'' یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اڑھری کے لیے کفو غیر کفو کی کوئی شرط نہیں اور منکوحہ اس زمرے سے خارج ہے۔

ا۔ مدخولہ، داشتہ

رام! بیاہی کے مارب، بیاہی کے گریایب، اڑھری کے گنجری گڑھایب۔

اے رام! وہ بیوی کو مارتا ہے بیوی کو دشنام دیتا ہے اور داشتہ کے لیے زیور گڑھواتا ہے۔ (گیت، جھومر)

[فیلن]

اُڑھیک رُاُڑھیکن اردو ،مونث،اسم	کوئی چیز جو لڑھکنے والے برتن کو روکنے کے لیے لگائی جائے۔
اڑی اردو ،مونث،اسم	مشکل ،تنگی ، گومگو کی حالت ، مصیبت ، آفت ، کمی ، ضرورت،غربت وغیرہ کے علاوہ: ''ہماری اڑی نکال دو'' بہتر وہ مرجائے جو اڑی میں کام نہ آئے اڑی بھڑی، اپنا وہی جو اڑی بھڑی میں کام آئے چوسر میں گوٹ کا ایسے خانے میں پھنسنا جہاں پِٹ جانے کا اندیشہ ہو اور مقصد یہ ہو کہ جلد اس خانے سے نکل جائے۔ جیسے ''میرا پانسہ اڑی پر کبھی نہیں آتا'' [نوراللغات] اڑے کام سنوارنا: بگڑی بات بنائی، نجات، خلاصی اپنی۔ ۱۔سنگھ (شیر) چڑھی دیبی ملیں، گرُوڑ چڑھے بھگوان، بیل چڑھے شیو جی ملے، اڑے سنوارے کام ۲۔اڑے کام نرسی کے سنوارے سانول ساہ بہاری نے (گیت)[فلین]
آڑی دھڑی مونث،اسم	۱۔تفکرات، پریشانی، مصیبتیں فقرہ: اس گھر کی ساری اڑی دھڑی میرے سر ہے۔

۲۔ پرائی اڑی دھڑی اپنے سر لیتا پھرتا ہے۔
۳۔ اڑی دھڑی قاضی کے سر پڑی۔

اُڑ پیچ
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ بدی، مکاری، سڑی پن
۲۔ بغض، دشمنی، نفرت، ناپسندیدگی

دوں دُم میں نمدہ باندہ اے چاندنی کو سونپ
رکھے اڑ پیچ جو کہ امام امم کے ساتھ
انشاء

اڑ پیچ نکالنا: عیب نکالنا
بات بات میں اڑ پیچ نکالتے ہو۔

اَڑیوا
اردو، مونث

دولت، اثاثہ، سرمایہ، مال ومتاع

اَڑ ھنگن
اردو، مونث

برتن کو لڑھکنے سے روکنے کے لیے نیچے رکھنے کی کوئی چیز

اَز
اردو، فارسی الاصل، حرف

بہت سے مرکبات میں مستعمل ہے، مثلاً از خود، از روئے، از جانب، از آں جملہ، از غیب وغیرہ وغیرہ
از کی از: من وعن، جوں کا توں، بغیر کمی وبیشی کے۔
جو کچھ بات تھی از کی از کہہ سنائی

اِزار
اردو، مونث، اسم

پجامہ، شلوار

ازار بند، (پنجابی میں ناڑا)

ازار بند پہ ہاتھ ڈالنا: عصمت دری کا ارادہ کرنا، خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ارادہ کرنا

مردوں کے ازار بند پہ ہاتھ ڈالتا ہے، دیکھ! پیچھے گھنڈیاں لگی ہیں۔ (غنڈوں کا مذاق)

ازار بند کا ڈھیلا: عیاش آدمی

ازار بند کی ڈھیلی: عیاش عورت، اچھال چھکا

ایسی ازار بند کی تم ڈھیلی ہو گئیں، پڑ جاتی ہو ہر ایک کے آگے پیار کے (جان صاحب)

ازار بند نہ کھلنا: مجامعت نہ کرنا یا کروانا
طوائف کو کوئی گاہک میسر نہ آنا

ازار میں ڈال کے پہن لینا: بڑوں کا کچھ لحاظ نہ کرنا، خاطر میں نہ لانا

لڑکے نے سب کو ازار میں ڈال کے پہن لیا ہے کسی کا ڈر نہیں مانتا

اِژدِحام
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

اس کا مادہ ہے زَحْم: دباؤ۔ تنگ کرنا (بھیڑ کا)

جب زَحْم کو باب افتعال میں لے گئے تو یہ اِزتحام ہو گیا۔ لیکن باب افتعال میں اگر ف کے مقابل ز واقع ہو تو اس وقت ت د سے بدل جاتی ہے۔ اس طرح

اِزتحام سے اِزدحام ہوگیا۔
فیلن (۱۸۷۹ء) نے اسے اژدھام ژ سے لکھا ہے۔
بعض لغات میں اژدحام بھی لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ژ اور ح سے لکھنا تو اصولی طور پر غلط ہے کیوں کہ ژ عربی کا حرف نہیں۔ اگر ژ سے لکھنا ہے تو اس کے ساتھ ''ہ'' لکھنی چاہیے یعنی اژدہام لیکن یہ املا نہایت مشتبہ ہے اس کا صحیح املا ازدحام ہے اور مستند لغات میں اسی طرح ملے گا۔
بھیڑ، انبوہ، ہنگامہ

اَژ دَھام
فارسی

مختلف رنگوں والی چیل

اُزک تزک
اردو، مونث، اسم

۱۔ شان وشوکت، رونق، شاہانہ ٹھاٹھ، ٹیپ ٹاپ
۲۔ شاہی مُہر

اِس
اردو، اسم اشارہ

مختلف اشکال، یا، یہہ، یے، یو، جے، جو، اِبن، یہیہ۔
ایہہَ، لیہَ، اِینم، ایسا، ایسہ، ایسو، تس، ایسوں
اِس پر نہ پھولو: اس بات پر گھمنڈ نہ کرو
اس پر نہ پھولو کہ بڑے باپ کے بیٹے ہو
اِس پر نہ جاؤ: اس کا لحاظ نہ رکھو، اس خیال میں نہ رہو، یہ نہ سمجھو

ہے آشکار راز تمہارا جہاں میں
اس پر نہ جاؤ تم کہ کوئی جانتا نہیں
داغ

اِس سوا: اس کے علاوہ، بجز

مجھ کو چھوڑا تو چھوڑو غیر کو بھی
اس سوا اور التماس نہیں
ناسخ

اِسے: اس سبب سے، عورتیں حقارت کے ساتھ انگوٹھا دیکھا کر کہتی ہیں۔

اجی ڈھونڈھ کے پاجی ہی یاد کریں
موئے تیلی تنبولی کو پیار کریں
مرے اس سے زناخی ہزار کریں
مری جوتی سے چوڑھے چمار کریں
جان صاحب

اِس سے: مَردوں کا فحش محاورہ

[نورالغات]

''میرے اِس سے تم کتوں کے پاس ہی کیوں نہ جاؤ''

اِس قدر کا: اتنا زیادہ

تو سہی تم سے بڑھادوں اس قدر کا اتحاد
اپنے پہلو میں جگہ دینے لگو دل کی طرح
شرف

اِس کاندھے چڑھ اس

کاندھے اتر: دلی والوں کی زبان میں "ہم کو تیری خاطر ہر طرح عزیز ہے" ہمیں کچھ عذر نہیں۔

اس کو کیسے کہتے ہیں یا کہتے ہیں: کوئی انتہائی حیرت کی بات ہو، یا کوئی حد سے زیادہ سخت بات ہو جسے بیان کرنے کے لیے گویا الفاظ نہ ہوں جیسے۔

تو نے سودا کے تئیں قتل کیا کہتے ہیں
یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں
سودا

اسی دن / اِس دن: بری حالت، بگڑے ہوئے دن، پھری ہوئی تقدیر، برا وقت

کیا اسی دن کے لیے عہد وفا باندھا تھا
موت ہے یا کہ جدائی کی گھڑی آئی ہے

اس وقت میں: برے وقت میں، اِخیر وقت، دم آخر

اخیر وقت تم آئے تو کیا ہوا اے یار
بشر ہی لیتے ہیں اس وقت میں بشر کی خبر [نوار اللغات]

اِس پار سے اُس پار

اِدھر سے اُدھر: عرصہ دراز کے لیے کام کھٹائی میں ڈالنا تمھیں کیا ملا جو اس کا کام اس پار سے اُس پار پھینک دیا۔

اُس

اردو، اسم اشارہ

مختلف اشکال: وِس، وہ، وو، او، وا، پراکرت میں اُیہہ۔ پالی میں اسو، تد

اُس سرے کا: حد سے زیادہ۔ پلے (پرلے) سرے کا
وہ اُس سرے کا بدمعاش ہے
اُس: ضمیر جو انتہائی نفرت کے لیے استعمال کی جاتی ہے
جیسے اس کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے
اُس نے رکھا: مماثلت کے لیے، اگر دو افراد کے حرکات وسکنات واعمال بالکل یکساں ہوں جیسے

قیس گیا تو شوق اب آیا
اُس نے رکھا اِس نے اٹھایا

شوق قدوائی

اُس بات: مجامعت، جنسی تلذذ

نہ پاؤں مردودے اس بات پر بہت پھیلا
مرا، خدا کی قسم، ان دونوں ہے سر میلا

نازنیں

اَساَدھ
اردو، سنسکرت الاصل، اسم

(اَ: نفی۔ سادھو: اثر)
ناقابلِ علاج، مہلک بیماری

اَسادھ
ہندی، سنسکرت الاصل، صفت

(اَ+ سادھو)
برا، بے ایمان، خراب، چور، بدمعاش

اَسادْھِپَنْ
ہندی، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

پلیٹس، اَ+ شرتھ + تونم
مگر ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے: خواہش
(شردھا) سے اَ:ن + سادھ نفی
سستی، کاہلی، پژیل پن

اَسارا
اردو، مذکر، اسم

ا۔ ریشم کا بٹا ہوا باریک ڈورا جس پر تار چڑھا کر کلابتوں
بناتے ہیں۔
۲۔ لچھے کے کنارے ڈالا جانے والا ڈورا

اُسارا روا سارا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

سہارن پور میں اَسوارا ۔ اُسارل اپ سُوتن
(سنسکرت) باہر کو نکلا ہوا
برآمدہ: سائبان، بغلی راستہ، اِک درہ
ا۔ نوکر کو چاکر منڈی کو اُسارا: جتنا نوکر کے لیے نوکر رکھنا
فضول خرچی ہے اتنا ہی کوٹھری کے سامنے اسارا
(پوربی کہاوت)
ان گلین میں سرم لگت ہے، لے چل مورہا اُسارے میں
میری بیّاں نہ چھوؤ گلیارے میں
(گیت)

اُسارنا
اردو، فعل

ا۔ دور کرنا، ہٹانا، جگہ سے بے جگہ رکھن
[ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء]

۲۔ ختم کرنا، مکمل کرنا، پایۂ تکمیل کو پہنچانا
حُسنِ اختتام تک پہنچنا، بسرعت انجام دیا، جلدی کام کرنا

اَساڑھ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

آساڑھ/اساڈھ/ساڑھ۔ ساڈھ/ پالی میں اُسالھا فصلی سنہ کے حساب سے دسواں اور سمبت سنہ کے حساب سے چوتھا مہینہ ، برسات کا پہلا مہینہ (جون/جولائی) سورج اس وقت جوزا میں ہوتا ہے۔
اساڑھ کے درزی: اساڑھ کے مہینے میں درزیوں کا کام زیادہ چلتا ہے اس لیے طنزاً اس شخص کو کہتے ہیں جو بیکار مارامارا پھرے اور کوئی اسے نہ پوچھے
اساڑھی : ۱۔ غلے کی وہ فصل جو اساڑھ کی پہلی بارش ہوتے ہی بوئی جاتی ہے جس میں جوار، باجرا شامل ہے
۲۔ اساڑھ کے مہینے میں پورے چاند کی رات ، پورن ماشی

اُساس
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(پلیٹس اُد+ شواس) پلیٹس کا خیال غلط ہے یہ "اُچ چھواس" سے ماخوذ ہے۔
ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء نے بھی یہی لکھا ہے:
۱۔ سانس، آمدو شد نفس، حیات
اُساسنا: حیات ہونا، زندگی پانا ، سانس لینا ، زور سے سانس کی آواز پیدا کرنا۔

اَساکشی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَساکھی
دروغ باف، نا قابلِ اعتماد، گواہ جس کی گواہی قابلِ اعتماد نہ ہو
اساکھ: جس کی ساکھ نہ ہو، بے اعتبار، خراب شہرت والا

اسامی
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

اسم کی جمع الجمع ۔ اس کو الف مقصورہ کی جگہ الف ممدودہ سے بھی لکھا جاتا ہے یعنی آسامی اور یہ زیادہ مستعمل ہے ۔لیکن سین کی جگہ ث سے آثامی سے لکھنا غلط ہے ۔ آثامی کے معنی مجرم گنہگار کے ہوں گے، اردو میں یہ لفظ واحد مستعمل ہے اور اس کی جگہ آسامیاں بولتے ہیں ۔

۱۔کاشتکار، رعیت، کسان

۲۔جگہ، نوکری، ملازمت،

فقرہ:(۱) سرشتہ تعلیم میں دو اسامیاں خالی ہیں

(۲) ہم اپنی اسامی پر فلاں کو رکھے جاتے ہیں

۳۔ جواریوں کی اصطلاح میں وہ شخص جو کھیل نہ جانتا ہو اور ہمیشہ ہارتا ہو۔

۴۔قانون کی اصلاح میں مقدمہ کا فریق، گواہ، مؤکل

۵۔ سہل الحصول عورت ،طوائف جو بطورِ طوائف مشہور نہ ہو۔ برے کام کے لیے اچھی لڑکی

الف ۔کوئی سولہہ برس کی آسامی لاؤ۔

ب۔آج تم بھی ٹکے کی آسامی بن گئے۔
اسامی بلاحق دخیل کاری: دخل یابی کا حق نہ رکھنے والی اسامی
آسامی بنانا: بے وقوف بنانا، چندیا موٹڑنا،فریب سے پیسے وصول کرنا،چکمہ دینا
کسی موٹی چڑیا کواسامی بناؤ جوکھیل چلے۔

اسامی پاہی/اسامی پاہی کاشت: خود کاشت یا سیر کا برعکس ۔ جوخود کاشت نہ کرتا ہو، وہ کاشت کار جو کاشت پر مقیم نہ ہو۔
اسامی جمع بندی: انفرادی کاشت کار سے معاہدہ وانتظام، رعیت واری طریقہ
آسامی چھپر بند: مقیم کاشتکار جس کا اپنا چھپر یا جھونپڑا ہو ،اسامی پاہی کاشت کا برعکس
آسامی شکمی: شکمی رعیت، شکمی کاشتکار، شکمی اجارہ دار، کاشتکار کا ماتحت کاشتکار
اسامی غیر مستقل: عارضی ملازمت، قائم مقامی ملازمت میں، کاشتکار جو مستقل حق نہ رکھتا ہو۔
اسامی غیر موروثی: کاشتکار جو موروثی نہ ہو۔
اسامی مستقل: کاشتکار جس کو زمین پر حق حاصل ہو اور بے دخل نہ کیا جائے۔ مستقل نوکری و ملازمت

(۱۳۰) ایک سوتیس

اسامی موروثی: کاشتکار جس کا حق باپ دادا سے چلا آرہا ہو۔ وہ کاشتکار جو مقررہ لگان ادا کرنے پر بے دخل نہ کیا جائے۔

اسامی وار: نام بنام، فرداً فرداً، ترتیب کے مطابق

ڈوبی اسامی: جس سے کچھ وصول نہ ہو سکے۔ دیوالیہ، خالی ٹھنٹھ

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
غالبؔ

سرکاری اسامی: سرکاری ملازمت، سرکاری نوکری

کھری اسامی: نقد سودا کرنے والا، کبھی واجب الادا باقی نہ رکھنے والا، قابلِ اعتماد

کھلانے والی اسامی: عورت جو اپنے عاشق کو کھلائے پلائے اور کفالت کرے

لیچڑ اسامی: کھری اسامی کا برعکس، نادہند، بدمعاملہ

موٹی اسامی: سونے کی چڑیا، مالدار

یافت کی اسامی: زیادہ ملنے والی نوکری، ملازمت جس میں رشوت کی خوب آمد ہو

اُسانا

اردو، سنسکرت الاصل فعل

اڑانا، بہانا، (اُو+سُو) دور، الگ

اسیانا، اُسےونا، اسونی کرنا، برسنا، ورسانا

غلے کوٹوکری میں رکھ کر ہوا کے رخ اڑانا تا کہ بھوسا اڑ جائے اور اناج باقی رہ جائے۔

اُسانا: ابالنا، جوش دینا

اَساو دھانی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَ: نفی کا
بے پروا، غیر محتاط

اَساونت
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت

اَ نفی کا، ساونت: بہادر
ا۔ ڈرپوک، بزدل، کمزور، دَبو۔

اسَاوَری
اردو، مونث، اسم

گانے کا ایک انداز، ایک قسم کا کبوتر، ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں لال زرد اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں اور طول میں روپہلے تاروں سے بُنا ہوتا ہے

نمگیرے تھے اساوری کے بادلے کے جال
جھالر سے موتیوں کی جدا سائباں نہ تھا
مؔنیر[نورالغات]

ا۔ نساوری: کبوتر

اِسپ
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

موئے زہار، پشم، جھانٹیں

اِسپات اردو، پرتگالی الاصل، مذکر، اسم	Espada ایک قسم کا پکا لوہا جس کا مرتبہ کھیڑی کے بعد ہے جو اپنے پکے پن کی وجہ سے کم چوٹ کھاتا ہے۔ [نور اللغات]
اِسپَرش ہندی، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم	کھانے یا پوجا سے پیشتر ہندو کا غسل کرنا جس سے فارغ ہونے سے پہلے کسی چیز کو چھونا اس کے لیے منع ہے۔
اِسپل اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	پیشہ ور گھوڑا چرانے والا
اَسپینا اردو، مذکر، اسم	ا۔ گھوڑا فروخت کرنے والوں کی اصطلاح میں ایک عدد
اَست اردو، سنسکرت الاصل، اسم، صفت	(اَ: نفی۔ ستیہ: سچ)
اَست پھانکنا / اَست بھاکنا	سفید جھوٹ بولنا
اَست کرنا	غلط کاری
اَستُت اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم ہندی میں مؤنث	ستوتی ا۔ تعریف، حمد، بھجن، گانے کے ابتدائی نغمے جس میں حمد کا مضمون ہو، مدح، قصیدہ

(۱۳۳) ایک سو تینتیس

گیا دل لوٹ استت ایسے گائے
نکیا بار بد کو رشک آئے
ناصر

اُستا
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

استاد کا بگڑا ہوا، استاد بمعنی خلیفہ، حجام
نائی، حجام
''ایک نائی جس نے ایک کی جگہ آٹھ حصے وصول کیے اس طرح شمار کرایا'' استا، حجام، نائی، میں، میرا بھائی، گھوڑی، گھوڑی کا بچہ اور مجھے تو آپ جانتے ہی ہیں۔''

استادہ
اردو، فارسی الاصل

۱۔ شامیانے اور خیمے کی چوبیں، کھونٹیاں
۲۔ خیمے کے دروازے کو سیدھا رکھنے کی لکڑی یا اڑواڑ
۳۔ شامیانے کی چھت کو ٹھیک رکھنے کے لیے لگائی جانے والی بلیاں

جڑاؤ وہ استادے الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس کے
میر حسن [سحر البیان]

اِستحقاق
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ طلب حق کرنا، حق دار ہونا
سرکاری اصطلاحات میں کافی استعمال ہوتا ہے۔ چند ضروری تراکیب درجِ ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض

میں استحقاق کی جگہ حق کا لفظ بھی مستعمل ہے۔

۱۔حق استثنائی

۲۔حق اعادۂ وراثت

۳۔حق انفاک رہن: رہن کو ختم کرنے کا حق

۴۔حق امتناع: روکنے یا منع کرنے کا حق

۵۔حق بذریعہ ہبہ: ہبہ کے ذریعے پایا ہوا استحقاق

۶۔حق تخفیف لگان: لگان میں کمی کا حق

۷۔حق ترکہ: ورثہ کا حق

۸۔حق ترکہ بلا وصیت: وہ حق جو ترکہ یا وارثت میں بغیر کسی وصیت کے بھی حاصل ہو۔

۹۔حق تشخیص: اسے تشخیص جمعبندی لگان بھی کہتے ہیں جس کا مطلب ہے لگان یا جمبندی کی جانچ پڑتال اور نظر ثانی کا حق۔

۱۰۔حق تقدیم خریداری: کسی چیز پر پہلی بولی لگانے یا سب سے پہلے خریدنے کا حق

۱۱۔حق تقسیم: تقسیم و بٹوارے کا حق

۱۲۔حق جائزہ: حق جو مسلّم اور جائز ہو

۱۳۔حق حفاظت: اپنے یا کسی دوسرے کے جان و مال کی حفاظت کا حق جو قانونی اختیارات حاصل کرنے کے لیے ہو۔

۱۴۔حق حفاظت خود اختیاری: اپنی جان و مال کے تحفظ کا حق، ذاتی حفاظت کا حق

۱۵۔ حق حین حیات: زندگی بھر کا حق

۱۶۔ حق خریداری نیلام: نیلام میں بولی لگا کر خریداری کا حق

۱۷۔ حق دائمی: کرایہ داری، کاشتکاری یا کسی دوسری قسم کا دائمی حق

۱۸۔ حق دائمی تقسیم: مستقل تقسیم اور بٹوارے کا حق

۱۹۔ حق دخل: داخلہ یا قبضہ کا حق

۲۰۔ حق در باب حقیت: کرایہ داری وغیرہ کا قانونی حق

۲۱۔ حق دعویٰ: دعویٰ کرنے کا حق، نالش کرنے کا حق

۲۲۔ حق دعویٰ ابتدائی: ابتدأ دعوائی دائر کرنے کا حق

۲۳۔ حق ذاتی: ذاتی حقوق و مراعات

۲۴۔ حق رہن: رہن کا حق

۲۵۔ حق شُفع: حق ہم سائیگی

۲۶۔ حق شُفع بربنائے جار و خلیط: خریداری کا حق ہمسائیگی جو شراکت کی بنا پر ہو۔

۲۷۔ حق قانون: قانون پر پیدا شدہ حق

۲۸۔ حق عصوبت

۲۹۔ حق قائم بالوجود

۳۰۔ حق قائم بالوجود شرطی

۳۱۔ استحقاق قائم مقامی: نمائندگی کا حق، دوسرے کی نمائندگی کا استحقاق

۳۲۔استحقاق قائمہ

۳۳۔استحقاق قبضہ: قبضہ کا حق

۳۴۔استحقاق قدامت

۳۵۔استحقاق کامل: مکمل ہر طرح کا حق

۳۶۔استحقاق مالکانہ: جائداد کا حق

۳۷۔استحقاق مالکیت: ملکیت کا حق

۳۸۔استحقاق مالکیتِ مخالفانہ: دوسرے قابض کے خلاف مالکانہ حقوق

۳۹۔استحقاق مُرتہنی: رہن کا حق

۴۰۔استحقاق مزارعانہ: کاشت کا حق

۴۱۔استحقاق مستقل: مستقل حق یا اختیار

۴۲۔استحقاق مشروط: حق مگر بعض شرائط کے ساتھ

۴۳۔استحقاق موروثی: آبائی حق

۴۴۔استحقاق ناقص: نامکمل حق

۴۵۔استحقاق نفاد: آمدورفت کا حق، کسی حق پر عمل درآمد کرنے کا حق

۴۶۔استحقاق نیلام داری: نیلام باخراج کرنے کا حق

۴۷۔استحقاق واقعی: صحیح یا امرِ واقع میں جو حق ہو

۴۸۔استحقاق وراثت: وراثت کا حق

۴۹۔استحقاق وراثتِ آئندہ

اِستری	عورت،زن،بیوی
استری بھوگ واؤ مجہول سے	مباشرت
اِستعمال اردو،عربی الاصل،مذکر،اسم	بہت سے معنی میں استعمال ہوتا ہے بعض کم معلوم استعمال یہ ہیں۔ ا۔مشق۔ربط،ڈنڈ کھیلنے کا استعمال (پوربی محاورہ) آپ کو گھوڑے پر چڑھنے کا استعمال ہے؟(پوربی
استعمال چاول:	ایک قسم کا عمدہ چاول جو عرصہ تک رکھنے کے بعد اچھا ہو جاتا ہے
اِستنجا اردو،عربی الاصل،مذکر،اسم	ا۔آب دست لینا،پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے دھو کر صاف کرنا ۲۔مٹی کے ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنے کو بھی کہتے ہیں استنجے سے استنجا لڑانا:لواطت کرنا استنجا لڑنا/استنجا گہرا ملنا:باہم ایسی بے تکلفی ہونا کہ کوئی حجاب نہ رہے (لکھنؤ) استنجے کا ڈھیلا:بے وقعت،حقیر

بڑا استنجا: پاخانہ
چھوٹا استنجا: پیشاب

اَستھَل
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ہندو فقراء کی خانقاہ، مقام، ڈیرہ، جگہ، ڈیرہ، زمین، فقیروں کا تکیہ۔

استھل کی ہوس دل میں، نہ مندر سے انھیں کام
مفلس سے نہ مطلب نہ تونگر سے انھیں کام
نظیر اکبرآبادی

اَستی
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

اَ: نفی۔ شکتی: طاقت
کاہل الوجود، ناچار، کمزور، سست
ارے اَستی، تجھ سے ہلا بھی نہیں جاتا۔

اِستیناس
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

[مادہ، اُنس]
یگانگت، محبت، قریبی تعلق

اَسِدھ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت

اَ: نفی۔ سدھ: بکمل
کچا، خام، نامکمل، ادھورا

اَسُدھ۔ اَشُدھ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، صفت

اَ: نفی۔ شُدھ: پاک صاف
ناپاک، نحس، نجس، گندہ، خراب

اَسْرار — سِرّ کی جمع
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم
بھید، راز، پوشیدہ باتیں، رموز

اِسرار — عربی میں پنہاں کرنا، اردو میں جن بھوت، پری، سایہ اور
اردو
واحد مستعمل ہے

کوئی کہتا تھا ہے کوئی آزار
کوئی بولا نظر کا ہے اسرار
شوقؔ

کسی نے کہا یہ تو دلدار ہے
کسی نے کہا کچھ یہ اسرار ہے
میر حسنؔ [مثنوی]

اِسرَائیل — ا۔ اسرائیل، اہلِ یہود، سلطنت اہلِ یہود
اردو، عربی، عبرانی، مذکر، اسم
۲۔ اسرائیل کے معنی ہیں رات کو نکلنے والا، اور یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے: حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے، حضرت ہاجرہ سے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت سارہ سے حضرت اسحاقؑ ہوئے۔ حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے عیصؑ اور یعقوبؑ تھے۔ حضرت اسحاقؑ حضرت عیصؑ کو بہت چاہتے تھے مگر حضرت یعقوبؑ کو ماں بہت پیار کرتی تھیں۔ ایک دن حضرت اسحاقؑ نے عیص

سے کہا کہ شکار کر کے لا اور کباب بنا کر کھلا کہ میں تجھے دعا دوں۔ وہ شکار کو گئے ادھر ماں نے حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ تو بکری ذبح کر کے کباب بنا کر باپ کو کھلا اور دعا لے۔ حضرت یعقوبؑ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت اسحاقؑ بوجہ ضعف بصارت دیکھ نہ سکتے تھے۔ کباب کھا کر خوش ہوئے اور دعا کی کہ خدایا جس بیٹے نے کباب کھلائے اس کی اولاد میں انبیاء پیدا فرما۔ شام کو حضرت عیصؑ شکار کر کے لائے اور بعد میں یہ سب حال کھلا تو بہت سخت غصہ ہوئے اور حضرت یعقوبؑ سے دشمنی ہوگئی۔ حضرت اسحاق کے وصال کے بعد حضرت یعقوبؑ کو خوف ہوا کہ کہیں عیص انھیں مار نہ ڈالیں اس وجہ سے دن کو پوشیدہ رہتے تھے اور رات کو نکلتے تھے ۔ پھر اپنی والدہ کے کہنے سے ہی رات میں نکل کر کنعان کی طرف چلے گئے اس لیے ان کا نام اسرائیل پڑا۔ یعقوب کے لفظی معنی ہے عقب میں آنے والا۔ چوں کہ وہ حضرت عیص کے بعد پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے یعقوبؑ کہلائے۔

اَسَرنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

۱۔ گھٹنا، کم ہونا، واپس ہونا، ہٹنا
۲۔ بعجلت کام ختم ہونا

اِسرِنج
اردو، مذکر، اسم

شنگرف

اَسُری قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم	۱۔ بھتنی، بلا، چڑیل ۲۔ ایک قسم کا کالا بیج
اُسطُوانِ مُسَدَّیرُ اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم	۱۔ گول ڈنڈا
اسکانا	بتی کو ابھارنا، لو کو بڑھانا، جوش دلانا تحریک دینا، بھڑکانا
آسَکَتُ قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مونث، اسم	اَ: نفی۔ شک: کر سکنا ا۔ سستی، کاہلی، پڑیل پن، نکما پن، ناکارہ، بے عملی ہاتھ کی آسکت مونچھ ۲۔ اونگھ، غنودگی، خواب آلودگی ۳۔ ٹال مٹول، لیت ولعل، حیلہ حوالہ
آسکتانا فعل	دیگر اشکال: اسکتانا، آسکتیانا، الکساتا، آلکس آنا ا۔ کام ٹالنا، جی چرانا، کام چوری کرنا، حرام خوری کرنا، وقت ضائع کرنا، کام نہ کرنا۔ فقرہ: بس دن کھانا کام کو اَسکتانا (پوربی محاورہ)
آسَکتی مذکر، اسم	دیگر اشکال: اسکتی، آلکسی، آلکسیا ا۔ کاہل ست

(۱۴۲)ایک سو بیالیس

۱۔آ سکتی گرا کنویں میں کہا ابھی کون اٹھے''

(کہاوت)

۲۔رام نام کو، آ سکتی بھوجن کو تیار

آ سکتی
صفت

گڑھوال میں الہی کہتے ہیں

آ سکتی
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

(آستِک)
تعلق خاطر، لگاؤ، کشش، انہماک

اُسکُفَّہ
عربی، فارسی، اردو

دروازے کی چوکھٹ کی لکڑی، اوپر، سر کی طرف کی لکڑی کو اُترنگ کہتے ہیں اور نیچے، پیروں کی طرف کی لکڑی اُسکُفّہ کہلاتی ہے۔

[منتخب النفائس]

اُسَل پُسَل جانا
اردو، برج، فعل

اس کا سنسکرت سے کوئی تعلق نہیں جیسا پلیٹس نے لکھا ہے

۱۔تلپٹ ہو جانا، ہل دل جانا

۲۔مشتعل ہونا، پریشان ہونا، ہیجان میں ہونا۔

اِسمرتی

ویدوں کی شرحیں جو اٹھارہ ہیں۔

اسم نویسی
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

ا۔ دفتر اندراج، فہرستِ نام، فہرستِ گواہان

خط جبیں کو پڑھ کے پکارو ہمارا نام
یہ عاشقوں کی اسم نویسی کا بند ہے
سحر

اسم نویسی گواہان: گواہوں کے نام کی فہرست، گواہوں کو مقدمہ میں طلب کرنے کا سمن۔

اسم وار: نام کی ترتیب سے لحاظ سے اندراج، نام بنام

اسم نویسی: منگنی کے رقعہ سے پہلے کاغذ بھیجا جاتا ہے جس پر ضروری امور لکھے ہوتے ہیں، اس کو بھی عورتوں کے محاورہ میں اسم نویسی کہا جاتا ہے۔

اسَن
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

ا۔ درخت جس پر ٹسر ریشم کا کیڑا رہتا اور پلتا ہے۔

اَسَن
اردو، سنسکرت، اردو مذکر

اَشَن

کھانا، خوارک

اسَنتشٹ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

غیر مطمئن، ناآسودہ، ناخوش

اَسَنک راَسنکھہ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، اسم صفت

(۱۴۴)ایک سو چوالیس

اَ: نفی ۔ شنکا: خوف
[پالی میں اسنکو]
بے خوف، پر اعتماد، پر یقین

اسنگت
قدیم اردو، برج، مذکر، اسم
اَ: نفی ۔ سنگت: مناسب
برا، بدوضع، نامناسب، غیر متناسب، متضاد

اَسُو
قدیم اردو، برج، اسم صفت
نحس، منحوس، نامبارک، ناخوش، خطرناک، بدشگون

اَسوار
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم
(سنسکرت کا مادہ بھی ہے)
۱۔ سوار، گھڑ سوار، پیادہ یا پیدل کا برعکس، گھڑ سوار فوجی
۲۔ عاشق، آشنا، شوہر، دھگڑا، چڑھیت

کیا باندھا ہے آسن
میں تجھ اسوار کے صدقے

نظر اکبر آبادی

اَسوامی بکری
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم
(اَ: نفی ۔ سوامی: مالک ۔ وکریہ: بکری، فروخت)
پالی میں اسّا میکو
مالک کی عدم موجودگی میں فروخت ۔ فروخت ناجائز

اَسوانسی
اردو، برج، مؤنث، اسم
پیمائش زمین کا پیمانہ، کچوانسی کا بیسواں حصہ

اَسوبھا
(الف نفی کا)
نازیبا، بے شکل، بے ڈول، بے رونقی، بے زینتی، بدوضعی، بے ڈول پن

اسوَچ
قدیم اردو، مذکر، اردو
گندگی، ناپاکی، ناصافی
ہندوؤں میں کسی عزیز کے مرنے سے جو اَپوِترتا (ناصافی) ہوجاتی ہے۔

اَسوگ
قدیم اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
شوچ: فکر
پالی میں اسوکو
۱۔ اطمینان، آسائش، طمانیت
۲۔ ایک درخت کا نام، دیودارو
آسودگی، مطمئن، آسودہ

اَسُہج
اردو، سنسکرت الاصل، صفت
(سہج: برداشت)
ناقابلِ داشت، تکلیف دہ

اَس وِنی
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، مذکر
(اَشو: گھوڑا)
چاند کا پہلا برج جس کی شکل گھوڑے کے سر سے مشابہہ ہے، aries کے سر کے تین ستارے

اَسّی
اردو، مذکر، اسم

(مارواڑی میں اسّی ۔ گڑھوال میں اسی، پالی میں اسیق)

اسی لسّی: بڑھاپے میں حال خراب ہو جاتا ہے۔ حرارت غریزی کم اور رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

اسّی
قدیم اردو، سنسکرت، مونث، اسم

تلوار

اسی اوپر گولی آیا۔ گولی اوپر برچھا آیا (پوربی گیت)

اُسیر کرنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

سنسکرت مادہ (سمِر)

۱۔ یاد کرنا، ذہن میں رکھنا، خیال میں رکھنا

۲۔ جدائی محسوس کرنا جیسے بچے کو ماں کا خیال آتا ہے۔

فقرہ: بچہ ماں کی اُسیر کرتا ہے۔

۳۔ ناخوش ہونا، غصہ ہونا

مجھے پنیا بھرن کو جانا بلما کریں گے اُسیر (گیت)

اُسیر
اردو، مؤنث، اسم

خوشبودار گھاس جس کی ٹٹیاں بنا کر گرمیوں میں لگاتے ہیں۔ خس

اُسیجنا
اردو، برج فعل

سنسکرت کا مادہ بھی ہو سکتا ہے

اُپ: کم، نامکمل، ادھ پکا۔ شرو: پکنا

(مختلف شکلیں، سیجنا، دم کرنا، بھونا)

جوش دینا، آگ پر آہستہ آہستہ پکانا، دھیمی آنچ پر پکانا۔

اَسیِس رآسیِس اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم	۱۔انعام: ہم لڑکوں لاؤ اسیس لڑکے جیویں کوڑ برلیس (لڑکوں کا گانا) ۲۔دعا، برکت، خیر و برکت، نیکی کا بدلہ ۱۔کوسے جیئیں اس پہ مریں ۲۔ہوئے آنند، اسیس دیت ہوں ، اچل سہاگ ہو جائے ری۔(عورتوں کا گیت) ۳۔پانڈے جی اب دیو اسیس لڑکے جیویں کوڑ برلیس (کروڑ برس) پورب کے بعض پاٹھ شالاؤں میں دستور تھا کہ پاٹھ شالا میں چک چندا تیوہار کے موقعہ پر استاد ،لڑکوں کو ساتھ لے کر گھر گھر (والدین کے) جاتے اور لڑکے یہ گیت گاتے اور استادوں کو کچھ نذرانہ وصول ہوتا۔ ۳۔چھوٹوں کا بڑوں کو سلام، تعظیم	
اُسیونا	دیکھیے اُسانا	
اَشاوَلی	ایک راگ کا نام	
اَشُبھ	(الف نفی کا) نامبارک ،شگونِ بد، برا، منحوس	

اِشتہار
اردو، عربی الاصل، مذکر، اسم

مشہور ہونا، شہرت

ہے نام مجلسوں میں مرا میر بیدماغ
از بسکہ کم دماغی نے پایا ہے اشتہار
میر

غزل اور بحر میں انشاء اب تو بدل کے قافیہ کوئی پڑھ
کہ جہاں کے اہلِ سخن کو ہے ترے اشتہار نے غش کیا
انشاء

اَشٹ جام
اردو، سنسکرت الاصل

(اشٹ یام)
آٹھوں پہر، تمام وقت، سارا وقت، ہر دم، ہمیشہ
اشٹ جام دھیان مو ہے واکو رہت ہے ری
نا جانوں کب درشن پیٹھوں گی (پوربی گیت، خیال)

اشٹ سِدھی
مذکر، اسم

۱۔ آٹھ اکمل ترین ہستیاں

۲۔ اللہ والے اور دھیان گیان والے اپنی روحانی علوم و برتری کے باعث کائنات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ان قوتوں کے مظہر تبسم کو اشٹ سدھی کہتے ہیں۔

اشٹ منگل
مذکر، اسم

۱۔ گھوڑا جس کے چاروں پاؤں، چہرہ سینہ اور دم سفید ہو
۲۔ آٹھ سوار اشیاء کا اجتماع مثلاً شیر، سانڈ، ہاتھی، پانی کا

(۱۴۹)ایک سو انچاس

گھڑا، پنکھا، جھنڈا، بگل اور چراغ

اشٹمی: چاند کے گھٹنے یا بڑھنے کا آٹھواں دن

جنم اشٹمی: بھادوں (اگست) کے نصف تاریک حصے کا

آٹھواں دن، کرشن مہاراج کا یوم پیدائش

اَشُدھ

(الف نفی کا) ناپاک، ناصاف، غیر صحیح، غلط

اَشرَفی

اردو، مؤنث، اسم

ا۔ سونے کا سکہ

چیست عنقا روپیہ کبریتِ احمر اَشرَفی

کیمیا نوکر شدن یک ہفتہ پیشِ بوالحسن

نعمت خانِ عالی [نور اللغات]

صاحب غیاث اللغات نے شرح دیوان خاقانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اشرف ایک بادشاہ تھا جس کے عہد میں یہ سکہ سونے کا، جس کا وزن دس ماشہ کا ہوتا تھا، رائج ہوا اسی نسبت سے اشرفی کہتے ہیں۔

[نور اللغات]

۲۔ کلکتہ کی اشرفی (۱۸۵۹ء) تقریباً ایک پونڈ گیارہ شلنگ آٹھ پینس کے برابر ہوتی ہے اس کا سونا انگریزی معیار سے ایک اونس میں پانچ شلنگ کے قدر بہتر ہوتا ہے۔ یعنی ایک اور سولہ کا تناسب۔ قانون مجریہ مئی ۱۷۹۳ء کے قواعد کے تحت اس کا وزن ۱۹۰۸۹۴ گرین ہونا چاہیے۔ یورپین عام طور پر

اسے گولڈ مہر کہتے ہیں۔ بنگال گولڈ مہر (کلکتہ اشرفی) ۱۶ر روپے کی اور مدراس اور بمبئی کی ۱۵ روپے کی ہوتی ہے۔

[ڈنکن فوربس ۱۸۵۹ء]

محاورہ: گھر میں کوڑی نہیں نام اشرفی لال

اشرفی بوٹی: اشرفی کے برابر گول گول بوٹیاں جو زربفت اور کمخواب پر ہوتی ہیں۔

اشرفی کا پھول: ایک پھول جو گول اور اشرفی کی طرح ہوتا ہے۔ بعض لوگ گیندے اور اشرفی کو ایک سمجھتے ہیں۔

اَشْرَاف

اردو،عربی الاصل،مذکر،اسم

شریف کی جمع اردو میں واحد بھی مستعمل ہے

ا۔ شریف لوگ، اعلیٰ، خاندانی

اشراف سے کمینے ہیں برتر تو کیا ہوا
گوہر بزیرِ آب ہے بالائے یم حباب

آسیر [نوراللغات]

۲۔ روھیل کھنڈ، اودھ اور بنارس کے علاقوں میں کاشتکاروں کا ایک طبقہ جو اپنے آپ کو بعض مراعات کا حق دار سمجھتا ہے

فلین

اَشرافت
اردو،عربی الاصل،مؤنث،اسم

(اردو والوں نے اشراف سے بنایا ہے بہ معنی شرافت)
شرافت،تہذیب،شائستگی

[فیلن ۱۸۷۹ء]

اَشوبھا

دیکھیے اسو بھا

اَشلوک

نظم،بیت،شعر،دوہا،مقفیٰ فقرہ

اِغماز
اردو،عربی الاصل،مذکر،اسم

عربی مادہ غَمَز کے بہت سے معنی ہیں جس میں آنکھ سے اشارہ کرنا اور قیمت کم کرنا اور قدر گھٹانا،عیب لگانا یا ظاہر کرنا بھی ہے۔
اردو میں ناز و انداز اور نخرے کے معنی میں بھی آیا ہے۔

چلیں ایک اغماز اور ناز سے
کھڑی واں ہوئیں ایک انداز سے

میر حسن[سحر البیان]
اس کے معنی پہلو تہی کرنا ، بے التفاتی دکھانا ، روگردانی کرنا وغیرہ بھی ہیں۔

اَکارَتھ

(الف نفی کا) بے کار، بے نتیجہ، برباد، ضائع

اَکارَن

(الف نفی کا) بے کار، بے نتیجہ، بے سبب، بے وجہ، بے ضرورت، بے بنیاد، فضول

اَکال	(الف نفی کا) بے وقت، ٹھیک وقت سے پہلے یا بعد، براوقت، بے موقع، بے موسم، خشک سالی، قحط سالی
اُکالنا	پانی کو جوش دینا
اَکالہ اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم	آکِلَة: عضو کو کھانے والی بیماری یا زخم جسم یا عضو کو گلا دینے والی بیماری ''ہماری قوم میں عموماً پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ مذہبی تعصبات مادّہ اکالہ کی طرح قوم کو فنا کر رہے ہیں'' حالی، حیات جاوید، آگرہ حصہ دوم، ص ۱۱۰
اَکالی	سکھ قوم کا ایک فرقہ
اُگت / اُکت اردو، برج، مؤنث، اسم	(سنسکرت: اُکتی) دیکھیے اگت تدبیر، حکمت، ایجاد، ترکیب، چال، عیاری، چالاکی، چالبازی گھڑنت، افتراء، ابداع، نئی انوکھی بات کلیات میر تقی میر مرتبہ مولٰینا عبدالباری آسی۔ لکھنؤ ۱۹۴۰ء میں میر کے مندرجہ ذیل شعر میں اوکٹ چھپا ہے مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا کیوں کہ معاصرین میر کے ہاں اکت دیا ہے۔

(۱۵۳) ایک سوترپن

کلیات میر تقی جو فورٹ ولیم کالج کلکتہ ۱۸۱۱ء میں چھپا ہے
اس میں اکت ہی ملتا ہے، ص ۲۳۹-۱۲

ملا غیر سے جا جفا کیا نکالی
اُکت لے کے آخر ادا کیا نکالی
میرؔ [دیوان اول]

نئی انوکھی بات:

تم اٹھے برے تو دل بیٹھ گیا
بیٹھے بیٹھے یہ اُکت کیسی لی
جرأتؔ

چشمِ غضب پہ اسکی لگا جان وارنے
اچھی اکت کی لی دلِ امیدوار نے
تسلیمؔ

بے موقع و بے محل حرکت کر بیٹھنا:

اب دعاؤں پہ گالی دیتے ہیں
ہر جگہ وہ اکت کی لیتے ہیں
مسرورؔ

مندرجہ ذیل بالا تین مثال نور اللغات سے ماخوذ ہیں

اک تالا — اصطلاح موسیقی
ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے۔

اُکسنا
فعل

جوش میں آنا، ابھرنا، بنانا، آگے بڑھانا، چلانا، اوپر آنا، چڑھنا

سو سو طرح کے جیلے دل میں اکستیاں ہیں
کیا جوش بھر رہی ہیں کیا جوش مستیاں ہیں
نظیر اکبرآبادی

اِکلائی
اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

''لا'' فارسی میں بمعنی تہہ آتا ہے۔ ''لا بلا'' یا ''لا برلا'' یعنی تہدار، تہہ بر تہہ، کئی تہوں والا۔ دولا: دو تہہ والا، دُہرا، اردو کی ''دلائی'' یعنی اوڑھنے کی دہری چادر اسی سے بنائی گئی ہے۔
اِکلائی: ایک تہہ والی، اِکہری چادر، ایک کپڑے کی چادر جس میں استر نہ لگا ہو۔

ترکِ لباس سے میرے اسے کیا وہ رفتہ رعنائی کا
جامے کا دامن پاؤں میں الجھا ہاتھ آنچل اِکلائی کا
میرؔ

اَن کال

دیکھیے پن کال

اَکھرنا
اردو، برج، فعل

نامناسب معلوم ہونا، اکھل جانا، برا لگنا، شاق گزرنا

اَکھنڈ	(الف نفی) ناشکستہ، پورا، مکمل، کامل، سالم، تمام، سب، مجازاً خدا
اَکھوا	بیج سے جو پہلے پہل کونپل نکلتی ہے
اُگاہنا	جمع کرنا، فراہم کرنا، وصول کرنا
اُگت سنسکرت، اردو	دیکھیے اکت، سنسکرت کے دو لفظ ہیں ایک (اُگتی) جس کے معنی بالیدگی، نشوونما، بڑھوت، اُگنا، پیدا ہونا ہے۔ دوسرا ہے (اُکتی) جس کے معنی تدبیر، حکمت، ایجاد، اوپج، دانائی، اختراع، وغیرہ میر امن کے نسخۂ باغ و بہار مطبوعہ لندن ۱۸۵۱ء میں اُگت چھپا ہے۔ حالاں کہ موقعہ اکت کا ہے۔ "خدا نے بعد مدت کے جان گلکرسٹ صاحب سا دانا نکتہ رس پیدا کیا کہ جنھوں نے اپنے گیان اور اگت سے اور تلاش اور محنت سے قاعدوں کی کتابیں تصنیف کیں۔" میر امن [مقدمہ باغ و بہار محولہ بالا۔ ص ۸]
اَگروال	ہندوؤں کی ایک ذات جو مہاجنی کا پیشہ کرتی ہے
اَگنی	آگ، آتش، ایک درخت، جنوب اور مشرق کا درمیانی گوشہ، آگ کی دیوی

اَگور — (تلفظ بروزن جور بمعنی ستم)

مذکر، اسم، برج، اردو — جیٹھ اور اساڑھ کے مہینوں میں جو رقم بطورِ پیشگی کاشتکار مالکِ زمین کو ادا کرتا ہے۔

اَگور بٹائی: (مونث) ا۔ کاشتکار اور زمیندار کے مابین طے شدہ مقدار کے مطابق فصل کی بٹائی۔

۲۔ تقسیم سے پہلے فصل کی نگرانی تاکہ شرکاء میں سے کوئی خفیہ طور پر فصل نہ چرا لے

اُگور — بروزنِ کور معنی اندھا
نگراں، محافظ، فصل کا رکھوالا

اُگورنا — تاکنا، رکھوالی کرنا، چوکسی کرنا

اُگھاڑنا — کھولنا، کشادہ کرنا، اکھاڑنا

اَگھور — گند، غلاظت، ڈراونا، ہولناک، شیو جی کے مذہب کا ایک فرقہ جو انسان کا گوشت، بول و براز وغیرہ کھاتا ہے۔

آگہی — دل کو خود بخود اندرونی طور پر کسی بات کا پتہ چل جانا، القاء سا ہونا

لیلیٰ کو اس کے آنے سے ہوتی تھی آگہی
پھرتی ادھر اودھر تھی وہ حیلے کو ڈھونڈھتی

نظیر اکبرآبادی

اَلبیلا را لبیلی	بانکا، چھیلا، مست
اُلخَالُق اردو، ترکی، مذکر، اسم	پوشاک جس کو زیرِ قبا پہنتے ہیں۔
اُلل پڑنا	سواری میں اگر پیچھے بوجھ زیادہ ہو اور سواری آگے سے ہلکی ہو تو اس کیفیت کو الل پڑنا کہتے ہیں۔
اَلَّز را َلّھڑ	ناتجربہ کار
اُلّس ترکی الاصل، پشتو، روہیل کھنڈی، اردو	اُلس (غیر مشدد) پشتو میں قبیلہ یا خاندان کو کہتے ہیں۔ رام پور میں لام مشدد ہو گیا۔ عورتیں کوستے ہوئے کہتی ہیں ''تیرا اُلّس سے پیالا جدا ہو جائے۔'' یعنی کوڑھی ہو جائے، جو لوگ تجھے اپنے ساتھ کھلانے پلانے سے پرہیز کریں۔ کسی کی بدنامی اور تشہیر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ ''ساری اُلّس ہاہا باز ہے۔'' کبھی کہتی ہیں ''اس سے اُلّس واقف ہے'' عرشی
اُلوپ انجن	ایک قسم کا سرمہ جس کے لگانے سے لگانے والا دوسروں کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔

اُلوتے بلوتے — دیکھیے بلوتے

قدیم اردو، مراٹھی، مذکر، اسم، جمع

نوکر اور باضابطہ ملازموں کے علاوہ اور نوکر پیشہ لوگ۔ ان کی اولاد، متعلقین، بیوائیں، فقیر، معذور وغیرہ۔ دکن کے بعض علاقوں میں ملازمین کے علاوہ ان لوگوں کی بھی پرورش کی ذمہ داری صاحبِ خانہ پر ہوتی ہے۔

اُلول — (واوِ مجہول سے)

اردو، برج

کھیل، شوخی، شرارت، قائم، پائیدار

اُگول — (بروزنِ بول بمعنی کہہ)

اردو، مذکر، اسم

۱۔ اچھل کود، شوخی شرارت، ہنسی دلگی، چلبلاپن
۲۔ گھوڑے یا بچھڑے کی اچھل کود

الول کلول: الیل کلیل: اچھل کود، شوخی شرارت

سوار گر پڑے سوتے میں چار پائی سے
کرے جو خواب میں گھوڑا کسی کے نیچے الول
سودا

اُلاہنا / اُلہنا

۱۔ طعنہ، عیب، نقص، شکایت
اُلہنا دینا، طعنہ دینا
۲۔ ہندی میں اُلہنا کا مطلب ہے اُگنا، پیدا ہونا اور طعنہ وشکایت کے معنی میں الاہنا مستعمل ہے۔

اَللّٰھُمَّ
عربی

اے خدا، اے اللہ، بار خدایا

نحویوں کا قول ہے کہ یہ لفظ اصل میں یا اللہ تھا، یا کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں میم مشدد زیادہ کر دی گئی ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ عبرانی زبان میں خدا کو اُلُوہ کہتے ہیں اور ان کا قاعدہ ہے کہ انھیں جس نام کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہوتی ہے، اس کے آخر میں ''ی''، ''م'' جو جمع کی علامت ہے زیادہ کر دیتے ہیں اس لیے جب وہ ''اُلُوہ'' کا نام لیتے تھے تو بخیال تعظیم اس کو اُلُوہیم بصیغۂ جمع بولتے ہیں اہلِ عرب نے اپنے لہجے میں اُلُو سے اللہ اور اُلُوہیم سے اللّٰھُمَّ بنالیا

[مولوی نجم الدین سیوہاروی، لغات القرآن]

امانت
عربی الاصل، مؤنث، اسم

(علاوہ عام معنوں کے)

۱۔ حفاظت، تحفظ، ضمانت، بے خوفی

۲۔ امانت خانی۔ ایک قسم کا خشک چبانے کا تمباکو

مئے عشق میں پھر یہ سوجھی ترنگ
کہ لے چلیے اس کا امانت پلنگ

میر حسنؔ [سحر البیان]

اَمانی
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم

۱۔ ضمانت

۲۔ وقف، بیعانہ

٣۔ (صفت) وہ زمین جو حکومت کی طرف سے کلکٹر کی تحویل میں ہوا، مانی کہلاتی ہے۔اس کے برعکس جو ٹھیکہ یا پاپٹہ پر دی گئی ہوا، جارہ کہلاتی ہے۔

اَماوَس — بدر سے ہلال تک کا پندواڑہ، اس کی پندرہویں تاریخ جس میں چاند چھپا رہتا ہے۔ چاندرات، شمس وقمر کے اجتماع کی رات

اَمبو — پانی، جَل، آب

برج، مذکر، اسم

اَمُبو رامُوَا — آم

اَمبِیا — چھوٹا اور کچا آم

اَمِٹ — (الف نفی کا)

قائم، برقرار، جو مٹ نہ سکے، غیر فانی

اَمَرُ — (الف نفی کا)

زندہ جاوید، غیر فانی، مجاز اَدیوتا، ایک سنسکرت لغت نویس کا نام

اَمَراوتی — اندر کے دارالسلطنت کا نام، بہشت

اَمَرس — آم کا رس

اُمس — شدت کی گرمی جس میں ہوا نہ ہو، حبس، گھمس

اُمک رأُمک رڈھمک امکاڈھمکا — وہ، یہ، کوئی، فلاں، فلاں فلاں، تحقیر اور عمومیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اَمول — (الف نفی کا) ان مول، بیش بہا، قیمتی، انوکھا

امید — حمل، رحم میں بچہ پڑنا

اردو، مؤنث، اسم

جماعت نے رمال کی عرض کی
کہ ہے گھر میں امید کی کچھ خوشی

میر حسنؔ [سحرالبیان]

اَن — اناج، غلہ، روزی،

مذکر، اسم — اَن اور جَل: آب و دانہ

اَنّ — اناج، غلہ، کھانا، غذا، خوراک، آذوقہ

اَناتھ — (الف نفی کا) جس کا ناتھ یعنی سر پرست مالک نہ ہو، بے سہارا، بے وسیلہ، بے شوہر، یتیم، مطلق العنان، دکھی، غریب

اَن بیدھا/ان بندھا — (الف نفی کا) سوراخ نہ کیا ہوا، ناسفتہ

اَنترا — بیچ کا، درمیانی، مرکزی، الگ، بنا، نزدیک۔ گیت کا پہلے فقرے کے بعد کا فقرہ

اَنترہ — آنت، انتڑی، رودہ

انتظام دینا — آراستہ کرنا، سجانا، ترتیب دینا

خواصوں نے گھر کو دیا انتظام
تمامی کے پردے لگائے تمام
میر حسن [سحر البیان]

اَنجو/آنجھو — آنسو

آنچی — آنچل، پلو، سرا، رومال یا کسی کپڑے کا سرا اور کنارا

اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں: یہ گوارا ہے کہ دیدے پھوٹ جائیں مگر دکھتی آنکھوں پر ہر وقت رومال یا کوئی اور کپڑا رکھنا گوارا نہیں۔ یہ محاورہ ایسے وقت بولتے ہیں جب آدمی کاہلی یا حماقت کے سبب معمولی احتیاط کرنے کو تیار نہ ہو اور بڑی تکالیف بھگتنے پر آمادہ ہو جائے۔

ایسے دیکھے ہیں اندھے لوگ کہیں
پھوٹے سہتے ہیں آنچی سہتے نہیں
میر

اَنّ داتا		(اَنّ: اناج، رزق۔ داتا: دینے والا)
	اردو، برج، مذکر، اسم	رازق، آقا، مالک، خداوند نعمت
اِنْدَرْ		گرجنے والا، بجلی، مشرق، دیوتاؤں کا راجہ، بارش کا دیوتا
اِنْدَرپَت / اِنْدَرپَرَستھ		جمنا کے کنارے پانڈوں کا آباد کیا ہوا قصبہ جسے اب دہلی کہتے ہیں۔
اِنْدَرْدَھنُش		قوسِ قزح، دھنک
اِنْدو		چاند، کافور
اَنْدولَنا		جھولا جھولنا، جھومنا
اندھا کنواں		کنواں جس میں پانی نہ ہو، خس و خاشاک سے بھرا ہوا کنواں

زیرِ خاک لے کے جو یہ چشم تر گئے
اندھے کنویں بھی جتنے تھے پانی سے بھر گئے
تجلی

اَنْدھرہ / آندھرا	بھیلیا، بھیل، تلنگانہ، جدید بھارت کا جنوبی صوبہ

اَنّ دَھَن	غلہ اور دولت، وہ دولت جو غلہ اور دوسری جائداد پر مشتمل ہو
اَنسویا	(الف نفی کا) وہ عورت جس میں صبر وضبط کا زبردست مادہ ہو۔ اتری مُنی کی بیوی کا نام
اَنکانا/آنکنا	ا۔ پرکھوانا، پچوانا، دام لگوانا، اندازہ کرنا، ۲۔ پرکھنا، جانچنا، دام لگانا، تخمینہ بتانا
اَنکُرنا برج، مذکر، اسم	ا۔ انکھوا، کونپل ۲۔ بیج بونے کے بعد جو پہلا انکھوا نکلتا ہے
اَنکورنا برج، فعل متعدی	خشک کرنا، سکھانا، گرم کرنا، گرم کر کے خستہ کرنا
اَنُوراگ برج، اسم	ا۔ شکر رنجی، تھوڑی سی لڑائی، محبت کی لڑائی
اَنکھڑی/اَنکھیا/انکھیاں	آنکھ، چشم، آنکھ کی تصغیر، پیار سے آنکھ کو کہتے ہیں
اَنکھوا	اکھوا، وہ شے جو پہلے پہل بیج میں سے نمودار ہو

اَنگاَ (انگ: جسم)
اردو، برج، مذکر، اسم
انگرکھا، اچکن کی قسم

انگرکھا (انگ، جسم)
اردو، مذکر، اسم
انگرکھا دراصل جامہ (دیکھیے جامہ) اور بالابر (دیکھیے بالابر) دونوں کو ملا کر ایک نئی قطع پیدا کی گئی۔ اس میں سینے پر چولی، قبا سے لی گئی مگر سینہ کھلا رکھنے کی جگہ ایک گول اور لمبوترا گریبان بڑھا دیا گیا، جس کے اوپر گلے کے نیچے ایک ہلال نما کنٹھا لگایا جاتا اور وہ بائیں طرف گردن کے پاس گھنڈی، تکمے سے اٹکا دیا جاتا۔ چولی نیچے رہتی جس میں پہلے داہنی طرف کا پردہ نیچے بغل میں بندوں سے باندھ دیا جاتا ہے اور پھر اوپر بند ہوتے ہیں جس سے دونوں طرف کے پردے سینے کے نیچے بیچوں بیچ لا کے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اس میں بائیں جانب تھوڑا سا سینہ کھلا رہتا ہے، چولی نیچے رہتی اور نیچے دامن اگرچہ قبا کے سے ہوتے مگر پرانے جامے کی یادگار میں دونوں پہلوؤں پر بغلوں کے نیچے چنٹ ضرور رکھی جاتی۔ یہ پرانا انگرکھا تھا جو دہلی کے آخری دور میں رواج پا چکا تھا۔ لکھنؤ آنے کے بعد انگرکھے میں زیادہ چستی پیدا کی گئی، چولی خوب گول، اونچی اور کھنچی ہوئی چست ہوگئی، بغلوں کی چنٹ بالکل نکل گئی۔ دہلی میں انگرکھے کے

ایجاد ہونے کے بعد نیمہ (دیکھیے نیمہ) چھوٹ گیا اور بائیں جانب سینے کا کھلا رہنا معیوب نہ تھا، وضع داری خیال کیا جاتا۔ لکھنؤ میں اس کے نیچے نیمے کے عوض شلوکا ایجاد ہوا (گزشتہ لکھنؤ)

اَنکنا
اردو، برج، مؤنث، اسم

عمدہ جسم کی عورت، خوبصورت عورت، زنِ پُر اندام

اَنْ مِل بدرالدین
اردو، محاورہ، اصلاح

خاص چوسر بازوں کی اصطلاح، جب فریقِ مخالف کی گوٹ تنہا ہو یعنی جگ نہ ملا ہو، اور وہ پانسا پھینکے تو کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ایسا پانسا نہ آئے جس میں مل جائے، علیحدہ علیحدہ رہے۔ (عزیز لکھنوی)

اَنْ ملے کی کُسل
اردو، محاورہ

(کسل، کشل، خیر، خیریت)
جب کسی مخالف کا ذکر آئے تو کہتے ہیں، یعنی جب تک نہ ملے خیریت ہے۔ مطلب یہ کہ ہمارے اس کے وہ ٹھنی ہے کہ جب تک کہیں راستے گلی میں نہیں ملتا ،جبھی تک خیر ہے مل جائے تو فوراً مار ڈالیں یا لڑیں وارہ پنارہ کرلیں۔ (عزیز لکھنوی)

اَنْمنانا

ڈگمگانا، پریشان ہونا، بے چین ہونا، مضمحل ہونا، لڑکھڑانا

اَنمناہَٹ — گھبراہٹ، پریشانی، لڑکھڑاہٹ، غیر یقینی کی کیفیت

اَنمناَہٹ — اضطراب، بے چینی، بے قراری

انواسنا — استعمال کرنا، مستعملہ بنانا، کورے برتن کو پانی وغیرہ ڈال کر مستعملہ بنانا

اَنواسی — (صحیح اَنواسی) استعمال کی ہوئی، مستعملہ، زن مردم دیدہ

وہ ہے انواسی اس کو ڈر کیا ہے
تونہ جا تیرا کورا پنڈا ہے

اَنوٹ — (صحیح اَنوٹ) وضع، انداز

اَنوٹھا
اردو، برج، اسم، صفت
— پلیٹس نے اسے سنسکرت سے ماخوذ بتایا ہے مگر یہ پراکرت کا لفظ ہے (اس کی یہ مختلف شکلیں رائج ہیں: پوربی میں انوٹھا، نریٹھا، جریٹھہ، مغربی یوپی میں اچھوتا) لاثانی، بے نظیر، عجیب، نادر، خوبصورت، نرالا، انوکھا

اُوْبْ
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو، اسم، مؤنث
— اوبہ پشتو میں، فارسی آب اور اردو پانی کا مترادف ہے۔ آب سے آبرو، عزت وغیرہ مراد لینا عام بات ہے۔ رامپور روہیل کھنڈ میں اُوْبْ بمعنی عزت و آبرو مستعمل

ہے۔ لوگ کہتے ہیں ''میں نے تمہارے خاندان میں اوب لگادی'' یا ''اس میں ایسی کیا اوب لگی ہے، کہ جو آپے سے باہر ہے۔'' (عرشی)

اوپچی
اردو، مذکر، مؤنث

مسلح، ہتھیار بند

اوپر کا دم
اردو، محاورہ

اوپر کا دم بھرنا: اکھڑی کھڑی سانس لینا، موت کے قریب ہونا، نزع میں ہونا

زبس اوپر آنے کا تھا اس کو غم
کہے تو کہ بھرتا تھا اوپر کا دم
میر حسنؔ [سحرالبیان]

اَوَتار

او: اوپر، تری، اترنا
سنسکرت کا لفظ اردو میں مستعمل ہے اس کا اردو تلفظ واؤ کے سکون سے ہے۔ سنسکرت میں الف اور واؤ دونوں پر زبر ہے۔ اَوَ کا مطلب ہے اوپر اور تری سے مراد اترنا، اوپر سے نیچے اترنا، حلول کرنا، اہلِ ہنود کے عقیدے کے مطابق خدا کا انسانی روپ یا کسی اور جسم ظاہری میں جلوہ گر ہونا، ایسے اوتار دس ہیں ۱۔ مچھ، ۲۔ کچھ، ۳۔ باراہ، ۴۔ نرسنگھ، ۵۔ بامن، ٦۔ پراشورام، ۷۔ رام چندر، ۸۔ کرشن، ۹۔ بودھ، ۱۰۔ کلنکی

اوٹ — آڑ، پردہ

اردو، مؤنث، اسم — کسی چیز کو روکنے کے لیے لکڑی یا کسی اور چیز کا ٹکڑا، روک لگانے کا ٹکڑا گیلی مٹی کا لوتھڑا

اوٹنا: ہاتھوں سے گیلی مٹی کی طرح گول گول گیندیں سی بنانا، ملنا دلنا۔

جو کوئی چیز دیوے نت ہاتھ اوٹتے ہیں
گڑ بیر مولی گاجر سب منہ میں گھونٹتے ہیں
نظیر

اوٹ/اوٹل/اوجھل — اوٹ، آڑ، پردہ

اردو، برج، مونث، اسم

نظر نازنیں کی جو اس پر پڑی
ہوئی جا درختوں کے اوجھل کھڑی
[سحرالبیان]

اوچھا — ہلکا، سرسری، اوپری اوپری، جو گہرا نہ ہو، چھچھورا آدمی

اُورُوج — پستان، عورت کی چھاتی

سنسکرت — [گلدستہ حفیظ اللہ]

اورنگ زیبی — ایک قسم کا کپڑا

اردو، مذکر، اسم — ایک قسم کی پھنسی جو مستقل رہتی ہے

(۱۷۰) ایک سو ستر

اورنگ زیبی: ایک طرح کا پھوڑا ہوتا ہے جو اچھا ہونے میں نہیں آتا اور کئی کئی برس تک قائم رہتا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں ہے کہ کہتے ہیں کہ اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ نے ابوالحسن تانا شاہ، بادشاہ گول کنڈہ کے ملک کا محاثرہ کیا اور مدت محاصرے کی زیادہ ہوئی تو بسببِ اجتماع لشکر و اختلافِ آب و ہوائے ملک، لشکر والوں کے خون میں سودائے غیر طبعی کا مادہ غالب ہو گیا اور یہ پھوڑا اکثر اہلِ لشکر کو نکل آیا جب سے اس کو اورنگ زیبی کہنے لگے۔

اُوربَل
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

اوربل بواو معروف و مجہول پشتو میں بالوں کی ان لٹوں کو کہتے ہیں جو جوان عورتیں اپنی دونوں کنپٹیوں پر جماتی ہیں۔

(راورتی)

(۱۷۱) ایک سو اکہتر

(ر اور ٹ)

نواب محبت خاں بریلوی نے ریاض المحبت میں لکھا ہے کہ اوربل، مشاطہ کی دلہن کے سر کے بال گوندھنا کہلاتا ہے ۔ روہیل کھنڈ میں یہ لفظ بواوِ مجہول بولا جاتا ہے ۔ پٹھانوں میں دستور ہے کہ مانجھے کے دن ، جسے رام پور میں مائیوں کہتے ہیں، دلہن کی الٹی کنپٹی کی ایک لٹ میں کلاوہ گوندھ کر ماتھے پر سے سیدھی کنپٹی اور وہاں سے کان پر لے جا کر پیچھے چوٹی میں باندھ دیتے ہیں۔ نکاح کے بعد دولہا کو زنانے میں بلا کر اس سے کلاوہ کھلوایا جاتا ہے۔ اس رسم کو اُوربَل کھولنا کہتے ہیں ۔ روہیل کھنڈ میں یہ رسم مسلمانوں میں عام ہے۔ (عرشی)

اوسَر	شورزمین، بنجرزمین

اُوسیر (اردو، برج، مؤنث، اسم)	بروزن دیر، اندھیر احتیاط، سوچ بچار، فکر، وسوسہ، خیال، تفکر، تردد

راہ تک تک کر ہوئے جاں بہ لب
پر وہی اب تک بھی یاں اوسیر ہے
میر

اُوکنا (اردو، برج، فعل)	بروزن چُوکنا غلطی کرنا، چوک جانا، سہو ہونا

اوکھی (اردو، برج، مؤنث، اسم)	الٹی سیدھی بات، سخت بات، چبھتی ہوئی بات یا فقرہ
اوکھیاں آنا/اوکھیاں چھوڑنا اوکھیاں سنانا:	آوازے کسنا، طعنہ زنی کرنا، فقرے بازی کرنا موا اوکھیاں مجھ پہ چھوڑا کیا پکا کر کلیجے کو پھوڑا کیا [نوراللغات]
اوکٹ	دیکھیے اکت
اوکے چوکے (اردو، متعلق فعل)	کبھی کبھار، بھولے بھٹکے، اتفاقاً، بھولے سے میں جو کہا کبھی تو بھلا اوکے چوکے مل باتوں ہی باتوں میں مجھے اتنا نہ ٹال تو انشاء
اوگھٹ	(صحیح اَوگھٹ) دشوار گزار، جہاں آمد و رفت مشکل ہو، ناہموار
اَوْ گی	رسی کا لمبا کوڑا جو سدھانے کے وقت گھوڑے کے پیچھے پھٹکارتے ہیں۔ کارچوبی جوتے کے پنے کو بھی کہتے ہیں۔

اول

بروزن بول بمعنی کہہ

ضمانت، ضمانت میں دی ہوئی شے، شخصی ضمانت،

خاص طور پر اپنے خاندان کے کسی فرد کو بطورِ ضمانت کے

ادائیگیِ قرض تک قرض خواہ کے سپرد کرنا۔ اس طرح کا

ضمانت میں دیا ہوا فرد، اول کہلاتا ہے۔

ہندی میں مؤنث ہے اور داغ نے مؤنث نظم کیا ہے

آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار

بلوا دو اپنی اول میں میرے رقیب کو

داغ

لیکن اردو میں عام طور پر مذکر مستعمل ہے

ہم کو چھوڑا جو قیدِ گیسو سے

دل وحشت زدہ کو اول لیا

سحر

جو عاملِ اب ہیں محالات پر سو یوں ہیں خفیف

کہ جس طرح کسی حاکم کے گھر گنوار ہوں اول

اَڈ لا

پردہ، اوٹ، بھید، مٹی کے بنائے ہوئے چولھے میں پیچھے

کی طرف مزید ہانڈی پکانے کے لیے جو چھید رکھا جاتا

ہے

اولو

ایک قسم کی گھاس جو چھپر خانے میں استعمال ہوتی ہے

اردو، برج مونث، اسم

اوم

وید کا عنوان، مقدس کلمہ جسے ہندو مذہبی رسوم کے آغاز میں اور کتابوں وغیرہ کی ابتداء میں کہتے اور لکھتے ہیں۔
اُ: وشنو۔ او: شیو۔ م: برہما

اونا
اردو، برج، مذکر، اسم

ایک قسم کا چاقو، خنجر، پتلا اور چھوٹا تیغہ

ہے جو عاشق ترے ابرو پہ ہلال
آگے تھا تیغ اب وہ اونا ہو گیا

[نور اللغات]

اونا ہونا یا ہو جانا

چاقو کا کھٹل ہو جانا، دھار اتر جانا

چاند دیکھا منہ ترا دیکھا نہیں
ماہِ نو ابرو سے اونا ہو گیا

[نور اللغات]

اونجری
مؤنث، اسم

بعض اضلاع میں مسلمان کاشتکار و زمیندار فصل کے اناج میں کچھ حصہ کسی بزرگ یا پیر کے نام پر الگ کر دیتے ہیں، اسے اونجری کہتے ہیں۔

اونئ

اٹھنا، گھرنا، اورے ہونا
گلدستہ حفیظ اللہ

اَہوات — سہاگن، جس کا شوہر زندہ ہو
برج، مؤنث، اسم وصفت — گلدستہ حفیظ اللہ

اُہار — ۱۔ پردہ، پالکی یا سواری کا
اردو، پراکرت، مذکر، اسم — اوٹ
غلاف

اُہارنا — دیکھیے اُہرنا

اُہرنا — ۱۔ سوجن کا بیٹھ جانا، کسی چیز کا دب جانا
اردو، پراکرت، فعل
۲۔ پانی کا مرنا
۳۔ کھلا ہو جانا، بے غلاف کے ہونا، بے ڈھکے ہونا
۴۔ ننگا ہو جانا

اُہرہ — ۱۔ آب پاشی کے لیے پانی جمع کرنے کا تالاب یا گڑھا
اردو سنسکرت، مذکر، اسم
۲۔ اوپلا: گوبر سے بنایا ہوا ایندھن
۳۔ چولھے میں جلانے کے لیے اوپلوں کی ترتیب
اُہرہ لگانا: جلانے کے لیے اوپلوں کو ایک خاص ترتیب سے لگانا تا کہ ہوا گزر سکے اور اچھی آگ جلے۔

اَہِنسا	(الف نفی کا) ظلم نہ کرنا، تکلیف نہ دینا، بے آزاری، لطف، عنایت، ایک تحریک یا فلسفہ جو محض غلطی سے موہن داس کرم چند گاندھی سے منسوب کر دیا گیا ہے ورنہ آغاز شعوری انسانی سے تمام مذاہب عالم کی اہم تلقین یہی مسئلہ رہا ہے۔
اہنکار اردو، سنسکرت، مذکر، اسم	خودرائے، خودپسند، خودستا، شیخی خور، گستاخ، مغرور خودنما
اہنکاری	دیکھیے اھنکار
اَہی اردو، سنسکرت، مذکر۔اسم	سانپ، ناگ اَہی پھن: سانپ کا زہر آہی راج: سانپوں کا بادشاہ
اَہیر /اہیرن /اہیری	گوالا، گھوسی، گوالن، گھوسن
ایٹر	خودنما، مغرور، گھمنڈی، شیخی خور، ذرا سی بات پر اترانے والا اترانا اور ایتر دونوں ایک ہی قبیل کے الفاظ ہیں اور اترانا کا تعلق سنسکرت سے نہیں جیسا کہ پلیٹس نے درج کیا ہے اور نہ ترنا یعنی پانی کے اوپر رہنا اس کی اصل ہے جیسا نوراللغات نے لکھا ہے۔

نور اللغات نے دو مفید مطلب محاورے درج کیے ہیں:
ابتر کے گھر تیتر، اس نا اہل کی نسبت کہتے ہیں جس کو اپنی لیاقت سے بڑھ کر مرتبہ حاصل ہو۔ اور کبھی ابتر کے گھر تیتر باہر باندھوں کے بھیتر، بھی بولتے ہیں۔

اَیرَاوَتی — دریائے راوی کا قدیمی نام

ایساچ — اسی طرح، ایسا ہی

ایک آنچ کی کسر — محاورہ، مطبخ اور کھانے پکانے سے متعلق
اس کی دو شکلیں رائج ہیں:
۱۔ایک آنچ کی کسر ہے
۲۔ایک آنچ کی کسر باقی ہے یا باقی رہ گئی ہے
دونوں میں فرق اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ چولھے پر چاول چڑھے ہوئے ہیں پکانے والی چاولوں کو چمچے میں لے کر چٹکی سے دبا کر دیکھتی ہے۔ اچھی طرح سے گلے نہیں اور کہتی ہے کہ ایک آنچ کی کسر ہے۔
دوسری صورت میں چاول دسترخوان پر پہنچ گئے، کھانے والا نوالہ منہ میں رکھ کر محسوس کرتا ہے کہ چاولوں میں کنی ہے اور کہتا ہے کہ ایک آنچ کی کسر باقی ہے۔ اس وقت بھی بولتے ہیں جب وقت کسی کام کے لیے پورا نہ ہوا ہو۔

ایکادشی
ہندی مہینے کے پکش کا گیارہواں دن جس دن ہندو روزہ رکھتے ہیں۔

ایمہ
اردو، مذکر، اسم
۱۔مسلمان بادشاہوں کے عہد میں برائے نام مال گزاری پر بطورِ پرورش اور انعام کے دی ہوئی زمین
۲۔اگر اس زمین پر بالکل مال گزاری نہ لی جاتی ہو تو وہ لاخراج کہلاتی ہے۔
۳۔علماء، فقراء، اور سجادہ نشینوں کو دی ہوئی زمین
ایمہ دار: ایسی زمین کے مالک (ہنٹر ٹیلر)

اینچنا
اردو، برج
اس لفظ کو سنسکرت سے واسطہ نہیں
۱۔کھینچنا، گھسیٹنا، باندھ کر کھینچ لینا
۲۔لکھنا
۳۔جذب کر لینا، چوس لینا

پکڑ ہاتھ مسند پہ کھینچا اسے
محبت کے رشتہ میں اینچا اسے

[سحرالبیان]

اِیواڑا
اردو
بھیڑ بکریوں کا باڑہ
[برائے خواب گردن گوسفنداں ور صحرا سازند۔منتخب النفائس ۱۲۸۶ء]

ب

باب پنجم

دیکھیے گلستاں کا باب پنجم

باب پنجم کی حکایت جو خوش آئی وہ طفل
کھول آغوش گیا اپنی گلستان سے لپٹ

انشاء

بابت

(علاوہ معروف معنوں کے)

اردو، عربی الاصل، مونث، اسم

ا۔ وسیلہ، ذریعہ، سفارش

رہا کون اور کس کی بابت رہی
موئے اور جیتے وہی ہے وہی

میر حسن [سحر البیان]

۲۔ قابل لائق

تمھیں لیتے ہو آنکھیں موند کر لو تم کہ جنس اپنی
وفاؤ مہر ہے سو وہ نہیں بابت دکھانے کے

میر

۳۔ مد۔ حساب کی مد، حساب، کھاتے کا اندراج

دل کا نہیں ٹھکانہ بابت جگر کی گم ہے
تیرے بلاکشوں کا ہم نے حساب دیکھا

میر

۴۔ ''در روز مرّہ محاسبان و دفتر نویسان سیاق کنایہ از
جملہ کہ در حساب نویسند و باظہار آں مجرا گیرند اعم از نیکہ

در مداخل باشد یا در مخارج ۔ میر گوید
مت لے حساب طاقت اے ضعف مجھے ہردم
لائق نہیں ہے تیرے اور کون سی ہے بابت
[شمس البیان مخطوط۱۷۹۳ء]
بابت وار: (صفت) اندراج کے مطابق، ہر چیز کا فہرست اشیاء میں نوع وجنس کے مطابق درج ہونا، مدوار

بائل — آگ،زرہ،باپ

بجنتری
اردو،مذکر،اسم

۱۔ بجانے والا،گانے بجانے والا
۲۔ پیشہ ورموسیقار ورقاص
۳۔ ایک محصول جو گانے بجانے کا پیشہ کرنے والے مرد،عورتوں سے وصول کیا جاتا تھا۔
باجنتری محلّہ: شہرکا وہ علاقہ جہاں گانے بجانے والے رہتے ہیں
ٹیلر ہنٹر نے باجنتری محال اور پلیٹس نے باجنتری محل، نوراللغات نے بجنتری محال لکھا ہے
ٹیلر ہنٹر نے بجنتری محال کے ہی معنی ٹیکس کے بھی دیے ہیں جو درست معلوم نہیں ہوتے

باچھنا	چھانٹنا، انتخاب کرنا، الگ کرنا، چن کر نکالنا سنسکرت میں باد، واد
بادکرنا اردو، فعل	بحث و تکرار، حجت، مجادلہ، دعوی کے معنی میں ہے بحث کرنا
بادریس (بادریسہ) فارسی، اردو	۱۔ ''لغت فارسی ست در اردو، ہندی مستعمل و آں تختہ کہ درمیانش سوراخے باشد کہ بر سر چوب خیمہ گزارند'' [محبوب علی رام پوری۔ منتخب النفائس۔ ۱۲۸۶ھ] ۲۔ لکڑی یا چمڑے کا ٹکڑا جس پر بطور نلکی کے دھاگہ لپیٹتے ہیں۔ چکّی، پھرکی
بادریہ اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	روشن دان جو مکان کی چھت میں ہوا آنے جانے کے لیے یا مکھیوں، مچھروں اور پتنگوں کو نکالنے کے لیے بناتے ہیں۔
بادیہ اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم	کسی دھات کا بنا ہوا بڑا پیالہ، برتن، بھگونا وغیرہ
بار اردو، مونث	۱۔ عرصہ، تاخیر، دیر

اے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار
میر حسن

۲۔نوبت، باری
شراب و شیشہ و ساغر کی بار آپہنچی
نظیر

۳۔بوجھ، درنگ اور دفعہ
اور عوام شنبہ کو بھی کہتے ہیں
جمعہ کھیل کھلادے، بار پکڑ بلاوے
[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بارہ بانی
اردو، مذکر، اسم وصفت

۱۔خالص اور عمدہ سونا
محبوب علی رامپوری [منتخب النفائس، ۷۰۔۱۸۶۹ء]
۲۔نفیس، اعلی، اچھا، عہدہ آدمی، ماہر، چابک دست

بارہ بن
اردو، مذکر، اسم

بارہ جنگل اور وہ یہ ہیں۔
مدھ بن، تال بن، برندا بن، کمد بن، کام بن، کوٹ بن، چندن بن، لوہ بن، مہابن، کہدر بن، بیل بن، بھانڈیر

باری
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر
اسم، مونث

۱۔کھڑکی
۲۔ہندوؤں کی ایک ذات جو تیل بتی کا کام کرتی ہے

مشلعیں بنانے اور بیچنے والا

۳۔ کان اور ناک میں پہننے کا ایک زیور

۴۔ باغ، پائیں باغ، مکان جس کے ساتھ باغ ہو۔

باری دار چوکی پہرہ دینے والے جو باری باری پہرہ دیں۔ جن ملازموں کی کسی خدمت پر باری باری تعیناتی ہوتی ہے وہ باری دار کہلاتے ہیں۔

جہاں تک آ چوکی کے تھے باری دار
ہوا جو چلی سوگئے ایک بار

میرحسن [سحرالبیان]

باسنا (واسنا) — بو، مہک، چاہ، آرزو، خواہش، رغبت، جوش

باسی کرنا
اردو، فعل — قے کرنا، الٹی کرنا، استفراغ ہونا

باگا
اردو، برج، مذکر، اسم — اردو میں جوڑا باگا مستعمل ہے
لباس، خلعت، لباس فاخرہ، دولہا کے کپڑے

باگ موڑنا (باگ مڑنا)
اردو، فعل — چیچک کے دانوں کا مرجھا جانا
سیتلا نے باگ موڑی

چیچک کی طرح غم سے سراپا ہوں آبلہ
مڑ جائے باگ وہ جو اِدھر باگ موڑ دے

برقؔ [نوراللغات]

بالا بتانا
اردو، فعل

دھوکا دینا، چال چلنا، فریب کرنا، بہانہ بنانا، ٹالنا

خواصوں کو بالا بتانا اسے
اکیلے درختوں میں جانا اسے

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بالابر
اردو، مذکر، اسم

دربا مغلیہ کے امراء کے لباس کا ایک حصہ، ایرانی قبا سے ماخوذ کر کے بالابر ایجاد ہوا جس میں گول گریبان بالکل کھلا رہتا، اس لیے کہ سینے کو ڈھانکنے کے لیے نیمہ (دیکھیے نیمہ) کافی تھا جو اس کے نیچے پہنا جاتا۔ اس میں جامے (دیکھیے جامہ) کی سی چنٹیں اور گھیر نہ ہوتا تھا آگے کے دامن کو سامنے سے کھلنے سے بچانے کی غرض سے داہنے دامن میں ایک چوڑی کلی لگا دی جاتی۔ بالابر بھی دہلی کی ایجاد ہے۔

[گزشتہ لکھنؤ، بہ ادنی تغیر]

بالوچری
اردو، صفت

ایک قسم کا ریشمی کپڑا، جو بالوچر واقع نزد مرشد آباد میں بنتا ہے۔

بالوعہ
عربی الاصل، اردو، مذکر، اسم

وہ تنگ منھ کا کنواں جس میں بیت الخلاء وغیرہ کا پانی ڈالا جاتا ہے۔ وہ چوبچہ جس میں پانی غسل و وضو کا جمع ہوا کرے۔

وہ دیں جو کہ چشمہ تھا خُلقِ نکو کا
کیا اس کو بالوعہ غسل و وضو کا
[مسدس حالؔی]

بان
اردو، برج، مونث، اسم

شان، آن، بان، انداز اطوار، ڈھنگ، عادت
اس مست کنجڑی کی میں بان دیکھ چھینکا
وہ دور سے پکاری آ جیوڑے رسی لے
(تشریح کے لیے دیکھیے جیوڑے)

باندھو
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

(و) کی آواز جس طرح سرو میں ہے)
بھائی، ساتھی، عزیز، رشتہ دار، دوست، سنگی ساتھی
گئے بہتوں کے سر لڑکوں نے جو یہ باندھنوں باندھے
شہید اک میں نہیں ان باندھووں کے سرخ چیروں کا
میرؔ [دیوان دوم]

بانڈا
مذکر، اسم وصفت

دم کٹا ہوا پرندہ جانور یا سانپ، کٹا ہوا، عضو بریدہ، مجروح
بنگالی ہندو، بنگالی مسلمانوں کو بوجہ مختون ہونے کے
حقارتاً کہتے تھے

بانرا (وانر)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

(با: مانند۔ نر: انسان، انسان سے مشابہت کے
باعث اس کا نام بانر پڑا)

بندر

باؤ بندی
اردو، مونث، اسم

دھوکا، فریب، نظر بندی، اصل میں کچھ اور نظر آئے اور کچھ ظاہری روپ جس سے دھوکہ ہو۔

زندگی ہے سراب کی سی طرح
باؤ بندی حباب کی سی طرح
آبرو

باؤ کا رخ بتانا
اردو، محاورہ

دھوکہ دینا، ٹالنا، بہکانا، فریب دینا
"کنایہ ایست از فریب واون واین روزمرہ عوام بازاراست۔ محمد تقی گوید

. ٹالا نہیں اک مجھ کو پتنگ آج اڑاتے
بہتوں کے تئیں باؤ کا رخ ان نے بتایا
میر [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء] .

باؤلی
اردو، مونث، اسم

برج میں بمعنی بہت بڑا کنواں جس میں اترنے کو سیڑھیاں ہوں، فارسی میں بمعنی شکاری پرند یا جانور کو کسی دوسرے جانور یا پرند پر چھوڑنا
۱۔ وہ نقلی چڑیا وغیرہ جس پر شکاری پرند یا جانور کو مشق کراتا ہے
۲۔ اشتعال دینا، جھانسہ دینا

وہ جائے بکاولی بتائی
دیوانے کو باولی بتائی
گلزارنسیم

باولی دینا: شہ دینا، بہت بڑھانا، بڑھاوا دینا

دی دلکی باولی تری آنکھوں کو اس لیے
ان آہوؤں کو شیر بنانا ضرور تھا
[نوراللغات]

بائب
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

ا۔مغرب اور شمال کا درمیانی گوشہ
۲۔الگ ہو جانا، بھٹکنا، منزل پر نہ پہنچنا

دل سے ہم نے راہ پائی کعبۂ مقصود کی
راستے اس کے سوا جتنے تھے بائب ہوگئے
رشک [نوراللغات]

۳۔عجیب ہونا، ممتاز ہونا، صاف ونمایاں ہونا
''یہ بات بائب ہے۔''

[ٹیلر ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بائیسی
اردو، مذکر، اسم، مونث

ا۔عہد مغلیہ کی شاہی فوج سلطنت میں بائیس صوبے تھے۔
۲۔دو ہزار دو سو فوجیوں کا سردار
بائیسی ٹوٹنا: پوری قوت کے ساتھ حملہ کرنا، تمام فوج کے ساتھ حملہ کردینا۔

[ٹیلر۔ہنٹر]

بائیکو — اردو، مراٹھی، مونث، اسم

(مراٹھی میں عورت)

عورت، داشتہ، زن، بیوی، بالخصوص مغربی ہند کے علاقے کی

بایاں — اردو، برج، مذکر، اسم

ا۔ الٹا، چپ

بایاں بولنا: چلتے وقت بائیں رخ سے تیتر کی آواز آتی ہے جو اچھی علامت سمجھی جاتی ہے۔

بایاں پانو پوجنا: کسی کی استادی کا قائل ہو جانا، چالا کی وعیاری میں کسی کو زبردست مان لینا۔

جن نے سجدہ کیا نہ آدم کو
شیخ کا پوجا اون نے بائیاں پانوں

سوداؔ [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

بیرن — اردو، سنسکرت، صفت

(سنسکرت: وِوَرن)

ا۔ رنگ شکستہ، رنگ پریدہ
اڑا ہوا رنگ

۲۔ بدرنگ، بے رنگ

ببروتا — اردو، مذکر، اسم

مسخرہ، آوارہ، بدقوارہ

بِبری
اردو، برج، مونث، اسم

۱۔ کٹے ہوئے بال، گھوڑے کی دم یا ایال کٹی ہوئی
۲۔ عورتوں کے پیشانی پر خوبصورتی کے لیے کاٹ کر چھوٹے کیے ہوئے بال
۳۔ چوٹی گوندھتے وقت دونوں اطراف میں چھوڑی ہوئی لٹیں، اس معنی میں ببریاں چھوڑنا بولتے ہیں

بَبّی
اردو، برج، مذکر

بوسہ، چمی، چماّ

ببیسی
اردو، مونث، اسم

بواسیر کی بیماری

بَبیسیا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ بکواس کرنے والا
۲۔ علت 'اُبنہ' یعنی اغلام کرانے کی عادت میں گرفتار

بُت
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔ گھونسا

بیادِ خلیلِ خدائے ودود
جڑا لات وعزیٰ کو انشاء نے بُت
انشاء

۲۔ پانسہ یا پتھر یا تختہ جس پر جواری کوڑیاں وغیرہ قمار بازی کے لیے پھینکتے ہیں

دل جو قمار خانے میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے
ذوق

(۱۹۰)ایک سونوٹے

اس شعر میں بت بمعنی مورتی نہیں بلکہ قمار بازی کا تختہ ہے۔
قمار خانے میں بت بمعنی مورتیاں کہاں؟ کعبتین بمعنی مکعب نما پانسے جن سے جوا کھیلتے ہیں۔

بَت
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

وہ لکیریں جو مسلوں اور حساب کی کتابوں میں ناموں کے درمیان ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے کھینچتے ہیں
یا حساب کی مدات کو علیحدہ کرنے کے لیے لکیریں کھینچتے ہیں۔

بَت
اردو، برج، مونث، اسم

۱۔ لکڑی کو لگنے والا ایک کیڑا جو کشتیوں اور جہازوں کو تباہ کرتا ہے
۲۔ بات کا مخفف
بَت بڑھاؤ: بات کو بڑھانے والا، لفاظی کرنے والا، دھوکہ باز، فضول گو
بَت بنا: جھوٹی باتیں بنانے والا

باتیں بنائیں ہم نے جو وصفِ دہن میں خوب
وہ ہنس کے بولے آپ بھی کتنے ہیں بَت بنے

اسیر [نوراللغات]

بَت سونہا کرنا: منہ پر کھلی کھلی سنانا، بغیر کسی لحاظ کے منہ در منہ مدمقابل ہو کر دل کی بھڑاس نکالنا

بِتّا — اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

بالشت، انگوٹھے سے چھنگلیا تک کا فاصلہ

بُتّا — اردو، برج، مذکر، اسم

دھوکہ، فریب، چھل، مکر

بُتّا دینا: دھوکہ دینا، فریب کرنا

پیر اونکا گر آوے وقت طعام
جائے لقمے کھاوے وہ دشنام
یونہیں اٹھ جاویں اس کو دے بتّا
مدیں نہیں چھوٹے ہاتھ سے کتا

سوداؔ

بتاسے کا قُفل — اردو

بتاسہ یا بتاشہ شکر کی مٹھائی ہوتی ہے، اس کی شکل نصف گیند کی طرح ہوتی ہے

بتاسے کا قفل: ایک قسم کا چھوٹا گول تالا

کنجی: ''چھوٹا سا قفل، مقدار میں بتاسے کی برابر یا کچھ اس سے بڑا ہوتا تھا''۔

کنجی اس کی زبان شیریں ہے
دل میرا قفل ہے بتاسے کا

شاہ آبروؔ

[آب حیات۔ لاہور ۱۹۱۳ء]

بُتا نہیں آئی
اردو
یعنی بارش کی کثرت سے زمین درگل ہے، اتنی خشک نہیں ہوئی کہ ہل جوتیں

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بَتوری
اردو، مونث، اسم
ورم جو سخت ہو جاتا ہے

بَتولا
اردو، مذکر، اسم
فریب، دھوکہ، مضحکہ خیز بات
بتولے بنانا: چکنی چپڑی باتیں کرنا، باتیں بنانا

بتولے بنانے کو آئیں بوا
یہ بیٹے کا پیغام لائیں بوا

شوق قدوائی [نوراللغات]

بتولے دینا، بتولے بتانا، بتولے میں آنا: دھوکہ، فریب، جھانسہ، جُل دینا یا اس میں پھنسنا

بَتولن
اردو، مونث، اسم
باتیں بنانے والی عورت، فریبی

بَتولی
اردو، مونث، اسم
مسخرگی، بھانڈ پن

بتھرانا
اردو، فعل
پھینکنا، پھیلانا، چھڑکنا، ضائع کرنا

بَٹاڈھار (بٹاڈھال)
اردو، صفت
ہموار، یکساں، مسطح، صفاچٹ
مجاز اً برباد، تباہ
[ٹیلر، ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بَٹ باڑ
اردو، برج، مذکر، اسم
(مترادف بٹ مار)
لٹیرا، ڈاکو
[ہنٹر۔ٹیلر]

بٹ پاڑ: بٹ مار
بٹ پاڑی: بٹ ماری

بَٹری
اردو، پراکرت، مونث، اسم
کٹوری، چھوٹا پیالہ

بَٹلو ہی
اردو، برج، مونث، اسم
پیتل کی کٹوریاں، جن میں ہندو بھوجن پروستے ہیں۔

بٹیربازی
پہلے زمانے میں رئیس زادے اور امیر زادے جن مشاغل میں اپنا وقت صرف کرتے تھے ان میں ایک مشغلہ بٹیربازی کا بھی تھا۔
سید احمد صاحب دہلوی بٹیربازی کے متعلق لکھتے ہیں:
جہاں اساڑھ کا مہینہ شروع ہوا، باغوں میں بٹیریں پکڑنے کے لیے جال لگائے گئے۔ باغوں کے مکان

اور بارہ دری فرش فروش سے سجائی۔ شوقین شہزادے مع سامان نوکر چاکر وہاں جا رہے۔ پلی ہوئی بٹیروں کو جال دار تھیلیوں میں برابر برابر بانس میں باندھ کے اونچی بلّیوں میں لٹکا دیا۔ رات بھر بٹیروں کی آواز پر بٹیر گرتے رہے۔ فجر ہی منہ اندھیرے شہزادے نوکروں اور مصاحبوں کو لے کے بٹیروں کی گھرائی کو اٹھے۔

باغ میں چاروں طرف آدمیوں کو پھیلا کے بٹھا دیا۔ رسان رسان ہاتھوں سے تھپکی لگا کے سب طرف سے بٹیروں کو گھیر کے، جال کی طرف لے گئے۔ جب بٹیر جال میں پہنچ گئے، جلدی سے جال کے بندھن میں جو بلّیوں میں بندھے ہوئے تھے کھول کے جال گرا دیا۔ جتنے بٹیر جال میں پھنس گئے پکڑ لیے۔ نروں کو کابکوں میں رکھا، مادیوں کو حلال کر کے کھا لیا۔ نئے پکڑے ہوئے بٹیروں کو دونوں مٹھیوں میں پکڑ کے مونٹھیں کیں۔ ان کی چمک نکالی۔

رات کو مونٹھیں کر کے بٹیروں کے کانوں میں کُوکا اور جگایا۔ ماشوں سے ناپ تول کر دانہ پانی انہیں دیا۔ جس سے ہلکے پھلکے چست چالاک رہیں۔ بھدے اور مست نہ ہو جائیں۔ جب بٹیر لڑائی کے لیے تیار کر لیے اور خوب آزما لیے تو آپس میں صیدیوں سے لڑائے۔ بھروسے

کے بٹیروں کو مشک زعفران میں رنگ رنگا کر بادشاہ کے سامنے جا لڑایا۔ لڑتے لڑتے جس کا بٹیر بھاگا، وہ فق رہ گیا۔ جس کا بٹیر بازی جیتا اس نے شور مچایا وہ مارا، بھگا دیا ہار جیت کے اپنے گھر آئے۔ بازی جیتے ہوئے بٹیروں کے پاؤں میں چاندی کی کڑیاں ڈال دیں۔ جب تک موسم رہا آپس میں لڑاتے رہے۔ جب موسم نکل گیا، بٹیر بازوں کے حوالے کیا کہ ان کے ہر موسم کا رکھ رکھاؤ اور دانہ پانی کی خبر گیری کرتے ہیں۔ گرمیوں میں دودھ نان پاؤ، جاڑوں میں گنگنی وغیرہ ملتی رہی۔ اب جب موسم آئے گا پھر اسی طرح پکڑیں گے اور لڑائیں گے۔''

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کے اس بیان میں دو ایک لفظ آئے ہیں جن کی تشریح انھوں نے خود اس لیے نہ کی ہوگی کہ ان کے عہد میں عام فہم الفاظ تھے۔ لیکن اب ان کا استعمال عام نہیں اس لیے ہم تشریح کی کوشش کرتے ہیں۔

مُٹھیں کرنا: کبوتر یا بٹیروں کو مٹھی میں پکڑ کر انھیں سدھانا اور تیار کرنا۔

صیدی: صطلاحاً کبوتر بازوں میں حریف ہم پیشہ کو کہتے ہیں۔ یعنی جن دو میں یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ وہ آپس میں کبوتر یا بٹیریں لڑائیں گے اور اگر ایک دوسرے کے

پرند پکڑ لیں گے تو واپس نہ کریں گے۔
ان کی چمک نکالی: یعنی وحشت دور کی، بھڑکنا رفع کیا، مانوس بنایا

بَجاک
اردو، مذکر، اسم
ایک قسم کا سانپ

بَجر
اردو، سنسکرت الاصل، مونث۔ مذکر، اسم
بجلی، الماس، ہیرا، سخت پتھر، اندرا دیوی کا ہتھیار۔
بجر پڑے اس پر یعنی بجلی ٹوٹے یا گرے اس پر

بجرنگ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
وَجر: مضبوط
انگ: جسم
مضبوط جسم کا، ہنومان جی کا لقب

بجکا
اردو
کھیت کی حفاظت کے لیے پھونس کا پتلا بنا کر کھیت کے اندر کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ وحشی جانور ڈر کر کھیت نہ کھائیں۔ اس کو فارسی میں چشمارو کہتے ہیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بجوگ
مفارقت، جدائی، بختِ بد

بچالا
اردو، برج، مذکر، اسم

چھپا ہوا کونا، پوشیدہ جگہ، ایسی جگہ جہاں آسانی سے خیال یا نگاہ نہ جا سکے، بالعموم کونا بچالا بولا جاتا ہے۔
''کس بچالے میں چیزیں پٹا کے رکھ دیتی ہو کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاؤ مگر ملنے کا نام نہ لیں۔''

بچکانی
اردو، مونث، اسم

لڑکی جسے بدکردار عورت نے نوچی بنانے کے لیے لیا ہو

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۱۸ء]

بچل
اردو، برج، صفت، مونث

۱۔ وچل، متلون، متحرک، بے قیام، ناپائدار، بے ثبات

داڑھیں لگیں اکھڑنے کو دنداں ہوئے شہید
مجلس میں چل بچل یہ پڑی بت خبر ہوئی
نظیر اکبرآبادی

بچلنا: جھکنا، پھسلنا، توڑنا، موڑنا، واپس ہونا، وعدہ خلافی کرنا، تتر بتر ہونا، ہمت ہارنا، روٹھا، گانے میں بے سرا ہونا

بچونگڑا
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

''بازازی محاورہ میں بچے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ پشتو سے آیا ہے۔ افغانی زبان میں بچہ کی تصغیر ہے۔
بچونگڑے، پشتو کی وہ ''ے'' جس کے پہلے زبر ہو، ہندوستانی لہجے میں الف سے بدل جاتی ہے۔ اسی

اصول کے تحت یہ پشتو لفظ بچونگڑا بنا۔''

عرشی [بات]

بچھیا کا باپ
محاورہ اردو

بیوقوف ہے، بیل، ہنود بولتے ہیں

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بَخشی
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔ فوجی افسر
۲۔ فوج کا سردار
۳۔ فوجی کی تنخواہ تقسیم کرنے والا
۴۔ فوجی اخراجات اور تنخواہوں کے محکمے کا حاکم اعلیٰ
بخشی خانہ: فوجی سردار کا دفتر فوج کی تنخواہیں تقسیم کرنے کا دفتر
بخشی الممالک: سپہ سالار جس پر فوج میں تقسیم تنخواہ کا ذمہ دار ہوتا تھا۔
بخشی گری: فوج میں تقسیم تنخواہ کا حساب کتاب رکھنے کا عہدہ

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بدابدی
اردو، متعلق فعل

رشک و حسد سے، ضدم ضدّا، بختم بختا، کرکے، شرطِ بد کے
کون سنتا ہے کس سے کہوں یاد بھول گیا محبوب
بدا بدی جیبہ لیت ہیں لیے بد را بدراہ ضد کرکے
میر ابجی لے لیتے ہیں یہ بادل بدذات
بہاری لال [ٹیلر۔ ہنٹر۔ ۱۸۰۸ء]

وہ رندِ بادہ کش ہوں کہ ہم نے بدابدی قلق
خالی کیے ہیں خم کے خم اکثر بھرے ہوئے
[نوراللغات]

بدارنا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل
پھاڑنا، چیرنا، چاک کرنا (ودارنا)

بداهنا
اردو، برج، فعل
ا۔ کھیت میں بیج ڈالنے کے فوری بعد اسے ڈھکنے کے لیے ہل چلانا۔
۲۔ جس وقت بیج نکلنے لگے اس وقت ہل چلانا۔

بدخش
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم
ا۔ پاکستان اور خراسان کے مابین ایک علاقے کا نام یہاں کے یاقوت مشہور ہیں، ملک کو بدخش اور بدخشاں دونوں کہتے ہیں۔
۲۔ بدخش۔ ''فارسی میں اسم ہے یاقوت کا، اور یہ جو شہر کا نام بدخشاں ہے اسی سبب سے ہے کہ وہاں یاقوت کی کان ہے''۔

تیغ مرا اگرچہ بود خفتہ درنیام
پولاد با بدخش بدخشاں برابر است

یعنی تیغ مرا یہ جو را ہے یہ اضافت کے معنی دیتا ہے۔ یعنی میری تلوار کی فولاد ☆ یعنی لوہا، اگرچہ تلوار میان میں ہو لیکن یاقوت کے برابر ہے، یعنی سرخ۔ اگرچہ

☆ (فولاد مذکر ہے۔ قادری)

تلوار نہ کھینچوں اور کسی کو نہ ماروں، تو بھی میری تلوار خون آلودہ ہے اور مانند یاقوت کے سرخ ہے۔ خالق نے اس کی سرشت میں یہ صفت ودیعت کی ہے۔"

[۱۲۔ غالب، نادرات]

بدر نکالنا
اردو، فعل

حساب میں غلطی نکالنا

بدرنویس: قابل اعتراض رقوم کا لکھنے والا

بدرنویسی: مطالبے کی وجوہ، جن کی بنا پر اہل حساب سے مواخذہ کیا جاتا ہے

[نوراللغات]

بدورنا (بدوڑنا)
اردو، برج، فعل

۱۔ مضحکہ اڑانا، ہنسنا، مذاق اڑانا

۲۔ بل دینا، پیچ کسنا

بدّو کرنا
محاورۂ قلعۂ معلی

بدنام کرنا، رسوا کرنا

لوگوں کے دیدے کیا ہوئے ہیں پٹم کہتے ہو مجھے بدّو کرتی ہو

عبیر ہندی

بدھ ملالو
محاورہ اردو

مطابق کرو

بدھ نہیں ملتی: مطابقت نہیں کھاتی

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بڈھی
مونث،اسم،سنسکرت الاصل

گلے میں پہننے کا ایک زیور، ہار یا اور اسی قسم کا تار یا لڑی جو گلے اور بغل کی طرف سے پہنی جائے۔
تچی یا بید سے مار کا نشان

چوٹی کوئی رکھالے بڈھی کوئی پنھالے
ہنسلی گلے میں ڈالے منت کو بڑھالے
نظیر

بدھیادی بلا سے آگرہ تو دیکھا
اردو محاورہ

ایک دھوبی کا مشہور قصہ ہے جو شوق دید آگرہ میں دو منزلہ کرتا ہوا آگرہ پہنچا، وقتِ واپسی بیل مر گیا، لوگوں نے بیل کا حال پوچھا، تمامی کیفیت بیان کی۔ اس کا مقولہ ضرب المثل ہو گیا، نتیجہ اس کا یہ کہ نقصان ہوا، بلا سے دل کی ہوس پوری ہوگئی۔

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بڈارنا (بڈرنا)
اردو، سنسکرت، فعل

سنسکرت: وِدراون
بھگانا، دور کرنا، محو کرنا، مٹانا، ختم کرنا

بُر
فرج

بَر
اردو برج۔ مونث، اسم

بَر ایک باریک کیڑا ہوتا ہے نئی چری میں اسکو بھینس اگر کھا جاتی ہے تو مر جاتی ہے۔
بھینس بَر گئی: یعنی بھینس اس عارضہ سے مر گئی

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بارات عاشقاں برشاخِ آہو

جب کوئی چیز ملنے والی نہ ہو یا کام نہ نکلنا ہو، یا مقصد پورا کرنا نہ ہو تو یہ فقرہ بولتے ہیں، یعنی مراد پوری ہونے والی نہیں ،کام بننے والا نہیں ،ہوا کھاؤ، ٹال مٹول کرنا اور جھوٹا وعدہ کرنا بھی ہے

برات: حصہ، شاخ سے مراد ہے سینگ

برات، ہنڈی: مطالبہ زر یا وہ کاغذ جس پر رقم لکھی ہو اور اسی لیے برات تنخواہ، مشاہرہ، واجب الادا رقم کو بھی کہتے ہیں۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کہتے ہیں:

''چوں کہ ہرن ایک چنچل ، اچپل ، بے چین، مضطرب المزاج اور نچلا نہ رہنے والا جانور ہے۔ جس سے اس کے سینگ پر بھی کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی ۔ اس وجہ سے عدم حصولِ مراد اور وعدۂ دروغ کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں ۔ عدم استقلال اور عدم استحکام سے بھی مراد لی جاتی ہے۔ چنانچہ استاد ذوق نے بھی اسی مثل کو اردو شعر میں باندھا ہے اور اثنائے گفتگو میں یہ کہاوت زبان پر آجاتی ہے۔ حضرت ذوق کا شعر ہے۔

سوال بوسہ کو ٹالا جواب چینِ ابرو سے
برات عاشقاں بر شاخِ آہو اس کو کہتے ہیں

یعنی ہم نے محبوب سے بوسہ کا سوال کیا تو اس نے تیوری چڑھا کر اور چیں بجبیں ہو کر ظاہر کر دیا کہ تمہاری

یہ مراد بر آنے والی نہیں ہے، ہم سے ایسی توقع نہ رکھیے۔ پس شاعر یہ کہتا ہے کہ ہمارے حق میں یہ جواب ایسا ملا کہ جسے برات عاشقاں بر شاخ آہو پر محمول کر سکتے ہیں۔ گویا ہماری یہ درخواست لاحاصل بے سود اور فضول ٹھہری۔''

برات عاشقاں سے مراد ہے کہ عاشقوں کا مقصد، ان کا مطالبہ یا ان کا حق اور ان کا حصہ، بس ہرن کی سینگ پر باندھ دیا گیا یا لکھ کر لٹکا دیا یا ہرن کے سینگ پر لکھ دیا گیا۔ اب نہ ہرن کو عاشق پکڑ سکتا ہے نہ اپنا حصہ یا مطالبہ یا اس کا کاغذ و اجازت نامہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور جب نہیں حاصل کر سکتا تو مقصد بھی نہیں پا سکتا۔

براج (وِراج)	شان وشوکت، خوبصورتی
بُرج (بُرج مضموم) اردو، برج، مونث، اسم	موٹی بڑی رسی، رسّا، موٹا بڑا رسّا [ٹیلر۔ ہنٹر۔ ۱۸۰۸ء]
براجان (وِراجمان)	صاحب زیبائش، صدر نشین، بیٹھنا، قیام کرنا، نمایاں، عمدہ
براجنا (وِراجنا)	زیب دینا، آرام پانا، سکھ سے رہنا، بیٹھنا، جلوہ فرمانا، رونق افروز ہونا

بِراگ (وِراگ)

بے خواہشی، بے رغبتی، نفرت

بَرَاَہ

اردو، برج، مذکر، اسم

پلیٹس نے برہا لکھا ہے۔

ا۔ قصبے سے باہر کی زمین جہاں مویشی چرائے جاتے ہوں اور چارہ رکھا جاتا ہو

۲۔ چراگاہ

بَربَنڈ

پشتو، اردو

''یہ لفظ بھی پشتو کا ہے اور وہاں اصل میں ننگا، عریاں کا ہم معنی ہے، لیکن مجازاً بے حیا، بے شرم اور بے باک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لکھنؤ میں کوئی شخص مجلس میں گڑبڑ مچائے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے مجلس بربنڈ کردی۔ جونپور اور رائے بریلی میں وحشی کی جگہ بولتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص تو بربنڈ ہے۔ رام پور میں اور شاید روہیل کھنڈ کے دوسرے شہروں میں بھی بے باک اور بے شرم کا مترادف مانا جاتا ہے۔''

عرشی

بِرت (بِرتا)

قابلیت، طاقت

''کس برتے پہ تتا پانی''

بَرج (ورج)

متھرا کا ضلع جس میں متھرا گوکل، بندرابن، برسانہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام سری کرشن کی وجہ سے مشہور ہے۔

برج بھاشا: اس علاقے کی زبان

بُرجَری

اردو، برج، مؤنث، اسم

بُر: چوت

جری: جلی

ایک فحش گالی، عورت کے لیے جلی چوت کی۔

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بُرد

اردو، فارسی الاصل، مؤنث، اسم

مفت کا مال، پھوکٹ کی رقم، نفع، مفت میں ہاتھ لگی ہوئی رقم

۲۔ شطرنج میں اگر حریف کے تمام مُہرے پٹ جائیں اور صرف اس کا بادشاہ باقی رہ جائے تو یہ شکست برد کہلاتی ہے۔ لیکن اس کا درجہ شہہ مات یعنی بادشاہ کے پٹ جانے سے کم ہوتا ہے اسی لیے اسے

۳۔ آدھی شکست کہتے ہیں، ہارنا، کھونا، ضائع و تباہ ہوجانا

برد دینا: آدھا مات دینا، تباہ کرنا، کھونا

برد لینا: مات کھانا، کھونا، ہار مان لینا

برد مارنا: مال مار لینا، روپیہ ہتھیا لینا، رشوت لینا، بازی

جیتنا، کامیابی حاصل کرنا۔
بردہاتھ لگنا: مفت کی رقم ملنا۔

بُرد
اردو، عربی، مونث، اسم
چادر، دھاری دار چادر
بُردیمانی: یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادر

بَردھ (بَرَدھ)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
سانڈ، بجار، بیل

بَردھانا (بَردھنا)
اردو، سنسکرت الاصل، فعل
نسل کشی کے لیے گائے کو سانڈ سے جفتی کرانا۔

بِرَکت
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
وی: نفی کا، رکت: خواہش (وِرکت)
بے خواہش کے۔ جو دنیوی خواہشات سے دامن دل جھاڑ چکا ہو۔
سنیاسی، فقیر، تارک الدنیا

بُرکنی
اردو، مونث، اسم
بُر: بُربمعنی فرج
کسبی، فاحشہ، قحبہ
[مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری اربع عناصر لکھنؤ۔۱۹۲۹ء]

بَرکھاسَن
اردو، برج، مذکر، اسم

ورش: برس
اسن، اشن: غذا
ا۔ سالانہ، سال بھر کی تنخواہ، سال بھر کے خرچ کی رقم

برم
اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج سے بجتی ہے۔

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رو
برم جوگ کچھی کے لے پر ملو

میر حسن[سحرالبیان]

بَروَٹ
اردو، برج، مؤنث، اسم

پیٹ کا ورم
[ٹیلر۔ ہنٹر]

آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے
اناً دوا علاج سے بروٹ نہ جائے گی

جان صاحب[نوراللغات]

بَروٹھا
اردو، پراکرت، مذکر، اسم

ملحقہ کمرہ، بغلی کمرہ، کوٹھری، اندرونی حصہ، ڈیوڑھی

بروگ (وروگ)

جدائی، مفارقت، ہجر، علیحدگی، غیر حاضری

بِروگن (وِروگن)

دردمفارقت سے، رنجور عورت

بَرَہ
اردو،برج،مذکر،اسم

فراق،ہجر،جدائی،محبوب سے علیحدگی

ملایم ہوگئیں دل پر بِرَہ کی ساعتیں کڑیاں
پہر کٹنے لگے اُن دِن نہ کٹتیں جن کے دِن گھڑیاں
سوداؔ

برھا

(دیکھیے براہ)

بَرھا (وَرھا)
اردو،برج،مؤنث۔اسم

وار: پانی۔آب
واری: سیال ورقیق شے
وہ پتلی نالیاں جن کے ذریعے ایک کھیت سے دوسرے میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔
عاشق نے مذکر باندھا ہے۔

ہولی چمن میں کھیلی تھی بھر گئے برھے رنگوں سے
بہتا ہے بدلے پانی کے آج میانِ سبزہ رنگ

[نوراللغات]

بَرھا (بَرَہ،وَرَہ)

جدائی،فرق

بَرَیٹھا (ب رے ٹھا)
اردو،برج،مذکراسم

بَر دھوبی

بُڑھ چود (بَڑ چود)
اردو

عموماً گالی کے طور پر مستعمل ہے ، لفظی طور پر، بڑا چودنے والا
بزدل، احمق، گدھا، نالائق، نکما، ناکارہ، چوتیا وغیرہ
بُر کے معنی فرج اور اندام نہانی کے ہیں۔ بُڑا اور بُل کے بھی یہی معنی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں بُڑ چود ہوگا لیکن ہمیشہ ب کے زبر سے ہی سننے میں آیا ہے۔ باغ و بہار مطبوعہ لندن ۱۸۵۱ء میں، بُڑ چود، ب پر پیش دے کر ہی چھپا ہے۔
''نگہبانوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر للکارا کہ بُڑ چودو!
اپنے خاوند کو جا کر کہو کہ بہزاد خان ملکۂ مہر نگار اور شہزادۂ کامگار کو جو تمہارا داماد ہے ہانکے پکارے لیے جاتا ہے''۔
میر امن [باغ و بہار۔ لندن، ۱۸۵۱ء۔ سیر تیسرے درویش کی]

جب سنا دھوم دھام یاروں کا
جھونپڑے میں دبک رہا بُڑ چود
میر عبد الجلیل زٹلی بلگرامی [مجموعۂ نظر، ص ۴۲]

بِسارنا (بسرانا)
اردو، پراکرت، فعل

بھولنا، یاد سے محو ہونا، ذہن سے اتر جانا، یاد نہ رکھنا
بھولا بسرا: بھولا ہوا

بِساہنا — خریدنا، مول لینا

بِستار (وِستار) — بہتات، کثرت، زیادہ، پھیلاؤ، وسعت، فراخی
تفصیل، تشریح

بِسترا — فقیروں کو ٹھکانہ، تکیہ، فقراء کا مسکن
اردو فارسی الاصل، مذکر، اسم

ہو اجازت تو بزم میں تیری
آج رہنا ہو گوشہ گیروں کا
اب کہاں جائیں سر پہ آئی شام
دور ہے بسترا فقیروں کا

مرزا جان طپش [شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان]

بَسُدھا — وَسو: مال، دھا: رکھنا، ہونا
اردو، برج، مؤنث، اسم
دنیا، عالم امکان

بِسرا — بسرا: بھولنے والا، بھولا ہوا
بھولا بسرا

بِسرام — (وشرام۔ وی: نفی کا، شرام: محنت ورنج)
اردو، برج، مذکر، اسم
وقفۂ راحت، رنج ومحنت سے چھٹکارا، فرصت، آرام
بسرام لینا، رات بسر کرنا، آرام کرنا

دل سایے میں اس زلف کے آرام لیا کر
ٹک شام کو تو مرغ تو بسرام لیا کر
محمد قایم [ہنٹر ٹیلر]

بس کھپرا
اردو، برج، مذکر، اسم
ایک جڑی بوٹی کا نام جو دوا میں استعمال ہوتی ہے۔
Trianthema Pentandra
[ہنٹر۔ ٹیلر]

بس کھوپرا
اردو، برج، مذکر اسم
چھپکلی کی قسم کے ایک جانور کا نام
[ٹیلر۔ ہنٹر]

بسَرنا
اردو، برج فعل
بھولنا، یاد سے اترنا
نہ مرتے ہیں نہ نیند آتی نہ وہ صورت بسرتی ہے
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گزرتی ہے
میر درد

''تشبہ بالمشرکین''۔ جو موصوف نے کہا تو اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور خطیب صاحب سے پوچھنا ہے کہ کون سا شرکت ہے جو ۷۸۶ لکھتا ہے۔ لکھو کھا بلکہ ارب ہا مشرکین میں کسی ایک کی تو نشاندہی کر دیں کہ وہ لکھتا ہے۔ اور جب نہیں لکھتا، تو تشبہ بالمشرکین کہاں سے پیدا ہو گیا۔ بے شک اللہ جسے گمرہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

☆ اردو ڈائجسٹ اپریل ۱۹۹۷ء کے شمارے میں افکار ملی وہاں سے ایک تراشہ جو رباس منصوری صاحب نے ارسال کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''بمبئی کی مسجد دارا قیمہ کے امام وخطیب محمد وصی لدین عمری اایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں:۔
''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی بدعت صراط مستقیم سے انحراف اور قرآن مقدس کے ساتھ کھلا مذاق ہے قرآن مجید جومیٹری یا ریاضی کی کتاب نہیں بلکہ عربی زبان میں نازل کیا ہوا اللہ کا کلام ہے۔ اسے اعداد اور گنتی میں تبدیل کرنا سراسر ظلم اور قرآن پاک کی توہین ہے، چنانچہ خطوط و رسائل میں بسم اللہ کے بجائے ''۷۸۶'' لکھنا تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیمات صحابہ وتابعین کے خلاف ہے۔'' مزید تعجب خیز بات یہ ہے کہ ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان'' ہرے کرشنا'' کے اعداد کا مجموعہ ہے''۔ ہ ر ی ک ر ش ن ا'' مجموعہ اعداد ۵+۲۰۰+۱۰+۲۰۰+۳۰۰+۵۰+۱ = ۷۸۶''۔۔۔۔ چونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد کا مجموعہ بھی ۷۸۶ ہے، لہذا تحریر کی ابتداء میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم اللہ واحد کے نہیں دوخداؤں کے ماننے والے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے منکر قرار پاتے ہیں۔ اس میں تشبہ بالمشرکین تو بالکل عیاں ہے۔

[یاس منصوری۔ ''افکارملی'' دہلی۔ فروری مارچ ۹۷ء]

اس میں چند امور غور طلب ہیں۔"ہرے کرشنا" کسی بھگوان اور دیوتا کا نام نہیں ہے۔نام صرف "کرشنا" ہے اور کرشنا کے اعداد ۸۶ے نہیں ہیں ہرے کرشنا ایک منترا ہے، جَپ ہے، ورد ہے۔اس کی تکرار کرتے ہیں۔ پہلے ہرے کرشنا کی ترکیب کو سمجھنا چاہیے۔اصل سنسکرت کا لفظ ہری ہے جو معبود کے معنی بھی رکھتا ہے اور جب ہری کا لفظ ندائیہ شکل Vocative میں آتا ہے تو ہرے ہو جاتا ہے۔ جیسے یاروں جب ندائیہ ہوگا تو یارو! ہوجائے گا اور یہ لفظ صرف کرشنا کے لیے ہی نہیں راما کے لیے بھی آتا ہے ۔ ہرے کرشنا کی طرح ہرے راما بھی ہے۔جس کے اعداد ۸۶ے نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ نام دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔ایک اسم ذاتی کہلاتا ہے۔دوسرے صفاتی نام ہوتے ہیں۔جیسے اللہ اسم ذات ہے اور باقی ۹۹ نام صفاتی ہیں۔

کرشن جی مہاراج کا اسم ذاتی صرف کرشن ہے۔کرشنا کیوں کہتے ہیں اسے بھی سمجھنا چاہیے۔سنسکرت میں ہر حرف متحرک ہوتا ہے ۔ مثلاً (ن) متحرک الآخر ہے اور اس کی آواز ن ساکن کی نہیں بلکہ تمام سنسکرت حروف اور الفاظ کی یہی کیفیت ہے سنسکرت کے تمام حروف پر زبر پڑھنا چاہیے۔مگر غیر آریائی زبانوں میں

حروف ساکن ہوتے ہیں ۔ چنانچہ اردو ہندی میں ن ساکن بولتے ہیں اور کہیں کرشن مگر بقراطیت بگھاریں اور عین حا اور ضاد کو حلق اور دوسرے مخارج سے نکالیں تو پھر کرشن کی جگہ کرشنا کہیں گے ۔ مگر الف پورا طویل نہیں ہے ن پر صرف زبر ہے اور اردو ہندی محاورے میں صرف زبر ہلکا نکال نہیں سکتے ۔ اس لیے باضابطہ پورے لمبے الف سے کرشنا ہو گیا جو لفظ کرشن کی جگہ غلط ہے ۔ یوں بھی لسانی اعتبار سے ہرے کرشن کے ۷۸۵ اعداد ہوئے ۔

اردو میں کرشنا لکھنا مطلق جہالت ہے ۔ ہندی میں صرف کرشن ہے الف زائد کے ساتھ نہیں ہے ۔ اس لیے یہ کہنا کہ ہندوؤں کے کرِشن کا نام کرشنا ہے ابلیسی دھوکہ ہے ۔ لفظ ہرے کرِشن ہے اور زبر کا کوئی عدد نہیں ہوتا اس لیے ہرے کرشن کے ۷۸۶ ہرگز نہیں ہوسکتے ۔

بہرحال دوسری بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ علم جمل یا علم الاعداد تاریخ جیسا مسلمانوں میں ہے، ہندوؤں میں نہیں ہے ۔ اور جو ان کے ہاں ہے ۔ اس کے اصول دوسرے ہیں ۔ مثلاً انھوں نے اعداد کی جگہ وہ چیزیں لے لی ہیں جو عدد کو ظاہر کرتی ہیں ۔ مثلاً صفر کے لیے وہ آکاش لکھیں گے ۔ آکاش کے معنی خلاء کے ہیں ۔ ا۔ کے لیے بھوم بھومی لکھیں گے یعنی زمین

جوایک ہے ۔۲ کے لیے لوک لکھیں گے بمعنی جہاں ۔
جہاں دو ہیں پرلوک اور یہ لوک اسی طرح ۳ کے لیے
اگنی جو تیسرا انکشتھر ہے ۔اور۴ کے لیے یگ یا یوگ یا
جگ کہ چار جگ ہیں ۔اسی طرح چلے جاتے ہیں ۔۱۲
کے لیے ماس مہینے، کہ۱۲ مہینے ہوتے ہیں وغیرہ۔

تو اب یہ مثال یہ ہے کہ اگراس سوال میں
۱۵۷ءلکھنا ہوتو وہ (سورج ،اندریان، دن) لکھیں
گے ۔ اس کا مطلب جو جانتا ہے وہ سمجھے گا کہ یہ
۱۵۷ ہے ۔ وہ اس طرح کہ سورج ایک ہے ۔
اندریان حواس پانچ ہیں ۔ دن سات ہیں ۔غرض
ہندوؤں کا جمل یا تاریخ گوئی چیستان کی طرح ہے
اسی لیے مسلمانوں کےعلم تاریخ گوئی کی طرح مرتب و
منظم نہیں ہے ۔اس لیے خطیب صاحب کا یہ کہنا کہ علم
الاعداد کے مطابق ۷۸۶ برابر ہیں ہرے کرشن کے
محض حماقت کے سوا کچھ نہیں ۔ اگر ہندوؤں کے علم
تاریخ گوئی اوراعدادشماری کے مطابق ۷۸۶ کولکھنا ہو
تو (دویپ ۔گجا۔ رپو) لکھیں گے ۔ ہرے کرشنا۷۸۶
نہیں ہوگا ۔ بلکہ (دَویپ ۔گجا۔ رپو)۷۸۶ ہوگا ۔ وہ
کیسے؟ دَویپ یعنی جزیرے ۔ سات جزیرے مشہور
ہیں ۔گجا یعنی ہاتھی ۔آٹھ ہاتھی زمین کو اٹھائے ہوئے
ہیں ۔ رپو۔ دشمن ۔آدمی کے چھ دشمن ہیں کامَ

(شہوت) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) موہ (عشق)
مَد (غرور) سرما (حسد)

اگر منطق یہی ہے ہرے کرشن کے اعداد ۷۸۶ ہیں جونہیں ہیں تو ہر وہ ہندو جو ہرے کرشن کہتا ہے۔ اصل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے کیوں کہ مولوی کی منطق کے مطابق اعداد جو برابر ہوئے اور اگر مولوی کے اعتقاد پر چلے تو مسلمان جتنی مرتبہ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے میں ہرے کرشن کہتا ہے۔ اعداد جو دونوں کے برابر ہوئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اب ۷۸۶ کے اعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے متعلق ایک نہایت لطیف بات سنیے۔ حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریفؒ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ آپ سے ایک کافر نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں تمام باتوں کا ذکر ہے۔ شہادت امام حسینؓ کو آپ اسلام کا ایک نہایت اہم واقعہ بھی بتاتے ہیں۔ مگر اس اہم واقعہ کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں۔ حضرت سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریفؒ نے کہا کہ ہے اور بے شک ہے۔ سنو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اس کا صاف اشارہ موجود ہے۔ وہ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہیں۔ اب دیکھو کہ امام حسین کے اعداد ۲۱۰، سنہ پیدائش ۴ھ،

سنہ شہادت ۶۱ ھ، کرب و بلا ۲۶۱ اعداد، امام حسن کے
اعداد ۲۰۰، سنہ شہادت ۵۰ ھ کل اعداد ۷۸۶ اس طرح
گویا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ میں پورا
واقعہ آگیا۔ نام۔ سنہ اور مقام شہادت۔

بسنت

بہار کا مشہور موسم ہے ہندی کی چھ رتوں میں سے ایک
رت جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے۔
مولوی سید احمد صاحب دہلوی فرہنگ آصفیہ میں لکھتے
ہیں۔
اگر چہ رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ
آمد بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ کے مہینے سے
شروع ہوجاتا ہے۔ چوں کہ موسم سرما میں سردی کے
باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور آمد بہار میں
سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی امنگ ولولہ
اور ایک خاص قسم کی خوشی اور صفرا کی پیدائش پائی
جاتی ہے اس سبب سے اہلِ ہند اس موسم کو مبارک
اور اچھا سمجھ کر نیک شگون کے واسطے اپنے اپنے
دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں
مندروں پر ان کو رجھانے کے لیے بمقتضائے موسم
سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بنا کر گاتے بجاتے
لے جاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے ہیں۔ جس وقت

اس میلے میں سیلانی زرد پوشاکیں پہن کر جاتے ہیں تو عجب بہار اور کیفیت نظر آتی ہے۔ بادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتھوں گھوڑوں اور پالکیوں تک کا یہی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس میلے کا مسلمانوں میں دستور نہ تھا۔حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس میلہ کا رواج دیا۔جس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو در حقیقت حسنِ صورت میں یکتائے زمانہ اور منطق و سیرت میں بے ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت تھی۔ساتھ ہی آپ کے بھانجے کو بھی آپ سے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگتے تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوبِ الٰہی کو دے دے تا کہ ان کا فیض روحانی عرصۂ دراز تک جاری رہے۔ ادھر حضرتؒ کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا۔

قضائے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے اور دفعتاً کی دائمی مفراقت نے حضرتؒ کو عجب عالم اور غضب ماتم سے پالا ڈالا۔

غرض آپ کو یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا
کہ آپ نے یک لخت، جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں
رہتے تھے اسے بھی ترک کر دیا۔ جب اس بات کو چار
پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں
اب باؤلی بنی ہوئی ہے مع یارانِ جلسہ تشریف لائے۔
ان دنوں میں یہی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا۔ امیر خسروؒ کسی سبب سے ان سب سے پیچھے رہ
گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے۔
ہندو کالی دیوی یا کالکا جی کے مندر پر گڑوے بنا بنا کر
خوشی خوشی گاتے بجاتے لیے چلے جاتے ہیں۔انہیں بھی
یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اس
وقت ان کے دل میں ایک خوشی اور انبساط کی کیفیت پیدا
ہوئی۔اسی وقت دستار مبارک کو کھول کر کچھ پیچ ادھر کچھ
پیچ ادھر لٹکا لیے۔ان میں سرسوں کے پھول الجھا کر یہ
مصرعہ الاپتے ہوئے اسی تالاب کی طرف چلے جدھر
آپ کے پیرو مرشد تشریف لے گئے تھے۔

اشک ریزہ آمدہ است ابرِ بہار

جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی۔ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے۔ ایک تو حضرت فن
موسیقی کے نایک اور عدیم المثل سرود خواں تھے
دوسرے اس ذوق وشوق نے اور آگ بھڑکا دی۔ کچھ

عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا تُرک یعنی خسرو کہاں رہ گیا۔ عجب نہیں جو کچھ سریلی بھنگ بھی کان میں پہنچی ہو۔آپ نے پے در پے دو چار جلیوں کو انہیں لینے بھیجا۔ وہ جو تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا۔ دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہوئے کہ اسی رنگ میں مل گئے۔ غرض ایک شخص واپس آیا۔اور آتے ہی کہا کہ حضرت! امیر خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے۔رنگ میں رنگ مل جاتا ہے۔آپ ان کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور اپنے مونس وغم گسار تُرک کو لینے چلے۔خسرو نے دور سے دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کردیے۔

بِسوا (بسوہ) — دنیا، زمین، زمین کی پیائش کی مقدار جو بیگھے کا بیسواں حصہ ہے۔

بَسولی — معمار کا وہ آلہ جس سے وہ اینٹ پتھر تراشتا ہے۔

جب راج نے قضا کے کرنی بسولی ٹانکی

نظیر اکبرآبادی

بَغلانا
اردو فعل — راستہ چھوڑنا، راستہ سے ایک طرف ہوجانا

[ٹیلر۔ہنٹر]

بگ ۔ وَک
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
بگلا، ہنس، بوتیمار

بُکّا
اردو، برج، مذکر۔ اسم
(اس کا بکٹا سے کوئی تعلق نہیں برخلاف پلیٹس کے)
ا۔ چنگل ۔ مٹھی ۔ چٹکی
۲۔ ایک چنگل میں جتنا آئے۔

یہ ابرک کے ریزوں کے بکّے اڑے
سروں پر وہ ہر مہہ جبیں کے پڑے
میر شیر علی

بُکّے اڑانا، خوشبو پھیلانا، خوشبو یا رنگ کی لپٹیں اٹھانا

اس گل کے سامنے نہیں جمتے گلوں کے رنگ
بُکّے اڑا رہا ہے چمن میں گلاب کے
برق [نوراللغات]

بُکاوَل
باورچی، خانساماں

بِکَسنا (وَ رکسنا)
اردو، برج
ا۔ مرجھانا، پژمردہ ہونا، کمھلا جانا، ناخوش ہونا

کلیجہ پکڑ ماں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح سے بکس رہ گئی
(مثنوی میر حسن)

کھِلنا، شگفتہ ہونا، پھولنا، خوش ہونا، مسکرانا

بکَّل (وَ کَل)
چھلکا، چھال، پوست، چمڑا، پھولی ہوئی تازی روٹی کا اوپری پرت

بُکلانا — احمقوں کی سی حرکتیں کرنا، بے وقوفوں کی طرح بولنا

بُکنی — برادہ، چورہ، سفوف

بَکھار (بکھاری)
اردو، مذکر، اسم، مؤنث — کھتی، غلہ رکھنے کی کوٹھری۔

بُکی
اردو، برج، مؤنث، اسم — ۱۔ کپڑا یا چادر گردن اور کندھوں پر ڈال کر دونوں بغلوں سے دونوں سروں کو گزار کر پشت پر گرہ دیدیتے ہیں اسے بکی مارنا کہتے ہیں۔
۲۔ مٹھی بھر

بَگ۔ وَگ
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم — بگلا، ہنس
بگ چال، آہستہ خرامی، نپے تلے قدم رکھنا
[ہنٹر ٹیلر]

بگ چھندا لگنا
اردو، فعل — بگ مخفف باگ بمعنی شیر چیتا، چھاندنا، جانور کے اگلے دو پیر باندھنا)
شیر کو دیکھ کر خوف سے بے حس و حرکت ہو جانا۔
[ہنٹر۔ ٹیلر]

بگدانا۔ بگدنا
اردو، برج فعل

لوٹانا، موڑنا، واپس کرنا، پھیرنا
لوٹنا، مڑنا، واپس ہونا، پھرنا

بگیر بچہ

بگیر بچہ: مسلمانوں میں بچے کی پیدائش سے متعلق جو رسوم جاری تھیں ان میں سے ایک رسم بگیر بچہ کہلاتی تھی۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ تارے دکھانے کے بعد کی رسم جو اور مغلوں میں بھی ایک ذرا سے فرق کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔

شاہی لال قلعہ دہلی میں اس کا یہ قاعدہ تھا کہ سوا پانچ سیر کا ایک میٹھا روٹ زمین لال کر کے اس میں پکاتے اور بیچ میں سے خالی کر کے روٹ کا صرف گردہ (حلقہ) رہنے دیتے تھے۔ اس کے اوپر ننگی تلواریں اور دائیں بائیں تیر باندھ کر اٹکا دیتے تھے۔ سات سہاگنیں جن میں سے تین حلقے کے سامنے اور چار بائیں جانب پرا باندھ کر کھڑی ہوجاتی تھیں۔ ایک عور روٹ کے گردے میں سے بچے کو دیتی اور کہتی کہ بگیر بچہ دوسری کہتی اللہ نگہبان بچہ کہہ کر لے لیتی اور اپنی ٹانگوں میں سے بچے کو نکال کر تیسری سے کہتی کہ بگیر بچہ۔ غرض اسی طرح ساتوں سہاگنیں سات دفعہ بچے کو روٹ کے حلقے اور اپنی ٹانگوں میں سے

نکالتی تھیں ۔صرف یہ رسم ہندوستان کی رسموں سے باہراور تر کی الاصل ہے اور باقی سب ملتی ہوئی ہیں۔ روھیل کھنڈ اور دوسری پٹھان بستیوں مثلاً فرخ آباد، ملیح آباد،شاہ جہاں پور،قایم گنج وغیرہ میں مسلمانوں میں آج تک شادی وغمی کی بہت رسمیں رائج ہیں جو ہندوؤں سے بالکل مختلف ہیں اوران کے آبائی مسکن وقبائل کا پتہ بتاتی ہیں۔اس لیے مولوی سید احمد صاحب کا یہ فرمانا کہ بگیر بچہ کے علاوہ باقی رسوم ملتی جلتی نہیں مبالغہ ہے ۔رامپوری، روہیل ،کھنڈی مسلمانوں کی رسوم کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔قادری ہمارے (مولوی سید احمد صاحب) کے ایک نہایت موقر ومعتبر دوست جنھوں نے اپنی آنکھوں سے اس رسم کومرزا محمود سلطان مرحوم شاہ عالم بادشاہ غازی کے پڑپوتے کے پیدا ہونے کے موقع پر دیکھا۔اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ بچشمِ خود اس روٹ کا زمین لال کرکے اس پر پکنا اور اس کا حلقہ کتر کے تیروں کے سہارے دوتلواروں کے ساتھ کھڑا کر۔

سات سہاگنیں آگے پیچھے قطار باندھ کر کھڑی ہوگئیں ۔اورایک معزز عورت حلقے کے دوسری طرف بچے کو لے کر استادہ ہوگئی ۔اس نے روٹ کے حلقے میں سے بچے کونکال کر پہلی سہاگن کو دیا۔اس نے اپنی ٹانگوں میں سے نکال کر دوسری کو دوسری نے تیسری

کو۔ اسی طرح ساتویں نمبر تک پہنچایا۔ ساتویں نے ہاتھوں ہاتھ اسی ترتیب پر واپس کیا اور روٹ میں سے نکال کر اسی عورت کو دے دیا جس نے سب سے اول بچے کو دیا تھا۔ غرض اسی ڈھنگ پر سات مرتبہ ہیرے پھیرے کرائے۔ یہ رسم خاص مرزا محمود سلطان مرحوم کے پیدا ہونے میں نواب عزیز النساء بیگم مرحومہ نے جو حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ کی بیٹی مرزائے موصوف کی پر دادی تھیں، اپنے قدیمی دستور کے موافق مرزا محمود سلان مبرو کی والدۂ مرحومہ کے ہاں ادا کی۔

ان کا بیان ہے کہ یہ رسم اس طریقہ پر حضرت عرش آرام گاہ ابونصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی والد بہادر شاہ معزول کے زمانے یعنی ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۷۴۹ء تک خاص خاص شہزادوں میں جاری رہی۔ ان کے بیٹے کے زمانے میں جہاں اور رسمیں اور شاہی قاعدے روبہ کمی ہوئے اس میں بھی فرق پڑ گیا۔

اس رسم کو آج کل شہزادگان دہلی اس طرح ادا کرتے ہیں کہ سات سہاگنیں بدستور مگر زچہ چوں کہ عذرِ نفاس کے سبب سورۂ اخلاص نہیں پڑھ سکتی اپنی بجائے ایک اور عورت بطور مدد اپنے ساتھ لے لیتی ہے۔ یہ سب عورتیں زچہ کے پلنگ کو چاروں طرف

سے گھیر کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ایک عورت سات مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر اور لفظ بگیر کہہ کر دوسری عورت کو اس مولود مسعود کو دیتی ہے۔ وہ اللہ نگہبان بچہ کہہ کر لے لیتی ہے اور سات ہی مرتبہ وہ ہی سورت پڑھ کر تیسری عورت کو بگیر بچہ کہہ کر حوالے کر دیتی ہے۔ وہ لفظ اللہ نگہبان بچہ ادا کر کے اسے لے چوتھی عورت کو دے دیتی ہے۔ غرض اسی طرح یہ رہٹ پورا کر دیا جاتا ہے۔

جب ساتوں سہاگین اپنی اپنی باری سے بگیر بچہ کہہ کر فارغ ہو جاتی ہیں تو انہیں فی سہاگن دو دو نانیں یا باقر خانیاں، دو دو لڈو دو دو بادام اور دو ہی دو چھوہارے دیے جاتے ہیں۔ یہ رسم ترکستان سے مغلیہ خاندان کے ساتھ آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ چوں کہ چالیس روز تک اس وجہ سے یہ ترکیب نکالی گئی کہ خدا کی حفاظت میں اسے چھوڑا اور اسے اس بہانے سے اسے پلنگ سے اتارا جائے۔

یہ رسم دہلی کے اور مغلوں میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ وہ لوگ روٹ نہیں پکاتے ۔ ان کے ہاں رات کے بارہ بجے ایک چادر بچھائی جاتی اور اس پر کھیلوں بتاسوں کی سات ڈھیریاں لگائی جاتی ہیں ۔ ان کے اوپر دو دو پان بھی رکھے ہوئے ہوتے ہیں ۔ پہلے ایک عورت کی گود میں یہ کہہ کر بچے کو دیتے ہیں کہ بگیر بچہ وہ تین دفعہ الحمد اور قل ھو اللہ پڑھ کر دم کرتی اور پھر قینچی بچے کے منہ پر پھرائی جاتی ہے اور دوسری عورت کو دے کر کہتی جاتی ہے بچہ بگیر وہ جواب دیتی ہے کہ بیار بچہ، اللہ نگہدار بچہ ۔ بس اسی طرح ساتوں عورتیں اس بچے کو دیتی جاتی ہیں ۔ ان رسموں سے فارغ ہو کر سب کھانا کھاتے اور ساری رات گاتے بجاتے ہیں ۔ صبح ہوتے ہی ڈولیاں لگ جاتی ہیں ۔ سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں ۔

بُل — اردو، مؤنث ۔ اسم

فرج

نیچے تخت اوپر کڑی
تیری بُل پر اوس کیسے پڑی

'' معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ کسی شخص نے سودا سے پوچھا '' بُلبُل مذکر ہے یا مؤنث ۔ '' مسکرا کر بولے کہ نوعِ انسان میں ایک ہو تو مرد سے عورت ہو جاتی ہے

لفظ کو دیکھو کہ دو موجود ہیں''۔

مرزا محمد رفیع سودؔا [آبحیات۔ دراحوال]

یعنی لفظ بلبل میں دو بُل (فرج) موجود ہیں۔

بَلا پَسے
پشتو، روہیل کھنڈی، اردو

پشتو میں بَلا پسے، '' تیرا ستیاناس جائے'' کا ہم معنی ہے۔

رامپور میں ''ہماری بلا سے'' کی جگہ بولا جاتا ہے

بَلا غُنڈ
روہیل کھنڈی، اردو

ایک قسم کا گول پھل جس کا چھلکا بہت سخت اور موٹا ہوتا ہے۔ اندر نارنجی رنگ کا گودا ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر بیل کہا جاتا ہے۔

''رامپور میں بلاغنڈ بیل کو کہتے ہیں۔ یہ بھی پشتو ہے۔ بلا تو غالبًا وہی عام لفظ ہے اور غنڈ پشتو میں گول کا ہم معنی ہے۔'' عرشی

بُلاہٹ
اردو، کھڑی بولی، مؤنث، اسم

(بلانا سے)

بلاوا، طلب، مانگ، دعوت

اس میں شب برات جو آئی تو ہر ایک گھر سے اسے

بلاہٹ ہوئی

[لطائف ہندی]

بلائی
اردو، برجمع مؤنث، اسم
کواڑ بند کرنے کی لکڑی، روک، بعض جگہ اسے بلّی بھی کہتے ہیں۔

بِلَسنا
خوش ہونا، سیر ہونا، سکھ پانا

بلوا
عربی الاصل، پشتو
فتنہ، فساد، جھگڑا، دنگا، لڑائی
پلیٹس اسے سنسکرت (بل+ کوپ) سے ماخوذ بتاتا ہے صریحاً غلط ہے۔
عربی میں غم مصیبت رنج والم، آزمائش کے معنی میں آتا ہے۔
فارسی میں بھی اس معنی میں مستعمل ہے۔
مولانا عرشی کا خیال ہے کہ ''پشتو میں البتہ بلوا بمعنی شورش وفساد کو مصدر کے ساتھ بولا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ نے افغانی وساطت سے اردوے معلّٰی میں بار پایا ہے۔''
عرشی

بلُوتے
اردو، مراٹھی، مذکر، اسم
جمع، دیکھیے، الوتے
باضابطہ گھریلو ملازم، نوکر

بلُوکنا
اردو، برج فعل
دیکھنا، نظر کرنا، غور سے دیکھنا، مطالعہ کرنا، غور وفکر کرنا

پاوک سے نینا بھئے جاوک لاگیو بھال
مکُر جاوگے نیک میں مکُر بِلو کو لال

بہار

(رات بھرتم دوسری عورت کے پاس جاگتے رہے ہو) تمہاری آنکھیں لال انگارہ (پاوک) سی ہورہی ہیں۔ (تم نے جو اس کے رنگین قدموں سے اپنی پیشانی لگائی ہے تو) لال رنگ (جاوک) پیشانی (بھال) سے لگا ہوا ہے۔ ذرا سی دیر میں (نیک) تم مکر جاؤ گے۔
(اس لیے) اے میرے محبوب (لال) ذرا آئینہ (مکُر) دیکھ لو (بلوکو)

بِلہّ بندی ہوگئی
محاورہ،اردو

سرانجام ہوگیا، میسر آ گیا، انتظام بن گیا۔
[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

بَلِہار (بلہاری)
بزسنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

قربانی تصدق، صدقہ
بلہاری جانا: قربان جانا، واری جانا، تصدق ہونا

گرو گوبند کھڑے کاکے لاگوں پائے
بلِہاری گرو اپنے ، ست گرو بتائے

میرے اپنے گرو اور سری کرشن جی دونوں کھڑے ہیں۔ میں کس کے قدموں میں گروں میں تو اپنے گرو کے

صدقے جاتی ہوں کہ انھوں نے مجھے سچے گرو کا پتا بتایا

بلی — ۱۔صاحب قوت، زور آور

بلی دان — ۲۔بھینٹ، قربانی، نذر، چڑھاوا

بلینڈا — ۱۔بگولہ

اردو، برج، مذکر، اسم — ۲۔چھپر کے روکنے کا بانس یا بلی

بلینڈی — چھپر کے روکنے کا بانس یا بلی

اردو، برج، مؤنث، اسم

بمکنا — سوچنا، پھولنا

اردو، برج، فعل

بمن — قے، استفراغ

اردو، برج، مذکر، اسم — بمن کرنا: قے کرنا

بنبک — سرخ، رنگ، آتشیں رنگ

اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

بنتی (ونتی) — عرض، التماس، التجا، عاجزی، معذرت، خوشامد، لجاجت

بَنَج (وَنَج)	بیوپار، تجارت، لین دین، سوداگری
بَنجھوَٹی اردو، برج، مؤنث۔اسم	بانجھ: بانجھ وٹی: گولی پلیٹیں اسے بندھیاوٹی (سنسکرت) سے مرکب بتاتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مندرجہ بالا الفاظ سے مرکب ہے۔ بانجھ کا لفظ سنسکرت سے نہیں نکلا مانع حمل کھانے کی دوا یا گولی
بندر گھاؤ ہے محاورہ، اردو	ا۔زخم بڑھتا چلا جاتا ہے اچھا نہیں ہوتا۔ بندر کا خواص ہے کہ جب زخم خشکی پر آتا ہے نوچ ڈالتا ہے ۲۔ ہر ایک اپنی سمجھ کا جدا جدا علاج کرتا ہے [محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]
بَندری اردو، مؤنث، اسم	ا۔ایک قسم کی چھینٹ جو مچھلی بندر میں بنتی ہے ۲۔راج بندری میں بننے والی ایک قسم کی تلوار۔ ۳۔ایک طرح کی گھاس
بَندول اردو، برج، مذکر، اسم	غلام زادہ۔

بَندُ وہا — بگولہ
اردو، برج، مذکر، اسم

بَندھوا — بندھا ہوا، قیدی، اسیر، زنجیر بستہ
اردو، مذکر۔ اسم

ترا قیدی جا کر چھڑا لائی ہوں
اور اک اور بندھوا اڑا لائی ہوں

میر حسنؔ [سحر البیان]

بَندھیا۔ وَندھیا — ا۔عورت یا گائے جسے حمل نہ رہے
اردو، سنسکرت، مؤنث۔ اسم
۲۔عقیمہ، بانجھ
۳۔بے ثمر درخت
۴۔بنجر زمین

بَندِھیج — ا۔استقلال، کفایت، مستقل مزاجی، سعی مسلسل
اردو، برج، مذکر۔ اسم
۲۔پابندی، رکاوٹ، باندھ

[ٹیلر۔ ہنٹر]

بَندھیج کا تعویز یا گنڈا: حمل نہ گرنے کا تعویز

بنولا چابنا — ا۔فضول باتیں کرنا
اردو، فعل

[ہنٹر۔ ٹیلر]

بَنہا اردو، برج، مذکر۔ اسم	(بَنہائی: مؤنث)	ا۔ بازی گر، جادوگر، نٹ
بنیٹی۔ بنیٹی کرنا یا پھرانا اردو، مؤنث۔ اسم		ایک لکڑی کے دونوں سروں پر دو مشعلیں یا تیل میں ڈبو کر دو گیندیں باندھتے ہیں پھر جلا کر اس کو تیزی سے اس طرح گھماتے ہیں کہ دیکھنے والے کو روشنی کا ایک دائرہ سا نظر آتا ہے۔ زری کا وہ حلقہ سر اوپر دھریف کہ جوں شب میں بنیٹی کرے میر حسنؔ [سحرالبیان]
اردو، مؤنث۔ اسم		(بروزن ہو بمعنی ہونا) ا۔ بُوٹا، پودا، جھاڑی، کھیت، کھیتی عجب کیا جو اس گل کے سایہ نہو کہ تھا وہ گلِ قدرت حق کی بو میر حسنؔ [سحرالبیان]
بَوَاھا اردو، برج، صفت		پلیٹس اسے سنسکرت سے ماخوذ بتاتا ہے اور اس کا تجزیہ اس طرح کرتا ہے وات ویادھی جو درست نہیں وات کے معنی ہیں ریح، باد، بادی، ہوائی اور ویادھی کے معنی ہیں بیماری، مرض، آتشک کا مریض

بوٹو — ایک قسم کا بکرا
اردو، مذکر۔ اسم

بوجھ پکڑنا — نئے طور طریق اختیار کرنا۔ نئی عشوہ طرازیاں اور نئے انداز و ادا اختیار کرنا۔
اردو، محاورہ
بطور طنز کے یہ محاورہ بولتے ہیں۔
مہہ رو نے بوجھ پکڑا مشکل ہوا ہے جینا
یارو خدا کرے خیر بھاری ہے یہ مہینا
شرف الدین مضمونؔ
"کنایہ از تازہ تمکین ورزیدن و اکثر بسبیل طنز گویند"
[شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان ۱۲۰۸۔ ۱۷۹۳ء
مخطوطہ بی۔ ایم]

بُوچ — مگر مچھ، گھڑیال
اردو، برج، مذکر، اسم

بُوچا — ایک قسم کی سواری جسے پالکی کی طرح کہار اٹھاتے ہیں
اردو، مذکر۔ اسم
[ہنٹر۔ ٹیلر]
بوچا سیاہ غنچۂ سوسن سے کم نہیں
مثل قبائے گل ہیں کہاروں کی کرتیاں
سحر [نوراللغات]

بُوجنا
اردو،برج،فعل
دُبک کر بیٹھنا، سمٹ کر بیٹھنا، گھات میں بیٹھنا، جسم دبا کر بیٹھنا

بودلا
اردو،مذکر۔صفت
کمزور، دل کا، کمزور عقل کا، احمق، بھولا بھالا، سیدھا سادا

بُودلی
اردو،مؤنث۔صفت
پلیٹس نے حسب معمول اس کی تحقیق میں بودلا کے تحت سنسکرت الفاظ لکھے ہیں۔ جن سے اس لفظ کا کوئی تعلق نہیں ۔ اس کی تشریح میں جو عبارت پلیٹس نے لکھی ہے وہ بھی لفظاً لفظاً ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء سے نقل کی ہے۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے ٹیلر۔ ہنٹر نے اس لفظ کا تلفظ واو معروف بودلی دیا ہے ۔ لیکن نوراللغات نے واو مجہول سے لکھا ہے

۱۔احمق عورت، سیدھی سادھی، بھولی بھالی، سادہ لوح

۲۔عورت جو بے نوا فقیر کے ساتھ مردانہ بھیس میں رہتی ہے

[ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

بُور
اردو،برج،صفت،اسم۔مؤنث
۱۔(صفت) بنجر (زمین)

۲۔بھوسی، چوکر، برادہ، چورا

بُور کے لڈو: گیہوں کی بھوسی کے لڈو بنتے ہیں جو دیکھنے

میں خوشنما اور لذیذ معلوم ہوتے ہیں سستے ہوتے ہیں مگر کھانے میں گلے میں پھنستے ہیں اور خریدنے والا پچھتاتا ہے۔اس سبب سے مجازاً ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو بظاہر خوشنما اور اچھی ہو مگر دراصل خراب و تکلیف دہ، خراب شے، بدباطن شخص

ا۔ٹیلر۔ہنٹر ۱۸۰۸ء لکھتا ہے کہ ایسے بڑے آدمی کو بھی کہتے ہیں جو اپنے متعلقین و متوسلین کو بڑی بڑی امیدیں دلائے اور وعدوں میں رکھے مگر دے دلائے کچھ نہیں۔ ایسے آدمی کی خدمت کرو تو کچھ ہاتھ نہیں آتا اور نہ کرو تو پچھتاوا ہوتا ہے کہ شاید کچھ دے مرتا۔

۲۔آدمی جو دیکھنے میں اچھا لگتا ہو مگر ہو احمق۔

بُور — بور: ڈبکی، غوطہ، ڈوبا ہوا ہونا، غرق، غرق کرنا، ڈبونا

صفت،فعل

ان روٹیوں کے نور سے سب دل ہیں بور بور

نظیر

بَورانا — نشہ میں بہکانا، پگلانا، پاگل پن کی حرکتیں کرنا

بوڑا — ایک طرح کا بیج جس کے پینے سے نشہ ہوتا ہے

تاڑی و سیندھی بوڑا ظالم اگر پیئے گا

نظیر اکبر آبادی

بَوڑم اردو	بے وقوف، احمق، سیدھا سادھا
بُوڑنا اردو، برج فعل لازم	پلیٹس اسے سنسکرت وُروڑیا مونٹر سے مشتق بتاتا ہے، جن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۱۔غوطہ لگوانا ۲۔ڈبونا ۳۔غرق کردینا بوڑ مرنا: ڈوب مرنا
بُوڑھی عید محاورہ اہل دہلی	اہل دہلی اس عید کو کہتے ہیں جو چاند ماہ رمضان کا تیس دن کا ہو، اور اگر انتیس دن کا ہو تو جوان عید کہتے ہیں۔ [محاورات ہند،۱۸۹۰ء]
بُوڑی اردو، برج، مؤنث	۱۔نیزے کی آنی۔ ۲۔لکڑی کی شام۔(موٹھ دستہ کا حصہ اور شام نیچے کا) بُوڑی بردار: نیزہ بردار
بُوڑیا اردو، برج، مذکر اسم	۱۔غوطہ خور ۲۔ڈبکی مارنے والا

بوکھلانا — گھبرانا، پریشان ہونا۔

بَولا — ۱۔ پوپلا، بے دانت کا

اردو، برج، صفت — بَولا جانا: گھبرا جانا، بدحواس ہوجانا، پریشان ہوجانا

بولتا — روح، نفس، جی

اردو، مذکر، اسم

یوں بولتا کہے ہے سنتے ہو میرانشاء
ہیں طرفہ ہم مسافر اپنے وطن کے اندر

انشآء

بوالہوس — لفظی معنی ہیں ہوس کا باپ، لیکن عربی میں یہ ترکیب محض نسبت کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے مٹی والا، بلّی والا، اسی طرح ہوس والا، یعنی ہوس ناک، لالچی، طامع اور حریص کے لیے بھی آتا ہے، اور خواہشات نفسانی سے مغلوب کے لیے بھی۔

مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے اس لفظ کی تشریح میں لکھا ہے:

''اس لفظ کی صحت میں لوگوں نے بڑے بڑے جھگڑے ڈالے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ لفظ ہوس فارسی ہے۔ اس میں تعریفی الف ملانا جائز نہیں۔ اصل میں بُل بمعنی بسیار اور ہوس بمعنی آرزو سے مرکب ہے اس

صورت میں یہ دونوں لفظ فارسی ٹھیرتے ہیں۔ صاحبِ برہان اور عبدالواسع ہانسوی نے اسی پر زور دیا ہے۔ مگر جہاں پر لفظِ ہوس کے اِعراب لکھے ہیں وہاں صاحب برہان کیا اور صاحب جہاں گیری کیا دونوں یہی لکھتے ہیں کہ ہائے ہوّز مضموم اور بواو مجہول کے ساتھ طوس کے وزن پر ہواو ہوس کے معنی میں یہ لفظ آیا ہے۔ چناں چہ صاحبِ جہاں گیری نے ابن یمین کا یہ قطعہ درج بھی کیا ہے۔

در قدح کن ز حلق بط خو نے
ہم چور دے تدرو وچشمِ خروس
رزم بر بزم اختیار مکن
ہست مارا بخود ہزاراں ہوس

لیکن جب لغاتِ عرب میں اس کا پتہ لگایا جاتا ہے تو وہاں بفتحتین عشقِ مفرط کے معنی میں پایا جاتا ہے۔ جس سے شوق آرزو کے معنی خود ظاہر ہیں۔ اس کے علاوہ شعرائے فارس نے بھی اسی طرح باندھا ہے۔

سعدی ہمہ با ہوا وَ ہوس ساختی

پھر کیا ضرور ہے کہ ہم اسے فارسی قرار دیں اور عربی کے موافق تلفظ ادا کریں۔ اور عجب نہیں جو فارسی لفظ بھی عربی ہی سے مفرّس ہوگیا ہو۔ بہر حال بوالہوس عربی قاعدے کے موافق لکھنا درست ہے۔ ورنہ

حالت تلفظ میں بھی بدلنا پڑے گا۔ اور شعراء نے جو اس کو بالتحریک باندھا ہے وہ بھی غلطی پر محمول ہوں گے۔

سینے میں بوالہوس کے بھی تھا آبلہ مگر
نشتر کا نام سنتے ہی منھ زرد ہوگیا

ذوقؔ دہلوی

ٹُونٹ
اردو، برج، صفت

ا۔ چھوٹا، ٹھکا ٹھکایا، مضبوط
عام طور پر گھوڑے کے لیے استعمال کرتے ہیں

بوہنی

دن کی پہلی بکری، رقم جو دوکاندار کو صبح سب سے پہلی فروخت پر ملے

بھاپ
اردو، برج، مؤنث، اسم

(بھاپ بالاتفاق مؤنث ہے لیکن انشاء نے مذکر بھی باندھا ہے مثال درج ذیل ہے) اس کی ردیف ''کا'' ہے۔

بس وہ گیا مردوا، ٹھور رہا، غش ہوا
بھاپ لگا گدگدا جس کو تیری ران کا

انشآء

بھاپ بھرانا: پرندوں مثلاً کبوتر وغیرہ کا اپنی چونچ سے اپنے بچوں کی چونچ میں دانہ بھرنا۔

نور اللغات نے لکھا ہے: ''پرندوں کا اپنے منہ کی ہوا اپنے بچوں کے منہ میں پھونکنا'' یہ درست نہیں۔ جب تک کہ

اس فقرے کے معنی دانہ کھلانے کے نہ لیے جائیں۔

بَھاجی
اردو

حصہ، حصہ رسدی، کھانے کا دوستوں میں تقسیم ہونا
اشیائے خوردنی جو احباب و ہمسایوں میں تقسیم ہوں
''کاسۂ ہمسایہ''
[مولوی محبوب علی رامپوری، منتخب النفائس ۱۲۸۶ھ]

بُہارن
(بُ ہا رَن)
اردو، برج، مؤنث، اسم

صفائی، ستھرائی
بُہارنا: صاف کرنا، جھاڑو دینا
بُہارنی: جس سے صفائی جائے، جھاڑنی
بُہارو: جھاڑو ف اردو میں جھاڑو بُہارو مستعمل ہے
بُہاری: جھاڑو

بَھاڑ
اردو، برج، مذکر، اسم

ا۔حرام کاری کے پیسے، رنڈی کی کمائی، زنا کی آمدنی
خرچی بھاڑ کھانا: عورت کی حرام کاری کی آمدنی پر بسر اوقات کرنا، خرچی کھانا
بَھاڑو: عورت کی کمائی کھانے والا

بھاڑا
اردو، مذکر، اسم

ا۔کرایہ
۲۔عورت کی ناجائز کمائی
بھاڑا کھانا، دیکھیے بھاڑ کھانا

بھاگ گئی
محاورہ،اردو
یعنی فرار ہوگئی مگر محاورہ میں اوس گائے یا بھینس کو کہتے ہیں جو دودھ اپنا موقوف کرے۔

[محاورات ہند،۱۸۹۰ء]

بَھال
اردو،برج،مؤنث،اسم
ماتھا، پیشانی،قسمت، بھاگ، پیکانِ تیز
دیکھیے بلوکنا

بِہانا
اردو،برج،فعل
وقت گزارنا، سے بتانا

بَھانت
قسم،نوع،ڈھب،انداز،طور
بھانت بھانت، گوناگوں،طرح طرح کے

بَھاج
اردو،برج،مذکر،اسم
بَل، پیچ،اینٹھن
بھانج مارنا: بل دینا، پیچ ڈالنا، رکاوٹ پیدا کرنا

بَھانڈا
مذکر،اسم
سازوسامان، مٹی کا برتن
بھانڈا پھوڑنا: راز آشکار کرنا
زردام درم کا بھانڈا ہے بندوق سپر اور کھانڈا
نظیر

بَھانجنا
اردو،برج،فعل
چکر دینا، بل دینا، کسنا، ہلانا،لہرانا

بھانا — مترادف، بھانجنا

بَھانا
فعل
مگدر بھانا، ہلانا
بھانا، ہلانے کے معنی میں مگدر کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے

بہانے
اردو، برج فعل
جلد، سویرے، جلدی

[ٹیلر۔ ہنٹر]

بھاویں، بھانویں، بھانو
اردو، برج
ا۔ سامنے، آگے، نزدیک، نظر میں، خیال، خبر

ہائی دئی کیسی بنی آن چاہت کے سنگ
دیپک کے بھانویں نہیں جل جل مرے پتنگ

ہائے رے! مجھ پر کیسی بیتی بے مہر (محبوب) کے ساتھ چراغ کے نزدیک کچھ ہوا ہی نہیں اور پتنگا جل جل کر مرگیا۔

جب مری آتشِ دل کو نہ بجھاوے کوئی
اپنے بھاویں دو جہاں جل بجھے دو آگ لگے

سودا

لوگ آباد ہیں بسے ہیں گانو
تجھ بن اجڑے پڑے ہیں اپنے بھانو

سودا

بہائی
اردو، برج، مؤنث، اسم

پلیٹس نے وِدھیائی؟ سنسکرت کا مادہ دیا ہے جو غلط ہے۔ خود بھی اس نے سوالیہ علامت لگا دی ہے۔ لیکن تشریح لفظاً لفظاً ٹیلر ہنٹر سے لی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ

[نور اللغات نے بھی اسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے]

پری یا روح جو مفروضہ طور پر بچوں کو ستاتی ہے۔ کبھی اچھی بات سنا کر ہنساتی ہے کبھی ڈرا کر رلاتی ہے۔ بچوں کے سوتے میں رونے ہنسنے کا یہی سبب فرض کیا جاتا ہے۔ جاگتے میں بھی ننھے بچوں کا یہی عمل ہوتا ہے۔

طرفہ غمگیں ہوں کہ روتی گئی وہ آہ شعور
آئی طفلی میں بہائی جو ہنسانے مجھ کو

[نور اللغات]

بَھبکانا
اردو، فعل متعدی

بھبکنا (لازم)
۱۔ روشن کرنا، تمتمانا، سرخ رنگ کا اجاگر کرنا
۲۔ اشتعال دینا، بھڑکانا، غصہ دلانا
۳۔ گھوڑے کو مہمیز کرنا

بَھبکا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ بھاپ کا لپٹا
۲۔ عرق کشید کرنے کا آلہ
۳۔ بڑے منہ کا پانی پینے کا برتن

بہبہا
اردو، کھڑی بولی، صفت

۱۔ بہتا ہوا، رواں، چلتا ہوا
۲۔ ڈھیٹ، چکنا گھڑا، بے باک، بے لاگ
۳۔ نڈر

بَھبَھر
اردو، مذکر، اسم

شوروغل، ڈر، خوف، ہراس، تردد
بھبھر پڑنا: غل مچ جانا، خوف پھیل جانا، ہراس چھا جانا
بھبھرانا: پھول جانا، سوج جانا
بھبھرنا: متردد ہونا، بھڑک جانا، ڈر جانا

بُہتا
اردو

ایک گڑھا بناتے ہیں کہ چونا تعمیر کے لیے چکی میں پس کر اس میں رکھا جاتا ہے

[محاورات ہند، ۱۸۹۰ء]

اردو، محاور

بھٹ بھٹیاری بیسوا تینوں جات کُجات
آئے کی آور کریں جات نہ پوچھیں بات

بھاٹ بھٹیاری اور بیسوا (کسبی عورت) آتے کی خاطر داری کرتی ہیں جاتے کو نہیں پوچھتیں۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

بھٹنی
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ سرپستان۔ چوچی کے اوپر گھنڈی جس کا رنگ جلد کی نسبت گہرا ہوتا ہے۔

نلاہٹ وہ بھٹنی کی اس سے نمود
کہ چوں سرخ چہرے پہ خال کبود
میر حسنؔ [سحرالبیان]

بَھٹو — اردو، حرف ندا

او بہن! بہناری!
پلیٹس نے اس کا تلفظ غلط لکھا ہے واو مجہول سے ٹیلر، ہنٹر نے معروف سے دیا ہے۔

بَھٹُو — اردو، مذکر۔اسم

پلیٹس نے اس کے معنی بے وقوف، احمق کے دیے ہیں جو غلط ہیں۔
۱۔ بید (ویدوں) کا جاننے والا، ہندو مذہبی عالم
۲۔ برہموں کا ایک فرقہ

بَھٹ جانا (بَھٹنا) — اردو، فعل

کسی چیز پر رنگ کا میل چھا جانا، خراب ہونا
پہنچا ضررا سے ترے چہرے کی آب سے
زنجیر زلف رنگ میں آخر کو بھٹ گئی
عاشق، [نوراللغات]

بَھٹیال — اردو، برج، صفت

۱۔ دریا کے بہاؤ کے ساتھ
۲۔ مرثیہ کی ایک نوع
بھٹیانا: دریا کے بھاؤ کے ساتھ بہنا

بھجنگ ۔ بھجنگا
اردو، مذکر۔ اسم

ا۔ سیاہ رنگ کا سانپ
۲۔ سیاہ رنگ کا ٹیڑھی چونچ والا پرندہ
بھجنگے اڑانا:
ا۔ افواہیں پھیلانا
۲۔ مصیبت اور غربت میں ہونا۔
اس معنی میں کوے نہکانا یا ہانکنا بھی بولتے ہیں۔

بھچپا ۔ بھچپا
اردو، مؤنث۔ اسم

ا۔ ایک قسم کی چنپا جس کو بھوئیں چنپا بھی کہتے ہیں۔
۲۔ ایک قسم کی آتشبازی

بھچپا سا قد تھا جو رشکِ انار
نکلنے لگے اس سے شعلے ہزار

میر حسن [سحر البیان]

بھدرا

نامبارک، سری کرشن جی کی ایک بیوی کا نام، چار ابرو کا صفایا

بھدرک
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث۔ اسم، صفت

ا۔ خوبصورت، لائق عزت، خوش قسمت
۲۔ عقل، فہم، طبیعت، مزاج، حسن
۳۔ خوبی، مزہ
۴۔ دوستی، سلیقہ، سچائی، نیکی
۵۔ پیداوار، مصمم ارادہ، استقلال، استحکام پائداری

بھرتر۔ بھرتھری — ہندو فقیروں کا ایک فرقہ

بھرتری — (بھرتَری)

بَھرمانا
اردو، سنسکرت الاصل، فعل

۱۔ لالچ دے کر اکسانا، بھڑکانا، ورغلانا، بہکانا
۲۔ گھبرانا، پریشان کرنا، چکرانا
۳۔ مغالطہ دینا
۴۔ چکر دینا، پھرانا، گردش دینا یا کرانا

بِہری — چندہ، قسط، حصہ، برابر کا حصہ، باری
اس کی قیمت ہم سب بہری کر کر تجھے دیں گے
[میر امن۔ باغ و بہار۔ لندن ۱۸۵۱ء]
[سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

بَھری
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ انگریزی عہد کے ایک روپے والے سکہ کے برابر وزن
۲۔ ساڑھے گیارہ ماشہ وزن

بَھرَن
سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

بوچھار، زور کا مینہ
آنے سے اس کے کھل گیا دل کا مرے چمن
عیش و طرب کے ابر کی پڑنے لگی بھرن
نظیر

بھشٹل
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

وشٹا (سنسکرت): غلاظت
۱۔ گندی ناصاف عورت
۲۔ بے وقوف عورت

بھگ
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم، مذکر

۱۔ فُرج، انہدام نہانی
۲۔ خواہش، چاہ، عقل، تصوف، ناموس، کرامت
دولت، زینت، خوبصورتی، کوشش، دھرم
ایمان، نجات عقبیٰ، آفتاب، چاند

بھگتن
اردو، برج، مؤنث، اسم

۱۔ بھگت کی بیوی
۲۔ (طنزاً) فاحشہ، رنڈی

بھگتیا
اردو، برج، مذکر۔ اسم

۱۔ بھانڈ، ناچنے والا لڑکا، استاد سازندے
بھگت باز: وہ فرقہ جو گانے والے لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے

روٹی کے ناچ تو ہیں سبھی خلق میں پڑے
کچھ بھانڈ بھگتیے نہیں پھرتے ہیں ناچتے
نظیر اکبرآبادی [روٹی نامہ]

کیا بھانڈ اور بھگتیوں نے ہجوم
ہوئی آہے آہے مبارک کی دھوم
میرحسن [سحرالبیان]

بَھگل
اردو، برج، مذکر۔ اسم

دھوکا، فریب، مکاری، چالاکی، عیاری
بَھگل نکالنا: افلاس کا بہانہ بنانا، جھوٹی غربت ظاہر کرنا
بھگلی گہنا: مصنوعی زیور، جھوٹا گہنا

بَھگنا
سنسکرت، اردو

بھائی، برادر
اور دوسرا جو اس کے ہمراہ اسیر ہے۔ اس کا بھگنا ہے
[میر امن، باغ و بہار۔ لندن ۱۸۵۱ء]
[سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

بَھگواں
اردو، برج، مذکر، اسم

گیروے رنگ سے رنگا ہوا کپڑا

بھگونہا (نون غنہ)
اردو، برج، مذکر، اسم

لال رنگ جو گیرو سے نکالا جاتا ہے
ہم تو رنگیں ہیں پریم رنگ شیام جو کے
تا پر بھگونہا رام کیسے کئی چڑھائے ہیں
ہم تو شیام کے پریم رنگ میں رنگے ہیں
اس پر اے خدا! کیسے لال رنگ چڑھائیں

بَہلا
اردو، برج، صفت

ا۔ بانجھ۔ (جانوروں پر اطلاق ہوتا ہے)

بھلاری بھلا
اردو،کلمہ فجائیہ

ہاں یہ بات ہے! اچھا چہ خوش!
حواس درست ہیں! اچھا یہ بات!

یہ سن سن کے وہ نازنیں مسکرا
لگی کہنے اچھا بھلاری بھلا
میر حسن[سحرالبیان]

بَھلکا
اردو، برج، مذکر۔ اسم

۱۔ایک قسم کا بانس
۲۔تڑکا، صبح صادق
۳۔نتھ کا نگ یا سونے کا کوئی نمائشی آویزہ وغیرہ جو اس پر لگا ہو

بَھنبھوا
(نب =م)
اردو، برج، مذکر۔ اسم

فقیر جو فاقہ کے سبب لٹیرا بن گیا ہو۔

بَھنڈے خانہ
اردو، مذکر۔ اسم

وہ کمرہ جہاں امراء کے ہاں حقہ اس کا متعلقہ سامان اور پانی وغیرہ رہتا ہے۔
نوراللغات نے بھنڈی خانہ لکھا ہے

بھنگی
(نون غنہ)
اردو، مؤنث۔ اسم

بانس یا لکڑی کے دونوں سروں پر پلڑے باندھتے ہیں پھر اس میں سامان رکھ کر بانس کو کندھے پر رکھ کر لے جاتے ہیں۔

دیارِ محبت میں مہنگی تھی وہ
نہ بھی بینِ عشرت کی بھنگی تھی وہ

میر حسنؔ [سحر البیان]

بَہو
اردو، مؤنث۔ اسم

گھونگھٹ کا چراغ دان جس میں چراغ کو ہوا نہیں لگتی اور وہ بجھتا نہیں۔

حجلہ نشیں دلہن ہے شیشے میں یا پری ہے شاد
مکھڑا تو دیکھ واعظ گھونگھٹ الٹ بہو کا

شادؔ [نور اللغات]

نور اللغات نے یہ شعر بہو بمعنی چراغ دان کی مثال میں درج کیا ہے لیکن شعر میں کوئی قرینہ ایسا نہیں جو بین طور پر اسی مفہوم کی طرف دلالت کرتا ہو۔

بَھوج پتر

ایک درخت کی چھال جس پر ازمنہ قدیم میں لکھتے تھے۔ حقے کی نے بھی بناتے ہیں۔

بُھور

تڑکا، صبح، سویرا

بھوگس
اردو، مذکر۔ اسم

جادوگر، ساحر، شعبدہ باز، نظر بندی کرنا والا

بھوگ
اردو،برج،مذکر۔اسم
۱۔مجامعت،مباشرت
۲۔گالیاں،لعنت ملامت

بَھوگی
عیش کا دلدادہ ، جو کسی چیز پر قابض ہو، لذات جسمانی کا پرستار

بھوئی
اردو
(واوِمجہول اورمعروف دونوں سے بولا جاتا ہے۔ عام واومجہول سے ہے)
بوجھ اٹھانے والا،سواری اٹھانے والا، پالکی بردار، عام ملازم کوبھی کہتے ہیں جواوپر کے کام کاج اور بوجھ ڈھونے یابار برداری کے لیے ہواتنے میں خواجہ سرائی چوگوشے تورہ پوش پڑے بھوئیوں کے سر پر دھرے آکرموجودہوا

میرامّن[باغ وبہار۔لندن۱۸۵۱]
سیر دوسرے درویش کی بموجب حکم آدھی رات میں کہ عین اندھیری تھی ملکہ کو جو جونز بھونر میں پلی تھی اور سوائے اپنے محل کے دوسری جگہ نہ دیکھی تھی بھوئی لے جاکرایک میدان میں کہ وہاں پرندہ پرنہ مارتا انسان کا توذکرکیاہے،چھوڑآئے

[باغ وبہار]

بَھیا۔ بھیے۔ بھیئی
اردو،فعل

(ہونا سے ماضی)
تھا۔ ہُوا

بھیانک
محاورۂ قلعہ معلی

حیران

نظر کوئی نہ اپنی چیز آئی
بھیانک ہوکے دیکھوں کیوں نہ دائی

عیسیٰ ہندی

بھیت
اردو، برج، متعلق فعل، مؤنث۔ اسم

ا۔ دیوار
۲۔ دیوار کی چوڑائی، دیوار کا آثار
اوچھے کی پریت
بانوں کی بھیت
اوچھے کی دوستی ریت کی دیوار کی طرح ناپائدار

بھیڑیا دھان
اردو، اسم

سخت، مجمع، بہت بھیڑ
جب لوگوں بھیڑوں کی مانند اندھادھند
ایک کے پیچھے ایک پلے پڑیں تو بھیڑیا یا دھان کہتے
ہیں۔
اندھادھند، کورانہ، پیروی

بھیگی بلی بتاتا ہے
اردو محاورہ

جلد بازی میں ٹالتا ہے۔

[محاورات ہند ۱۸۹۰ء]

کہتے ہیں ایک امیر کا ایک نہایت قابل مصاحب تھا۔ اس نے پوچھا کہ باہر بارش ہورہی ہے یا نہیں ؟ تو بجائے اٹھ کر باہر جاکے دیکھنے کے بولا کہ ہورہی ہے۔ امیر نے کہا تجھے کیسے معلوم ! یہاں بیٹھا باتیں بناتا ہے۔ بولا ابھی ایک بلی باہر سے آتی تھی اسے چھوکر دیکھا تو بھیگی تھی۔ اس سے سمجھا کہ بارش ہوتی ہے۔''

بھیوا
اردو، برج بھاشا، اسم، مذکر

یہ لفظ موجودہ ہندی لفظ (بھاؤ) کا مترادف ہے۔ شاعری میں بھیوا بھی لکھتے ہیں۔ نظیر نے یہ اضافہ بھینوا نظم کیا ہے۔

حالت، کیفیت، خصلت، صفت، طبیعت، عادت

پیتے تھے دودھ شربت اور چاہتے تھے میوہ
مرتے ہی پھر کچھ ان کا سکہ رہا نہ بھینوا

نظیر[۲۸۸]

نظیر نے ''سکہ رہا نہ بھینوا'' اس معنی میں استعمال کیا ہے کہ ان کا اقتدار وشان کچھ نہ رہا۔
(پلیٹس نے مذکر لکھا ہے جو غلط ہے)

بیادھ
اردو، سنسکرت الاصل

دکھ، درد، تکلیف، بیماری، مرض، مصیبت، آفت، جھگڑا

''......سنا ہے کہ سادھ کے درشن سے بیادھ جاتی ہے''
[لطائف ہندی]

بیال (ویال)
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر۔ اسم
۱۔ بد، برا، خراب، زبوں
۲۔ سانپ، چیتا، ہاتھی
۳۔ بدمعاش، دھوکہ باز، بھوت

بیتال
وہ بدروح جو مردہ پر متصرف ہوگئی ہو۔ بھوت پریت

بے پرد
اردو، صفت
بے پردہ، بے آڑ

رہ فضیحت نہو چلون تو مجھے چھوڑنے دے
دیکھ یہ جاگہ ہے بے پرد مرے ہونٹ نہ چوس
انشاء

بیجنتی مال۔ مالا
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث۔ اسم
۱۔ خوشبودار پھولوں کا ہار جس میں تلسی بھی شامل ہو۔
۲۔ وہ ہار جس میں عناصر خمسہ سے لیے ہوئے پانچ جواہر شامل ہوں۔ زمین سے نیلم، بحر سے موتی، آگ سے یاقوت، ہوا سے پکھرا، خلاء وا یتھر سے ہیرے۔ ہندو عقیدے کے مطابق اس طرح حاصل کردہ جواہرات کی مالا وشنو بھگوان کے پہننے کی ہوتی ہے۔

بے واشت
اردو، فارسی الاصل، صفت متعلق فعل
بغیر دیکھ بھال کے، بغیر خبر گیری کے، بلا نگرانی کے، بغیر ضروری توجہ کے

پڑے سارے بے داشت دیوار و در
محل کو جو دیکھا تو ٹوٹا سا گھر

میر حسنؔ [سحرالبیان]

بیر	۱۔دشمنی۔عداوت
بیرن	۲۔دشمن عورت یا مرد
بیری	

۱۔بیَراگ (وَیراگ)	
۲۔بیراگن	
بیراگنی	۱۔نفسانی وشہوانی لذتوں کو ترک کرنا، زہد، ریاضت
بیراگی	۲۔ایسا کرنے والا یا کرنے والی

بیڑ اردو، مذکر۔اسم	احاطہ، چہاردیواری بیڑ بندی کرنا: احاطہ بندی کرنا

بیڑا باندھنا محاورہ	مجمع لگانا، بھیڑ اکٹھی کرنا، لوگ جمع کرنا

بیڑن اردو، مؤنث۔اسم	کنچنی، گدڑھی، گھڑ چڑھی، بیڑن، برشکار، یہ سب کسبیوں کے فرقہ ہیں، ان میں بیڑن اور گھڑ چڑھی ہندو فرقے ہیں، گدڑھی سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے

بیل پھلنا محاورہ	بار آور ہونا، مراد پانا، مطلب حاصل ہونا، خوش وقت ہونا گلریز کی مانند جز آتش کے عظیم اب لائی نہ کبھی پھول میری بیل چڑھے سے ۔ مرزا عظیم [شمس البیان ۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]
بیلا اردو، فارسی، مذکر ۔ اسم	خیرات، کار خیر کا روپیہ، غرباء کو دینے کی رقم بیلا بردار : وہ شخص جس کے ذمہ امیر کی سواری نکلتے وقت روپیہ نچھاور کرنے کی خدمت ہوتی ہے۔
بیلہ ور	خوردہ فروش جو چھوٹے چھوٹے اسباب کا تاجر ہو۔ زبدۃ اللغات، مفتی غلام سرور لاہوری [نولکشور، لکھنو ۔ ۱۸۹۲ء]
بینڈا اردو	۱۔ اکھڑ، بے ڈھب، ضدی، مشکل سے قابو میں آنے والا ۲۔ روک، آڑ، دروازے کو روکنے کی لکڑی ''چوبے کہ از پس دراندازند تا کشودہ نشود نیز بینڈا بیای معروف پشتارہ'' [مولوی محبوب علی رامپوری ۔ منتخب النفائس ۱۲۸۶ھ]

بینڈیا
اردو

کسان وغیرہ اس بیل کو کہتے ہیں جو دو بیلوں یا چار بیلوں کے آگے بیچ میں جتا ہوتا ہے۔

[محاورات ہند،۱۸۹۰ھ]

بینی
(تلفظ۔بے نی)،اردو

یائے اول مجہول و دوم معروف

[منتخب النفائس کانپور۱۲۸۶ھ]

چوبے کہ در تختۂ در نصب کنند:

۱۔لکڑی کا پتلا لمبا ٹکڑا جو دروازے کے پٹ میں اس لیے لگاتے ہیں کہ بند کرنے کے بعد جھری نہ رہ جائے۔

۲۔دروازے کے پٹ کا وہ حصہ جو دوسرے پٹ پر بند ہوتے وقت اوپر آجاتا ہے۔

۳۔کتاب کی جلد کا وہ حصہ جو آگے کو نکلا رہتا ہے اور کتاب بند ہونے پر اوپر آجاتا ہے۔

[نوراللغات]

بیوتات
اردو،عربی الاصل،مذکر۔اسم

بیوتات عربی لفظ جمع الجمع بیت بمعنی خانہ کے ہے مگر اصطلاح اہل عرف میں مودی خانے کو کہتے ہیں جہاں غلہ وغیرہ جنس وسامان کھانے کا رہے۔

بیوتات سے مراد داروغۂ مودی خانہ ہے

[حل غوامض،۱۸۸۵ء]

اودھر سے پھر آئے تو کہا جنس ہی لے جاؤ
دیوان و بیوتات یہ کہتے ہیں گراں ہے
شہر آشوب

دیوان کے بخشی کے بیوتات کے حاضر
مانند کنہیا کے جہاں دیکھ تہاں ہے
سودا

بیوتات
اردو، عربی اصل، مذکر۔ اسم

گھر کا خرچ، اخراجات خانہ، گھر کے محاصل
۲۔ وہ شخص جو بیوتات کا نگراں ہو یعنی جس کے ذمہ امور خانہ داری کے اخراجات کا حساب کتاب ہو، کنایتاً اسے بھی کہہ دیتے ہیں۔

بے وَحدت
اردو

بے حیا، بے لحاظ، بے ہودہ، اجڈ، بے شرم
دشت میں اپنے جو آیا قیس وحشت نے کہا
چل بے بے وحدت پرے، یاں کیوں لگایا بسترا
انشاء

بیُونگا
اردو، مذکر۔ اسم

ایک آلہ جس سے چمڑے کو صاف کرتے ہیں۔
بیونگا پھرا نہیں: جو بچہ بہت ضدی اور بے کہا ہو اس کے لیے کہتے ہیں کہ ابھی "بیونگا نہیں پھرا" یعنی ابھی اس کی کھال نہیں ادھیڑی گئی۔

بیوگ (وِیوگ)	بجوگ فراق، علیحدگی، ہجر، مفارقت، جدائی
بیہڑ اردو، صفت	ٹیڑھا میڑھا، مشکل، پیچ دار، دشوار، دقت طلب

پ

پاتال
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

طبقات ارض میں ساتواں حصہ۔ اسفل سافلین، دوزخ۔ سات طبقے یہ ہیں: اَتل، وِتل، سُتل، تلاتل، مَہاتل، رَساتل، پاتال

پاتر/ پاتریا
اردو، اودھی، مؤنث، اسم وصفت

۱۔طوائف، ناچنے گانے والی
۲۔ کمزور، نحیف

پاتُراب
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم

۱۔سفر کے لیے نقل وحرکت

۲۔بعض لوگ سفر کے لیے نیک شگون اور ساعت سعد کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔جس وقت اور جس دن سفر کرنا چاہتے ہیں اگر اس دن و وقت کو سعد نہیں سمجھتے تو کوئی اور نیک ساعت دیکھتے ہیں پھر اس ساعتِ نیک پر کوئی چیز اپنے اسبابِ سفر سے راستے میں کسی جگہ یا مکان پر بھیج دیتے ہیں۔ گویا اس نیک ساعت پر سفر شروع ہوگیا۔ اب جس وقت اپنی سہولت کے مطابق جانا ہے چلیں گے اور اس جگہ قیام کریں گے یا وہاں سے وہ چیز ساتھ لے کر آگے بڑھ جائیں گے۔ اسے پاتُراب بھیجنا یا پاتُراب لینا کہتے ہیں۔

پاتوں آ لگنا　　　　پات، پتا

محاورہ

۱۔ درخت کے پتے جھڑنا، مجازاً کسی کی طاقت زائل ہونا، رو بہ زوال ہونا، اقتدار یا اختیار میں تنزل ہونا
۲۔ زدہ حالت ہونا۔ کسی کے ظلم وستم یا جبر کے باعث صبر وضبط کا رخصت ہونا۔
۳۔ حالت کا قابلِ رحم ہو جانا

''پاتوں آ لگنا درخت کا کنایہ از برگ ریزی و خزاں کردن درخت است و مجازاً در اتمامی قوۃ استعداد مصطلح اعم از نیکہ در بیداد معشوق صبر و طاقت اتمام پزیر دیا بحوادثِ روزگار عدم اسباب دست دہد مرزا رفیع سوداؔ گوید

احوال کی ہمارے تجھ کو تو کیا خبر ہے
گزرے ہے جس کے جی پر وہ ہی یہ جانتا ہے
آنکھوں کے گرد میری مژگاں کی ہے یہ صورت
گویا کنار دریا خس بہہ کے آ رہا ہے
اور دل جو ہے بغل میں سو اس طرح کا پھوڑا
ہرگز نہ وہ پکے ہے ظالم نہ پھوٹتا ہے
القصہ کیا کہوں میں گلشن میں زندگی کے
تجھ بن نہال سوداؔ پاتوں ہی آ لگا ہے''

[شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پارہ دوز
اردو، فارسی، مذکر، اسم

پیوند لگانے والا، جوڑ لگانے والا، خیمہ ساز، خیموں، پردوں، قناتوں کی مرمت کرنے والا

مسیح اس کے خرگاہ کا پارہ دوز
تجلی طور اس کی مشعل فروز

میر حسن [مثنوی سحرالبیان]

پاکھا
اردو، مذکر، اسم

مکان کی دیوار کے ساتھ جو چھپر وغیرہ ڈال لیتے ہیں۔

پاکھے تکھیست سوگئے چھپر پھسل پڑا

نظیر اکبر آبادی

پاکھر
اردو، مونث، اسم

لوہے کی حلقے دار جالی جو جنگ میں گھوڑے یا ہاتھی پر اس کی حفاظت کے لیے ڈالتے ہیں۔

پاکھنڈ
اردو، کھڑی بولی، مذکر، اسم

شرارت، بدمعاشی، دھوکہ، پاجی پن، بد دیانتی، چالاکی، عیاری

پاکی لینا
محاورہ

مخفی اعضاء سے بال صاف کرنا۔

پانچواں سوار

پانچویں سواروں میں ہونا۔ یہ ایسے موقع پر استعمال کرتے ہیں جب اصل کام کرنے والے تو دوسرے ہوں اور ایک خور بغیر کچھ کیے اور بلا کسی استحقاق کے

خواہ مخواہ اپنے سر سہرا باندھنا چاہتا ہو جسے لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا بھی کہتے ہیں۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی کے بقول اس مقولے کی اصل یوں ہے کہ چار سوار دکن کو جاتے تھے اور پیچھے پیچھے کوئی کمہار بھی گدھے پر چڑھا ہوا اسی طرف چلا جاتا تھا۔ کسی مسافر نے پوچھا کہ یہ چاروں سوار کہاں جاتے ہیں۔ کمہار نے اپنے تئیں بھی شامل کر کے کہا کہ ہم پانچوں سوار دکن کو جاتے ہیں۔ شوق:

تا کہ مشہور ہوں ہزاروں میں
ہم ہیں پانچویں سواروں میں

پان پان کی ایک گڈی کو عام طور پر ڈھولی کہتے ہیں۔ ایک ڈھولی میں پانوں کی مقررہ تعداد لگی ہوتی ہے۔ اور پانوں کے عادی عام طور پر ڈھولی کے حساب سے پان خریدتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دکن میں پانوں کی ڈھولی کو کچھی بھی کہتے ہیں۔ انجمن ترقی اردو کے سہ ماہی رسالے ''اردو'' شمارہ نمبر ۳۰۴ میں محمد حبیب اللہ رشدی کا مضمون پروفیسر وحید الدین سلیم کے متعلق چھپا ہے۔ اس میں رشدی صاحب نے حیدر آباد دکن کے حالات درج کیے ہیں۔ اس میں لکھتے ہیں:

''تم ذرا جلدی سے اپنی بائیسکل پر وہاں چلے جاؤ پہلے پانوں کی کپھی کا بھاؤ ٹھیرالو پھر ان پیسوں میں اگر پوری کپھی مل جائے تو پوری ورنہ آدھی کپھی لے آنا۔''

پانس
(نون غنہ)
اردو، برج، مذکر، اسم

کھاد، گوبر
پانس ہو جانا، گل سڑ کر کھاد ہو جانا، زمین کا نرم پڑ جانا

پانی پی پی کے کوسنا

شدت سے کوسنا، جی بھر کر کوسنا، موثر طور پر کوسنا

کیا ظلم ہے دل میں بس مسوسا کیجیے
جب یادِ لبِ جام کا بوسا کیجیے
ایذا ہے سخت محتسب کے ہاتھوں سے
پانی پی پی کے اس کو کوسا کیجیے

مرزا علی نقی محشور [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پانی سے پتلا کرنا

شرمندہ کرنا، خفیف کرنا

پانی لگنا
اردو

چشم نے رو رو کے دریا کر دیا
ابر کو پانی سے پتلا کر دیا

مصحفی [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

بعض بعض پہاڑوں یا جزیروں کا پانی خاص خاص طبیعت کے اشخاص کو ایسا ناموافق آتا ہے کہ امراضِ

مہلک میں گرفتار ہوکر مرجاتے ہیں۔ محاورے میں
کہتے ہیں کہ فلاں مقام کا پانی لگتا ہے۔فلاں شخص
فلاں سفر میں مرگیا، پانی لگا تھا۔ ذوقؔ۔

"آب خنجر ہے جو زہراب وفاداروں کو
ملک سرحد ہے وفا پانی ذرا لگتا ہے"

[آزاد۔ دیوان ذوقؔ۔۱۹۰۳۔ص۲۱٦]

"ہم سمجھتے تھے کہ وہاں پانی لگتا ہے اورلوگ ماندے
ہوجاتے ہیں۔اورشیروں کے جنگل ہیں"۔

[رتن ناتھ سرشار۔ سیرکوہ سار۔ جلداول
لکھنؤ۔۱۹۳۴۔ص۳۷۸]

پانی مرنا

دل میں چور ہونا۔ شبہہ کو تقویت پہنچانے والی باتیں یا
حرکتیں کرنا۔ اپنا انداز اختیار کرنا جس سے کہنے والے
کے خیال کی تصدیق وتائید ہو۔

روبرو کرنی پیار کی باتیں
تس پہ انکارِ عشق کرتا ہے
اے طپش ہم نہ مانیں یہ انکار
تیری باتوں میں پانی مرتا ہے

مرزا جان طپش

[شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان مولفہ مرزا
جان۔ مخطوطہ۱۷۹۳ھ]

پاوَک
اردو، سنسکرت، مونث، اسم

۱۔ آگ ، وہ درخت جس کی لکڑی رگڑ کھانے سے آگ پیدا کرے
۲۔ پاک، پاک کرنے والا
۳۔ دین دار (دیکھیے بلوکنا)

پاؤں پھیلانا
محاورہ

ضد کرنا، اصرار کرنا، اَڑ جانا

نہیں جانے کے اس مجلس سے ہم بن اس کے لے جائے
قدم اب کب اٹھاتے ہیں کہ ہم نے پانو پھیلائے
میر شیر علی افسوسؔ [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پاؤں چل جانا
محاورہ

لڑکھڑانا، متزلزل ہوجانا، ثابت قدم نہ رہنا،

غریبوں کا دم سا نکلنے لگا
توکل کا بھی پانوں چلنے لگا
میر حسنؔ۔ قحط لکھنؤ کا حال [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹ء]

پاؤں ڈِگنا

پاؤں لڑکھڑانا

پاؤں قائم کرنا

۱۔ کسی جگہ جم کر رہنا، مستقل سکونت اختیار کرنا
۲۔ مضبوط ارادہ کرنا، مستحکم نیت کرنا

پاؤں کسی کا گلے میں ڈالنا — کسی کو اسی کی دلیل سے خطاوار ثابت کرنا

پاؤں گاڑنا — جم جانا، نہ ہلنا، مضبوط جمے رہنا، ایک جگہ بیٹھ جانا

یارب رہِ طلب میں کوئی کب تلک پھرے
تسکین دے کر بیٹھ رہوں پانو گاڑ کے
میرؔ

پانو یہ گاڑے کہ جوں نقش قدم پھر نہ اٹھے
خاک میں مل گئے بیٹھے جو ترے در پہ ہم
میر شیر افسوسؔ [شمس البیان مخطوطہ۱۷۹۳ء]

پایل
اردو، برج، مذکر، اسم وصفت

بجائے سر کے پاؤں کی طرف سے پیدا شدہ بچہ۔ انداز میں آرام سے چلنے والا ہاتھی۔ پاؤں میں پہننے کی جانجھنیں

ہر ایک بھوک سے سوئے عدم روانا ہے
اب اس کو خواہ تو پایل سمجھ لیں خواہ نجھول
سوداؔ [ویرانی شاہجہاں آباد]

پَت
اردو، برج، مذکر و مؤنث، اسم،

۱۔ (مذکر) پتا، برگ، مالک، خاوند، شوہر
۲۔ (مونث) نیک نامی، آبرو، عزت، بڑائی، ناموری، نیک چال چلن

بن کوڑی خوردے برابر بھی پت نہ تھی
کوڑی جب آئی پاس تو بن بیٹھے سیٹھ جی
نظیراکبرآبادی

پُتْریا
اردو، مؤنث،اسم

طوائف، رنڈی، ناچنے گانے والی
پُتْریاباز: رنڈی باز

پتلی کا تارا کرنا۔

آنکھ کی پتلی کی طرح عزیز رکھنا۔

اگر آوے ہمارے گھر پیارا
کروں اس ماہ کو پتلی کا تارا
مصطفیٰ خاں ریک رنگ[شمس البیان مخطوطہ۱۷۹۳ء]

پتنگ بازی

پتنگ بازی۔ پتنگ اڑانا بہت قدیم مشغلہ ہے۔حتمی طور پر یہ بتانا مشکل ہے کہ سب سے پہلی پتنگ کہاں اور کس نے اڑائی۔صرف لڑکوں اور نوجوانوں کا ہی شغل نہیں بلکہ بعض جگہ اس کی حیثیت قومی کھیل کی سی ہے۔عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ چین سے اس مشغلے کا آغاز ہوا اور آج تک چین میں پتنگ بازی کو مستقل تیوہار کی حیثیت حاصل ہے۔بہت بڑے بڑے اور عجیب وغریب پتنگ بنائے جاتے ہیں۔یورپ اور انگلستان میں بھی لڑکے پتنگیں اڑاتے ہیں۔یہاں کی

پتنگیں کاغذ کی نہیں ہوتیں بلکہ پلاسٹک کی مختلف شکلوں کی ہوتی ہیں کیوں کہ ہوا کی اتنی تیزی اور شدت کاغذ نہیں برداشت کرسکتا۔ اردو میں پتنگ کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے اس لیے اس کی جمع بھی تذکیر و تانیث کے اصول پر بولی جاتی ہے۔ پتنگ اڑاتے ہیں۔ پتنگ اڑتا ہے۔ پتنگیں اڑتی ہیں، سب طرح سے درست ہے۔ برصغیر میں بھی پتنگ بازی اور پتنگ سازی نہ صرف بطور مشغلے کے بلکہ بطور فن اور حرفت کے رائج ہے۔ مختلف قسم کی پتنگوں کے نام بھی مختلف ہیں۔ بادشاہی زمانے میں مغلیہ شہزادے بڑے اہتمام سے پتنگ اڑاتے تھے۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے پتنگ بازی اور قلعے کے متعلق فرہنگ آصفیہ میں ذکر کیا ہے۔ جسے ہم یہاں درج کرتے ہیں:

''عصر کے وقت پتنگ باز بڑے بڑے پتنگ، ڈور کی چرخیاں لے کے سلیم گڑھ میں پہنچتے۔ بادشاہ کی سواری آتی۔ ایک طرف بادشاہی پتنگ باز دریا کی طرف پتنگ بڑھاتے۔ دوسری طرف معین الملک نظارت خاں بادشاہی ناظر کا پتنگ اٹھتا۔ دریا کی ریتی میں سوار کھڑے ہوجاتے۔ پیچ لڑتے، ڈھیلیں چلتیں۔ پتنگ ڈوبتے ڈوبتے آسمان سے جالگتے۔ پیٹا چھوڑ دیتے، ڈور زمین سے لگ جاتی۔ سوار آنکڑے دار

لکڑی ہاتھوں میں لے لیتے۔ آخر ایک پتنگ کٹ جاتا۔ ہوا کے جھونکے اور تھپیڑیں کھاتا ہوا دریا کے پار جا گرتا۔ بادشاہ سیر دیکھتے رہتے۔ جی میں آتا تو تختِ رواں سے اترتے۔ پتنگ باز مچھلی کے چھلکوں کے دستانے بادشاہ کے ہاتھوں میں پہنا دیتے۔ بادشاہ پتنگ ہاتھ میں لیتے۔ ایک آدھ پیچ لڑاتے۔ پتنگ بازی کی سیر دیکھ محلِ معلیٰ میں داخل ہو جاتے۔ بادشاہی پتنگ بازی میں پتنگ اور تکل قد آدم ہوتی تھی۔ بعض اوقات لوہے کے تار پر بھی اڑاتے تھے۔ بادشاہی حریفوں یا صیدیوں میں مرزا یاور بخت شہزادے بہت مشہور تھے۔ ان کی برابر کوئی نہیں لڑا سکتا تھا۔ لطف یہ ہے کہ ان کے ہاتھ کا پتنگ بہت کم کٹتا تھا اور کاٹنے میں سب سے زیادہ زبردست رہتا تھا۔ یہ اپنے ہاتھ سے آپ ہی پتنگ بناتے۔ آپ ہی ڈور تیار کرتے اور آپ ہی لڑاتے تھے۔ مرزا یاور کا سا سدھ پتنگ کم دیکھنے میں آیا ہے۔ غدر کے بعد بھی مرزا یاور نے پتنگ بازی میں اپنی شہرت قائم رکھی۔ بڑے بڑے پتنگ تکلّیں، کنکوے، رنگین اور سادے پہلے بازاروں میں بکتے تھے۔ بعض شوقین اپنے ہاتھ سے بڑی بڑی کاری گری سے بناتے تھے کنکوا، دوباز، دوپتا، کانڑا، دوپلکہ، چڑا، کلدما، بگلہ

وغیرہ۔ تکلیں لنگوٹ دار، کلیجہ جلی، وغیرہ وغیرہ بنا کے ان میں اپنی کاری گری دکھاتے، ڈور ایک بلی، دوبلی، تبلی، چوبلی، کنکووں، تکلوں کے زور کے موافق مانجھا سونت کے بڑے بڑے پنڈلے، گولے، خوبصورت بناتے یا چرخیوں، ٹھاڑیوں یا ہچکوں پر چڑھاتے اس پر پتنگ، تکلیں، کنکوے اڑاتے اور لڑاتے نخ پر مانجھا سونت کے ڈور کا کام لیتے۔ بچے بالے پیپل، ڈھیلچیل، ومڑچیل کنکوے چھوٹی تخمیں ایک بلی ڈور پر اڑاتے پھرتے، وہ پہلی سی ڈوریں، نخ، کنکوے سب اڑ گئے، اب لنڈورے کنکوے، بن پنچھالے کے جنھیں گڈی کہتے ہیں۔ انگریزی موٹے ریل کی ڈور پر مانجھا سونت کر پتنگ بازی ہوتی ہے۔''

مولوی سید احمد صاحب دہلوی کی اس تحریر میں پتنگ بازی کی بہت سی اصطلاحیں استعمال ہوئی ہیں۔ مختلف قسم کی پتنگوں کے نام بھی آئے ہیں اور پتنگ اڑانے کی مختلف کیفیتوں کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے تھے وہ بھی ہیں۔ ان میں اکثر الفاظ تو پہچان میں آ جاتے ہیں اور کنکوا، تکل، لنگوٹ دار کی شکلیں ذہن میں آ جاتی ہیں۔ لیکن اور الفاظ آسانی سے لغت میں بھی نہیں ملتے۔ مثلاً نخ، کچے ریشم کی ڈور کو کہتے ہیں اور اس قسم کی ڈور کو مانجھا سوت کر پتنگ کے لیے استعمال کرتے تھے۔ کیوں کہ اس

طرح کی ڈور کو حریف کے واسطے کاٹنا آسان نہ ہوتا تھا۔ بچوں کی پتنگوں کے سلسلہ میں مولوی سید احمد صاحب نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں آج کہیں سننے میں نہیں آتے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ سکّوں سے متعلق ہیں۔ اب وہ سارا زری نظام، سکے اور ان کے نام سب بدل گئے۔ پتنگوں کے ناموں میں دمڑی، دھیلا، پیسہ استعمال ہوا ہے۔ نہایت معمولی حقیر پتنگ بلکہ کنکوا جو بچوں کے مطلب کا ہوتا تھا اور صرف ایک دمڑی میں آتا تھا اسے دمڑچیل کہا ہے۔ اسی طرح دھیلے کی مالیت کا کنکوا، دھیلچیل اور ایک پیسے کا کنکوا پیپل کہلاتا تھا۔

پَتواس
اردو، مونث، اسم

۱۔ ''چوبے کے در زمین نصب کنند و چوبے دیگر برآں گزارند تا مرغانِ شکاری براں نشینند'' ۔ مولوی محبوب علی رامپوری۔ [منتخب النفائس۔ کانپور ۱۲۸۶ھ ص ۲۳]

۲۔ پرندوں کے بیٹھنے کا اڈہ۔ ایک بانس میں مربع چھتری باندھتے ہیں اور اس کو کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ اس پر کبوتر وغیرہ پرند بیٹھیں۔

مہدِ آسائشِ عالم ہے تارا عہد ان کو
فرِ طائر کو خطِ کاہکشاں ہے پتواس

نکہتؔ [نور اللغات]

پَتِیانا — اعتماد کرنا، راز داری کرنا، بھروسہ کرنا
اردو، فعل

پَٹا کاٹنا — نوکری سے نام خارج کرنا، نکال باہر کرنا، گویا جانور کے گلے کا پٹا کاٹ کر چھوڑ دیا۔
اردو

پَٹّن — شہر، نگر، بستی جیسے
اردو، ملتانی، مذکر، اسم
پاک پٹن

پَٹو — چالاک، تیز، ہوشیار، بے روک، سخت، ضدی، بے رحم، ایک قسم کا کپڑا

پَٹوا — بیل فیتے کا کام کرنے والا۔ رنگریز۔ ڈورے ڈالنے والا
اردو، مذکر، اسم

پٹوا گھبڑ ہوتا تو پہلے اپنی داڑھی رنگتا۔ (محاورہ)

پَٹّھا — گھاس کی لمبی پتی۔ رگ وریشہ۔ بالوں کی لٹ
اردو، برج، مذکر، اسم

جو اصطبل میں کئی گھوڑے ہیں سو کیا امکاں
کہ ہووے گھاس کے پٹّھے کا ان کے آگے نشاں
سودا [ویرانی شاہجہاں آباد]

پَچھیت — فصل کے آخر میں تیار شدہ کھیت۔ دیر میں پکی ہوئی کھیتی۔
مونث۔ اسم

پَدَم	قدم، کنول کا پھول، دس کھرب، گول سیاہ داغ جو ہاتھ پاؤں وغیرہ پر ہوتا ہے۔
پدماوتی	کنول کے پھولوں سے بھری ہوئی۔ مجازاً دولت کی دیوی لکشمی۔
پدمنی	کنول بیل، چار قسم کی عورتوں میں سے اعلیٰ قسم کی عورت۔ اس کی تفصیل یہ ہے پدمنی، چترنی، ہستنی، سنکھنی آننگارا گا میں پدمنی کی یہ خصوصیات گنائی گئی ہیں۔ غزالی آنکھیں جن میں گلابی ڈورے ۔ نازک ناک، چاند سا چہرہ، صراحی دار گردن، نازک شیریں بط جیسی آواز، سونے جیسا رنگ یا چمپا کے پھول جیسا، کم خواب، فطرتاً باحیا، مذہب پرست ، فیاض ''اس نازنین کو جو میں نے دیکھا تو فی الواقع اس کا عالم پری کا سا تھا۔ نکھ سکھ سے درست جو جو خوبیاں پدمنی کی سنی جاتی ہیں سو سب اس میں موجود تھیں۔ میر امن [باغ و بہار۔ لندن ۱۸۵۱ص ۱۹۳۔ سرگزشت آزاد بخت پادشاہ کی]

پدھارنا
۱۔ بیٹھنا، تشریف رکھنا
۲۔ چلے جانا، نکل آنا

پدھان۔ پردھان
گاؤں کا سربراہ، معزز، چودھری

پَر
فارسی۔اردو
مگر، لیکن
''پر بفتح بائے فارسی لفظِ فارسی ست بمعنی مگر۔ وحشی گوید
شعر
آنکہ ہرگز یادِ مشتاقاں بمکتوبے نہ کرد
گرچہ گستاخی ست می گوییم پر خوبے نکرد''
مولوی محبوب علی رام پوری[منتخب النفائس ۔ کانپور۔ ۱۲۸۶ھ ص۲۴]

پَرات
۱۔ بڑی تھالی
۲۔ تڑکا، علی الصباح

پُراتَم
اردو، سنسکرت، صفت
پُراتن
سال خوردہ، بوڑھا، سن رسیدہ، معمر، اگلے زمانے کا

پراچہ۔ پراچہ
اردو، فارسی الاصل، مذکر، اسم،
۱۔ پارچہ، کپڑے کا ٹکڑا
۲۔ بزاز، پارچہ فروش، کپڑے والا

کروں معاش کا حضرت کی تجھ سے کیا میں بیاں
کہ توشہ خانہ ہے ان کا پراچے کی دوکاں
سودا [اویرانی شاہجہاں آباد]

پَرارتھنا پراتھنا	مانگنا، چاہنا، درخواست، عاجزی، حمد، خدا سے گناہوں کی معافی چاہنا
پران	سانس، دم، روح، زندگی، مجازاً معشوق
پَربھو	بڑا، برتر، اعلیٰ قادر حاکم مالک، شوہر، سب کا مالک یعنی خدا
پَربینَا اردو، سنسکرت الاصل۔مؤنث اسم	دانشمندی، خردمندی، مہارت، دستگاہ، دانائی، چالاکی، ہوشیاری، علم
پَرتل	بوجھ، بھار پرتل کا ٹٹو: بوجھ لادنے والا ٹٹو۔لدّو
پَرچَل	زیادہ چنچل، بہت شوخ
پَرچنا	آزمائش کرنا، ملاقات کرنا، ملانا

پَرچَنڈ — نہایت تیز، بہت گرم، از بس خوفناک، غصہ ور، زبردست

پرچونی — دال، آٹا، تیل، لونگ، مرچ جنس وغیرہ
اردو، مؤنث، اسم — پرچونیا: جنس کا بیچنے والا، بنیا

پرچھا — صاف، صفا، مُطلع کا صاف ہونا
برج بھاشا

بولا صاحب تمہیں تو سودا ہے
واں تو جھگڑا ہی سارا پرچھا ہے
نظیر اکبرآبادی

پَرساد — تبرک، بخشش، فیض، صفائی، پاکیزگی، اطمینان

پرسوت — ا۔ایک بیماری جو عورتوں کو زچگی کے زمانے میں ہوتی ہے۔
۲۔ پرسو: پیدا کرنے والی، جننے والی

پرکھا — کھائی، خندق، قلعے کے چاروں طرف کا نالا

پرگیری — ا۔ تیر کے پر، تیر کو جہاں سے چٹکی میں پکڑ کر چلے پر
اردو، فارسی، مؤنث، اسم — رکھتے ہیں وہاں پر لگائے جاتے ہیں۔
۲۔ تیر میں پر لگانا

ثابت ہو جو دگلا تو نہیں موزوں میں کچھ حال
تیروں میں ہے پر گیری تو بے چلہ کماں ہے
سوداؔ[شہرآشوب]

پَرماتما(پرم آتما) — ذات برتر، خدا

پَرَن — اردو، اصطلاح موسیقی، مونث — طبلہ کی گت، نہایت تیز لے جو بجائی جائے۔ ناچنے والے اسے پیروں کی جنبش سے نکالتے ہیں۔ پکھاوج میں ہمیشہ پرن بجتی ہے۔

کوئی دائرے میں بجا کر پرن
کوئی دھمدھمی میں جتا اپنا فن
میر حسن[مثنوی سحرالبیان]

پَرنام — سلام، آداب، تعظیم، بندگی

پریتم (پِرتَم) — سب سے پیارا، معشوق، شوہر، مجازاً خدا

پریکھا — اردو، مذکر، اسم — ۱۔تاسف، پشیمانی
۲۔تلاش، جستجو، امتحان، آزمائش

اے درد جو کچھ کیا پریکھا ہم نے
دیکھا تو عجب ہی یاں کا لیکھا ہم نے

بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے
دردؔ [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پرہیز
مذکر

اجتناب کرنا۔ اپنے آپ کو کسی چیز کے لیے روکے رکھنا
اقبال نے بال جبریل میں لکھا ہے

ضمیر لالہ مے لعل سے ہوا لبریز
اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز

اس پر برابر اعتراض ہوتے رہے ہیں کہ اقبال نے پرہیز کو مؤنث نظم کر کے زبان سے کم واقفیتی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ اقبال نے زبان دانی کا دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ صحت زبان، روز مرہ، محاورہ وغیرہ کی سند فراہم کرنے کے لیے نہ اقبال نے شاعری کی اور نہ ان کے کلام کو اس نظر سے دیکھنا چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ اقبالؔ، داغؔ کے شاگرد تھے۔ خواہ یہ شاگردی استادی کتنی ہی کم مدت رہی ہو۔ لیکن اقبال نے داغ کو ہمیشہ اپنا استاد تسلیم کیا اور ضرور ہے کہ اپنے استاد کے کلام کا مطالعہ بھی کیا ہوگا۔ داغ جس پائے کے زبان داں اور جس رتبے کے مسلم الثبوت استاد ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ داغ نے خود بھی نہایت بلند آہنگی اور خود اعتمادی سے کہا۔

غیروں کا اختراع و تصرف غلط ہے داغؔ
اردو ہی وہ نہیں جو ہماری زباں نہیں

اوراس کی ایک وجہ بھی خود بتادی ہے

کیوں داغ دہلوی کی زباں مستند نہ ہو
پیدا کیا خدا نے اسے تخت گاہ میں

اگر چہ وہ اس شرف اور امتیاز میں تنہا نہیں۔لیکن ایک امتیاز ان کو بلاشبہ بلاشرکت غیرے حاصل تھا اور وہ یہ کہ وہ تقریباً چودہ برس کی عمر سے لے کر تقریباً پچیس برس کی عمر تک قلعہ معلیٰ میں رہے۔وہیں ان کی پرورش وتربیت ہوئی اور وہیں انھوں نے بیگمات کی زبان سے نکھری ہوئی شفاف اور مستند زبان سیکھی اور روزمرہ اور محاورے سیکھے جوان کے مزاج میں پیوست ہو گئے۔ اسی بات نے ان کے اندر ایسی خود اعتمادی پیدا کر دی تھی جو بعض اوقات خود آرائی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔فرہنگ آصفیہ کے نامور مؤلف اور زبان داں مولوی سید احمد صاحب دہلوی کا جب داغؔ سے ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا۔''ہاں وہ عرب سرائے کے رہنے والے تھے''۔نکتہ اس میں یہ کہ دہلی کے قدیمی باشندے عرب سرائے کو شہر سے باہر کا علاقہ سمجھتے ہیں اور داغ کی مراد یہ تھی چوں کہ اصل دہلی کے باشندے نہ تھے اس لیے ان کی زبان کا اعتبار نہیں!

بیگمات قلعہ معلیٰ کی زبان پر بعض الفاظ کا استعمالِ تذکیرو تانیث اہلِ دہلی سے مختلف بھی تھا جہاں اس طرح کا اختلاف ہے داغ کے ہاں اسی کا پرتو ملتا ہے۔

پرہیز کو خود داغؔ نے مؤنث نظم کیا ہے۔

گلزارداغ کا مطلع ہے۔

وصل کی شب بھی تمہاری وہی پرہیز رہی
مہربانی بھی تمہاری ستم آمیز رہی

گلزارِداغ کے بیشتر مطبوعہ نسخوں میں یہ مطلع اسی طرح درج ہوا ہے۔ جنھوں نے اقبال کا دفاع کیا ہے انھوں نے داغ کے اس مصرع کو ہی نقل کیا ہے کہ اقبال نے بھی اپنے استاد داغ کی ہی پیروی میں پرہیز کو مؤنث نظم کیا اور اقبال کے لیے زبان دانی میں داغ سے بڑھ کر کوئی اور مستند نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے پرہیز کو مؤنث نظم کر دینے پر اقبال کے خلاف زبانِ طعن دا نہیں کرنا چاہیے۔ داغ نے بعض اور الفاظ بھی مؤنث نظم کیے ہیں جنھیں اہلِ لغات نے مذکر قرار دیا ہے۔ مثلاً ''اوّل'' اردو میں بالاتفاق مذکر ہے مگر داغ نے اسے مؤنث نظم کیا ہے۔

آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار
بلوادو اپنی اُول میں میرے رقیب کو

اب اختتامیے کے طور پر عرض یہ ہے کہ اتنی تفصیل سے پر

ہیز کی تذکیر و تانیث پر گفتگو کرنے کے بدیہی شرحِ صدر حاصل نہ ہوا اور خلش باقی رہی۔ اتفاق دیکھیے کہ میرے والد صاحب قبلہ پروفیسر حامد حسن قادری علیہ الرحمۃ کی ذاتی کتابوں میں مجھے گلزار داغ کا ایک قدیم نسخہ دستیاب ہوگیا۔ یہ نسخہ میرے نانا مولانا مولوی نصیر عالم صاحب علیہ الرحمہ کی ملک تھا۔ اس کی پیشانی پر ان کے قلم سے تحریر ہے۔

[مقام مراد آباد ۱۲؍مارچ ۱۸۸۴ء کو خرید کی گئی۔ نصیر عالم]

یہ نسخہ مطبع انوارِ محمدی لکھنؤ میں ۱۲۹۶ھ۔ ۱۸۷۸ء میں چھپا۔ اس دیوان میں صفحہ ۲۱۴ پر غزل نمبر ۲۸۸، یہی غزل ہے اور اس کا مطلع اس طرح درج ہے ؎

وصل کی شب بھی وہی عادتِ پرہیز رہی
مہربانی بھی تمہاری ستم آمیز رہی

اب اس دریافت کے بعد داغ اور اقبال دونوں پر سے الزام اٹھ گیا۔ داغ نے پرہیز کو مذکر ہی لکھا ہے۔ ہم نے داغ کے دفاع میں جو دلائل دیے تھے وہ سب غیر ضروری ہوگئے۔ یہ دیوان داغ کی زندگی میں ہی شائع ہوا۔ اس کے حقِ تالیف و اشاعت بھی ان کے ہی نام ہیں کیوں کہ سرورق پر لکھا ہے ''تصنیف شاعر اعجاز بیاں نواب مرزا خاں صاحب بحفاظت حق تالیف'' ہم نے ابھی کہا کہ ۱۸۷۸ء کی مطبع انوار محمدی

لکھنوَ کی پہلی اشاعتِ گلزارِ داغ کے بعد داغ سے یہ الزام اٹھ جاتا ہے کہ انھوں نے پرہیز کو مؤنث باندھا۔ لیکن اقبال کو بھی ہم نے اس اتہام سے بری الذمہ قرار دیا جب کہ ان کے ہاں واضح طور پر۔

''اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز''،

موجود ہے۔اس کی توجیہہ اس طرح پر ہے کہ گلزار داغ کی پہلی اشاعت ۱۸۷۸ء کے بعد اور اشاعتیں بعد میں آئیں ان میں سہو کاتب سے پہلے مصرع میں تحریف واقع ہوگئی۔ یعنی پہلا مصرع کاتب نے اس طرح لکھ دیا۔ وصل کی شب بھی تمہاری وہی پرہیز رہی اقبال نے، ہمیں یقین ہے کہ گلزار کی پہلی اشاعت نہیں دیکھی ہوگی۔ کیوں کہ وہ اقبال کی پیدائش ۱۸۷۷ء سے صرف ایک سال بعد چھپی تھی۔ یعنی گلزارِ داغ کی اشاعت کے وقت اقبال کی عمر صرف ایک سال تھی۔اردو شاعری کی طرف متوجہ ہونے اور داغ کے تلمذ تک پہنچتے پہنچتے کم وبیش بائیس پچیس برس لگ گئے ہوں گے اس لیے اقبال نے یقینی طور پر گلزار داغ کی پہلی اشاعت میں اس مصرع کی اصل شکل نہیں دیکھی ہوگی اور جب انھوں نے مابعد کی اشاعتوں میں تحریف شدہ شکل میں پرہیز کو مؤنث دیکھا تو ان کے لیے یہ جاننے کے باوجود کہ عام طور پر اساتذہ کے ہاں پرہیز مذکر

ہے، اپنے استاد داغ سے یہ پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ انھوں نے کیوں اسے مؤنث نظم کیا ہے۔ اگر عمروں کا تفاوت اور استادی وشاگردی کے آداب اور اس عہد کے سماجی واخلاقی ضابطوں پر نظر کی جائے تو اقبال نے بے شک وہی کیا جو ہر باشعور شاگرد کرتا ہے۔ اور ان کے اپنے مصرع میں تو پرہیز تذکیر کی صورت میں آ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ انھیں یہ خوبصورت شعر ہی ترک کرنا ہوتا۔ بہر حال ہماری اس درازنفسی کا مدعا بدلائل یہ ہے کہ داغ اور اقبال دونوں غلط زبان کے اتہام سے بری ہیں۔

پڑا پانا

اگر کوئی شخص بے وجہ بہت خوش ہو تو اس وقت کہتے ہیں کیا کچھ پڑا پایا ہے؟'' کیا بے توقع مال ہاتھ لگا۔

دل شدت غم سے سخت گھبرایا ہے
اکتا کے مری ناک میں دم آیا ہے
روتا ہوں گلی میں تری دل کو کھوکر
کیا ہنستا ہے کچھ تو نے پڑا پایا ہے

میر شیر علی افسوس [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پیا

اردو، مذکر، اسم

دونوں ہاتھوں میں جس قدر بھر کر کوئی چیز آئے

پس انداز
اردو

۱۔بچایا ہوا،آڑے وقت میں کام آنے کے لیے روز مرہ ضروریات سے کچھ رقم بچا کر رکھنا
۲۔کوئی بچائی ہوئی چیز

یہ گل اندام جو صرفے سے ذرا ناز کریں
کام لیں زلف سے کاکل کو پس انداز کریں

محمد بقاؔ[شمس البیان مخطوطہ۔۱۷۹۳ء]

پُشتی
اردو،فارسی الاصل،مؤنث،اسم

حمایت،شہ،تائید،مدد،سہارا

ایک کہتا ہوں میں تو منہ پر رقیب
تیری پشتی سے سو سناتے ہیں

میرؔ

پکھارنا
اردو،فعل

کھنگالنا،دھونا،صاف کرنا،پاک کرنا

پکھالنا

دیکھیے پکھارنا

پکھالی
اردو،مذکر،اسم

(پکھال: مشک،چرڑا)
مشک سے پانی بھرنے والا،سقہ،بہشتی

پکھان
اردو،برج،مذکر،اسم

۱۔پتھر،سنگ
۲۔شاعری کا ایک وزن

پکھوا

بازو،گود،پہلو

پکھروٹا
اردو، مذکر، اسم

پان کی گلوری یا بیڑے پر لپٹا ہوا چاندی یا سونے کا ورق

پلّا (پلّہ)
اردو، مذکر، اسم

وہ تھیلا جو سر پر اٹھایا جاتا ہے یا جسے پیٹھ پر رکھتے ہیں، اناج اور غلہ بھرنے کا بورا، تھیلا، ترازو کا ایک حصہ، دامن، آنچل کا سرا

پلے بندھنا یا باندھنا: منسلک و وابستہ و متعلق ہونا یا کرنا

پلا بھاری ہونا: وزن دار ہونا، بھاری پڑنا لفظی اور اصطلاحی دونوں معنی میں، صاحب ثروت ہونا، صاحب قوت ہونا، بالادست ہونا، زبر پڑنا، بہتر ہونا، جس کے طرفدار اور مددگار زیادہ ہوں

پلہ دار: قلی، مزدور، بوجھ ڈھونے والا

کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونیں پلہ سر بھارا
نظیر

پلشت
اردو، فارسی، صفت

نجس، ناپاک، ناصاف

سرمست ہیں ہم آنکھوں کے دیکھے سے یار کی
کب یہ نشہ ہے دخترِ زر تجھ پلشت میں
میر

پڑوَل (پَر وَل)

ایک ترکاری، چھوٹا تالاب

پلیتھن پکانا

عام محاورہ ''پلیتھن نکالنا'' ہے۔ ستانا۔ تکلیف دینا۔ دق کرنا۔ بھرکس نکالنا۔ سوداؔ نے پلیتھن پکانا لکھا ہے۔

نان با کو جو دیکھوں بھر کے نظر
مجھے کہتا ہے یوں وہ گیدی خر
ٹکے مشرفؔ کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن ترا پکاؤں گا

دوسرا شعر کلیات سوداؔ مطبوعہ نول کشور پریس اور نسخہ جانسن میں اس طرح درج ہے۔

تکے مشرف کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن تیرا نکالوں گا

اول تو اس شعر کے معنی کچھ نہیں نکلتے سوائے اس کے کہ پلیتھن کا محاورہ جدید اور درست ہوگیا۔ دوسرے لگاؤں گا اور نکالوں گا قافیہ نہیں ہوسکتے۔ اگرچہ یہ نسخہ جانسن سودا نے اپنے اہتمام میں لکھوا کر پیش کیا تھا۔اس کے باوجود اس میں شعر درست نہیں ہے۔ مجھے یہ شعر ''ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸'' میں پلیتھن پکانا کے ذیل میں ملا اور یقین ہے کہ اس کی شکل اسی طرح ہوگی۔''مشرف ''نگراں کے معنی میں آتا ہے۔ اسی لغت میں درج ہے کہ مطبخ کا حساب کتاب رکھنے والے اور نگرانی کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ترجے

میں اس نے لکھا ہے کہ ''مطبخ کے نگراں کے گھر رشوت پہنچاؤں گا اور پھر تجھے ستاؤں گا۔'' معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہ دو محاورے الگ الگ چلے آتے تھے۔ پلیتھن پکانا بمعنی تکلیف پہنچانے کے اور پلیتھن نکالنا بمعنی بری طرح مارنے پیٹنے اور بھرکس نکالنے کے جب چپاتی پر بہت زیادہ پلیتھن لگ جاتا ہے تو اسے بھی جھٹک کر اور ہاتھ سے تھپکی دے کر جھاڑتے ہیں۔ لیکن بعد میں پلیتھن پکانا متروک ہوگیا اور پلیتھن نکالنا جاری رہا۔ حالانکہ دونو ں کے معنی مختلف ہیں، نور اللغات میں یہ شعر اس طرح ہے

ٹکّی مشرف کے گھر لگاؤں گا
اور پلیتھن ترا پکاؤں گا

پَن
اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔ قسم سوگند
۲۔ قدیم نظام زر کا ایک جزو، یعنی اسّی (۸۰) کوڑی کے بیس (۲۰) گنڈے اور بیس (۲۰) گنڈوں کا ایک پَن

پنڈ (پنڈا)
اردو، سنسکرت، مذکر، اسم

۱۔ جسم

پنڈ پڑنا: پیچھا کرنا، گھیرنا، پکڑنا، تہیہ کرنا
پنڈ چھڑانا: پیچھا چھڑانا، بچنا، بھاگنا

پنڈارا — مراٹھوں میں ڈاکو، لٹیرا، غارت گر، ٹھگ
اردو، مراٹھی، مذکر، اسم

پنڈی — ۱۔ گول چیز
اردو، سنسکرت، مونث، اسم
۲۔ شیولنگ کا بالائی حصہ۔
۳۔ کوئی چیز جو مٹھی میں پکڑی جا سکے۔

پنکھی — ایک قسم کا اونی کپڑا جو پہاڑی علاقوں میں بُنا جاتا ہے۔
اردو، مؤنث، اسم

پنگا — خمیدہ ٹانگوں والا
اردو، صفت

پنہاری — پن: وعدہ ۔ ہاری: توڑنے والا
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم
وعدہ شکن، وعدہ خلاف، بے وفا، خیانت کرنے والا،
پنہاریئی (مؤنث)

پنیری — پھولوں کے چھوٹے پودے
اردو، مونث، اسم

کہیں تخم پاشی کریں گود کر
پنیری جمادیں کہیں کھود کر

میر حسن [سحر البیان]

پنیری
(پَ۔نی۔ری)

پنیر سے متعلق

پنیری جمانا

بات کا ڈول ڈالنا، اپنے مطلب کی بات کا آغاز کرنا، اپنے مقصد کے لیے موقع پیدا کر کے بات کرنا

پُودار
اردو، مذکر، اسم

۱۔سکوں کی جانچ پڑتال کرنے والا حاکم جس کا کام کھوٹے کھرے سکوں کو پرکھنا ہے۔
۲۔نقد حساب رکھنے والا۔
۳۔حساب کتاب اور بہی کھاتہ رکھنے والا ملازم

پورنا
اردو، فعل

بُننا، جیسے مکڑی جالا بنتی ہے۔

چوک پورنا: چوخانے، مربعے بنانا

پُوسنا
اردو

تربیت دینا، تعلیم کرنا، پرورش کرنا۔
بالعموم پالنا پوسنا مستعمل ہے۔

پولے تلے گزراں کرنا
محاورہ

(پولا۔گھاس کا گٹھا)
تنگی ترشی سے گزر بسر کرنا۔ سخت زندگی گزارنا۔ مفلسی اور ناداری سے بسر کرنا۔

ہواریشِ درازِ شیخ سے معلوم یہ ہم کو
کہ یہ زاہد بھی اک پولے تلے گذران کرتا ہے
ہدایت [شمس البیان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

پھاندی
اردو، مؤنث، اسم

پچاس یا سو گنّوں کے گٹھے

پھاوڑی
اردو، مؤنث، اسم

۱۔ جوگیوں کا خاص نوع کا ڈنڈا
۲۔ ڈنڈ پیلنے کی ایک لکڑی جس کے دونوں سروں پر پائے لگے ہوتے ہیں۔

پھٹ
اردو، پنجابی الاصل، مذکر، صفت، اسم۔

۱۔ چوبیس گرہ کا ایک پیمانہ
۲۔ فرد، تنہا، اکیلا

پھٹ ہونا

اکیلا رہ جانا، تنہا ہو جانا، جدا ہو جانا

ہوا پھٹ جس گھڑی قیسِ بیاباں گرد کا جوڑا
تو ٹکرایا بہم دونوں کی آہِ سرد کا جوڑا
انشاء

پھٹکر
اردو، صفت

۱۔ اکیلا، الگ
۲۔ بے جوڑ، جوڑ میں نا صرف ایک
۳۔ علیحدہ

پھکوڑیا
اردو، مذکر، اسم
پھکڑ باز، اول فول بکنے والا، مسخرا پن، دگی کرنے والا، فحش گو

پھکوڑیات
فحشیات، پھکو بازیاں

پھل
اردو، مذکر، اسم
۱۔ نیزے یا تیر کا آگے کا حصہ
۲۔ آل اولاد، بچے وغیرہ
۳۔ تلوار کا دھار والا حصہ
ہوں شہید اے دوستو اس ابروئے خمدار کا
پھل چڑھانا میری مرقد پر تو پھل تلوار کا
نور علی بیگ نالاںؔ [ٹیلر۔ ہنٹر۔۸۔۱۸ء]

پھول آتے ہیں
محاورہ قلعہ معلیٰ
یعنی حائضہ ہے
یہ اصطلاح بیگمات دہلی بالخصوص قلعہ معلیٰ کی ہے۔
[محاورات ہند ص ۴۵۔ ۱۸۹۰ء]

پھول ہونا
محاورہ
مرنے کے تیسرے دن قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ایصال ثواب کے لیے۔ اسے سیوم اور تیجہ بھی کہتے ہیں۔
رکھے سی پارۂ گل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے
سراج الدین علی خان آرزوؔ [ٹیلر۔ ہنٹر ۱۸۰۸ء]

پھونک — اردو، مونث، اسم

۱۔ تیر کا پچھلا حصہ، سوفار

۲۔ کھوکھلا پن، خاص طور پر جواہرات کا ٹھوس نہ ہونا

پُھوسی — اردو، مؤنث۔اسم

''نرہ کودکاں پیش از ختنہ۔''

مولوی محبوب علی رامپوری

[منتخب النفائس۔کان پور۔ص ۳۰، ۱۲۸۶ھ]

پُھنو — برج، اردو، مذکر، اسم

بچوں کا عضوِ تناسل

نرۂ کودک، رَبُّ الصّبی

مولوی محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری

[اربع عناصر۔نول کشور۔لکھنو ۱۹۲۹۔ص ۵]

پھوٹی سہی آنجنی نہ سہی — اردو محاورہ

آنکھ پڑی جاؤ پر سرمہ ڈالنا منظور نہیں۔نقصان پڑا ہو پر تدبیر منظور نہیں

[محاورات ہند ص ۵۰، ۱۸۹۰ء]

پھیٹیا (پھینٹا) — اردو، مذکر، اسم

چھوٹی پگڑی

سر پر معمولی اور ادنی طور پر پگڑی لپیٹنا۔

پھیکا — اردو، صفت

ہلکا، بے رونق، متوقع مزے سے کم

نمکین حسن دیکھ کر پی کا
رنگ گل کا مجھے لگا پھیکا

سید محمد شاکر ناجی [ٹیلر۔ہنٹر۔۱۸۰۸ء]

پیالہ نوالہ
اردو
خورد نوش، کھانا پینا، فراغت آسائش

معمور شرابوں سے کبابوں سے ہیں سب دیر
مسجد میں ہے کیا شیخ پیالہ نہ نوالہ
میرؔ

پیالہ ہونا
۱۔ عرس ہونا، سالانہ فاتحۂ وصال
۲۔ ہم پیشہ کی ہم پیشہ کے ہاں دعوت ہوئی
(آزادوں کا محاورہ)
۳۔ فقراء کے محاورے میں، مرنا
ارے اے مے نوش تو بھی آپ کو جلدی وہاں پہنچا
گدائے حسن کا کہتے ہیں تیرے آج پیالہ ہے
جان طپشؔ

پیپلا
اردو، مذکر، اسم
تلوار کی نوک

پیٹھ لگنا
اردو۔ فعل
۱۔ پڑے پڑے پیٹھ میں زخم ہو جانا
۲۔ گھوڑے پر سوار ہونا
۳۔ گھوڑے یا جانور پر زین وغیرہ کسنا
''فجر ہوتے ہی گھوڑے کی پیٹھ لگا۔''
[لطائف ہندی]

پچ — وعدہ، قسم، عہد
اردو، مونث، اسم

پچ کرنا — وعدہ کرنا

پچ لینا — ملنا، ہم آغوش ہونا

سب ڈور ہوئے پتنگ ترے شمع رخ اُپر
پنڈے کو کھول ڈھیل نہ دو ہم سے پچ لو

سید محمد شاکر ناجیؔ

پیڑ — درد، دکھ، تکلیف
اردو، سنسکرت، مونث، اسم

''جس کی نہ پھٹی ہو بوائی وہ کیا جانے پیڑ پرائی''

پیغلہ (پیغلی) — کنواری لڑکی کو پشتو میں پیغلہ کہتے ہیں۔ رامپوری مستورات بھی طنز کے موقع پر کہا کرتی ہیں۔'' ہے کیسی پیغلہ''۔ یا ''دیکھو تو اس پیغلہ کو باتیں کیسی بناتی ہے''۔
پشتو، روہیل کھنڈی اردو، اسم

[عرشیؔ]

پیکھنا — ۱۔ نمائش، نظارہ
اردو، برج، پراکرت، مذکر، اسم

۲۔ نظر کا دھوکا، تماشا گاہ، پتلیوں کا تماشا
۳۔ تیر یا چرتر، عورتوں کے نازنخرے

[نوراللغات نے سخن نامطبوع، ناپسندیدہ کام، معنی دیے ہیں جو درست نہیں]

کھڑے سب کا ناچار منہ دیکھنا
کہ یارب یہ کیا ہے جہاں پیکھنا

میر حسن [سحرالبیان]

پیکھنا
فعل متعدی
دیکھنا، خواہش و آرزو کرنا

پیلھڑ
برج، اردو، مذکر، اسم
خصیہ، فوطے

پیچ پانچ
اردو
۱۔ ہیر پھیر
۲۔ چکر، فریب، گردش
''ایک ساھوکار پوتڑوں کا رجا زمانے کے پیچ پاچ میں آ اپنی دولت کھو بیٹھا''۔

[لطائف ہندی]

پینڈا
اردو، مذکر، اسم
سڑک، شارع عام

پینڈا مارنا
سڑک پر لوٹنا، راستہ روکنا

پنڈی
اردو، برج بھاشا، مؤنث، اسم

گول گیند کی طرح، مختلف قسم کی مقویات و مغزیات سے تیار کردہ گولے جو سردیوں میں قوت کے لیے کھاتے ہیں۔ نیز زچہ کو بھی دیتے ہیں۔

ت

تاجو

مولوی سید احمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ ایک برادر کش گنوار عورت کا نام۔ دوسرے معنی میں وہ عورت جو بھائی کے ساتھ بدسلوکی کرے، برادرکش، کٹر ،ظالم، بیدردو بے رحم عورت جیسے تاجو بہن، ''بھائی تہاری بہن تاجو بہن سے کم نہیں، اس نے سب کا حق مار لیا ہے اوراب تک کچھ نہ کچھ ستائے جاتی ہے''۔اس کا قصہ یوں مشہور ہے کہ جب تاجو کا بھائی پردیس سے خوب کما دھما کر آیا تو اس نے کہا کہ آؤ راستے میں اپنی بہن سے بھی ملتا چلوں۔ جب اس کے مکان پر پہنچا تو رات ہوگئی۔ اس نے اپنا سارا مال بہن کے پاس رکھوایا۔تاجو نے طمع میں آ کر اپنے خاوند سے کہا کہ تو اسے مار ڈال جو یہ دولت ہمارے ہی گھر رہے۔لیکن وہ اس بات پر راضی نہ ہوا تو تاجو نے اپنے دیور کو لالچ دیا۔اس نے اس کے بھائی کا کام تمام کردیا۔ یہ قصہ یہاں تک مشہور ہے کہ جوگی بھی گاتے پھرتے ہیں۔

تاخ

اردو،فارسی،مذکر،اسم

۱۔نقاب
۲۔ہیزم
۳۔تاریکی

تار ٹوٹنا — سلسلہ منقطع ہونا

یہ اشک مسلسل ہی رہے تار نہ ٹوٹے
اے چشم مرے موتیوں کا ہار نہ ٹوٹے

گنا بیگم۔ تمنا [ٹیلر۔ ہنٹر۔ ۱۸۰۸]

تارے دکھانا — ایک رسم ہے یا یہ کہنا چاہیے کہ تھی۔ مولوی سید احمد دہلوی لکھتے ہیں۔

''زچہ کو آسمان دکھانا۔ مسلمان عورتوں میں دستور ہے کہ چھٹی کی رات کو دالان کے آگے چوکی بچھاتیں۔ زچہ اور بچہ کو سنگار کراتیں۔ سموسہ دار کار چوبی پٹی دونوں کے سر سے باندھتیں اور باہر چوکی پر کھڑا کرنے کے لیے لاتی ہیں۔ زچہ بچے کو گود میں لے باہر آتی ہے۔ دو عورتیں دونوں پہلوؤں میں ننگی تلواریں لیے ساتھ ہوتی ہیں۔ دائی آٹے کی چومکھ اٹھائے آتے چلتی ہے۔ زچہ بچے گود میں اور قرآن شریف کو سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور چوکی پر کھڑے ہو کر سات ستارے گنتی ہے۔ اس وقت دونوں تلواروں کی نوک سے نوک ملا کر زچہ کے سر پر قوس بنا دیتی ہیں تاکہ اوپر سے جن اور پری کا گزر نہ ہو سکے۔ گویا آج سے جن اور پری کے سائے کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ ادھر زچہ تارے دیکھنے جاتی ہے۔ ادھر لڑکے کا باوا تیر کمان لے کر زچہ کے پلنگ پر کھڑا ہو جاتا اور

پوری بسم اللہ پڑھ چھت میں تیر لگا کر گویا فرضی مرگ (ہرن) مارتا ہے۔ چناں چہ اس رسم کا نام ہی مرگ مارنا پڑ گیا۔ مرگ مارنے کا نیگ ساس داماد کو دیتی ہے۔ زچہ تارے دیکھ کر پلنگ پر آ بیٹھتی ہے۔ پلنگ کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے چوکی میز کی طرح لگا دی جاتی ہے۔ اس پر تورہ چنا جاتا ہے جس میں پکی ہوئی سات ترکاریاں اور مختلف طرح کے کھانے ہوتے ہیں۔ سات سہاگنوں کے ساتھ مل کر زچہ ذرا ذرا سا چکھ لیتی ہے جسے چوبہ چکھانا کہتے ہیں۔ مبارک سلامت سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ گانا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد زچہ کے آگے تورے اور چومکھ میں روپے ڈال کر دائی کو دیے جاتے ہیں''۔

چَومُکھ وہ چراغ جس کے چاروں طرف بتی کا گھر ہو۔ چومکھا چراغ

تبارک دو لفظی معنی ہیں بڑا بزرگ، عالی، اصل میں باب تفاعل سے ماضی کا صیغہ ہے لیکن چوں کہ اسم الٰہی کا حال واقع ہوتا ہے اس لیے بزرگ مراد لیتے ہیں۔ قرآن شریف کی ایک سورہ کا نام ہے جس سے انتیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔ اور اس کی بہت سی بزرگی لکھی ہے۔ یہ سورہ مانعِ عذابِ قبر اور شافع روزِ محشر ہے۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے لکھا ہے:

''رجب کے مہینے میں جمعہ یا جمعرات کو مردے کی بخشش کے لیے اکتالیس بار سورۂ تبارک پڑھتے ہیں۔ اس کے لیے اکثر میدے کی میٹھی روغنی تنوری روٹیاں جن پر سونف خشخاش کلونجی جمی ہوئی ہوتی ہے تقسیم کی جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ رسم شارع اسلام نے مقرر نہیں کی مگر ایک ذریعۂ خیرات (اور بے حد خیر و برکت کا باعث) ہے۔ دوسرے اس سورہ کے پڑھے جانے کی وجہ مسلمانوں میں مثل ادعیہ ماثورہ مانی جاتی ہے۔''

تازی
اردو، فارسی الاصل، صفت

۱۔ عرب کا
تازی خانہ : کتوں کا گھر
تازی کتا : گرے ہاؤنڈ
تازی گھوڑا : عربی گھوڑا

تاش
مذکر، اسم

زری کا کپڑا
تاش بادلا بھی کہتے ہیں

تاقی
اردو، ترکی

۱۔ (صفت) گھوڑے کی دونوں آنکھوں کا مختلف رنگ ہونا جو عیب شمار ہوتا ہے
۲۔ ایک قسم کی ٹوپی

ٹپکنا
اردو، فعل

پھوڑے میں پس پڑنے پر ٹیس اٹھنا، سوزش ہونا۔ جلن ہونا، لپک ہونا

تپش نے ان دنوں دل کی نئی صورت نکالی ہے
ٹپکتا ہے پڑا راتوں کو یوں پکتا ہو جوں پھوڑا

سودا

تختہ ہونا
اردو، فارسی، محاورہ

دکان تختہ کرنا یا تختہ ہونا: پہلے دکانیں بند کرنے کے لیے تختے لگا دیے جاتے تھے۔ اس لیے دوکان تختہ کرنا یا ہونا بند کرنے کی معنی میں آتا ہے۔ دکان بند ہو جانا۔

بازار مندا پڑ جانا، سرد بازاری ہونا۔

دوکانیں حسن کی آگے ترے تختہ ہوئی ہوں گی
جو تو بازار میں ہوگا تو یوسف کب بکا ہوگا

میر

تد
اردو، برج، حرف

اب، جب، اس وقت، کسی وقت
(دیکھیے: جد)

تراہ

الامان، الغیاث، بچاؤ، مہربانی کرو، توبہ، رحمت، حفاظت
تراہ تراہ کرنا: حفاظت کے لیے پکارنا، توبہ تلا کرنا
تراہ تراہ پڑنا: ابتری پڑنا

تر بندی

علم جراحی کی اصطلاح ہے۔ یونانی سرجن جنھیں جراح کہا جاتا ہے اور انگریزوں کی غلامی کے سبب معاشرے میں باوقار مقام نہیں رکھتے۔ اپنے فن میں لاجواب تھے اور اب بھی جدی و پشتی جراحوں کے ہاں خاندانی نسخے اور ترکیبیں بے نظیر ہیں۔ زخم کے علاج کے لیے ڈریسنگ کے طور پر تین طریقے رائج تھے جنھیں تر بندی، خشک بندی اور نمک بندی کہتے ہیں۔ تر بندی کے معنی ہیں زخم پر دواؤں میں بھیگی ہوئی پٹی باندھنا۔

میر تقی میرؔ دیوان پنجم میں لکھتے ہیں۔

تر بندی خشک بندی نمک بندی ہو چکی
بے ڈول پھیلتا سا چلا ہے فگارِ دل

نمک بندی اگر زخم کو مندمل کرنے کے لیے نمکیات لگا کر پٹیاں باندھتے ہیں تو اس کو نمک بندی کہتے ہیں۔

میرؔ کا ہی شعر ہے دیوان ششم میں:

سب زخمِ صدر ان نے نمک بند خود کیے
صحبت جو بگڑی اپنے میں سارا مزا گیا

تر پولیا

تین دروازے کا مکان۔ کوئی عمارت جس کے تین دروازے یا کمانیں ہوں۔

تر پھلا

ایک مرکب دوا جو، ہلیلہ، بلیلہ، آملہ سے مل کر بنتی ہے۔

ترشول	لڑائی کا ایک ہتھیار جس کے سرے پر تین شاخیں ہوتی ہیں۔ یہ مہادیو جی کا ہتھیار ہے۔
ترِلوک	تین عالم، یعنی، سورگ (بہشت)، مرتیہ (دنیا)، پاتال (دوزخ)
تَرنا	پار ہونا، عبور کرنا، نجات پانا، چھٹکارا پانا
ترمرانا	چندھیانا، پھڑپھڑانا، پانی پر تیل کا تیرنا
ترمری	اندھیرا، چکر، سر کا گھومنا، گھمیری
تُرہی۔ تُری	نفیری، شہنائی
تریاچرِتر	عورتوں کا مکر و فریب
تریاہٹ	عورتوں کی ضد
تڑیڑے اردو، برج، مذکر، اسم	پانی کی دھار جو موٹی نہ ہو اور زیادہ زور سے نہ گرے۔ [دیکھیے: ڈریڑے] وفورِ مے سے حالت غش کی ہے انشاء کو اے ساقی شرابِ پرتگالی کے دیئے منہ پر تڑیڑے جا انشاء

کھاویں ہر چند کہ بارش کے تڑیڑے پتھر
پر سہیں کب مرے اشکوں کے وڑیڑے پتھر
انشاؔء

تسکر — چور، ایک قسم کا پودا

تسکری — چوری، پرشہوت عورت

تعریف المجهول بالمجهول — ایسی تعریف وتشریح کرنا جو خود تشریح طلب الفاظ و عبارت سے زیادہ مشکل ہو۔

تکبّری
اردو، عربی الاصل، مؤنث، اسم
— شیخی، غرور، گھمنڈ، اپنے آپ کو بڑھانا
''پھر سجدہ کیا فرشتوں نے، پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدمؑ سے۔
[موضح القرآن۔سورہ بقرہ۔شاہ عبدالقادرؒ]
''پھر جب آیا تمھارے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تکبری کی تم نے اور اس پیغمبر کا کہا نہ مانا......
[موضح القرآن۔سورۃ بقرہ۔شاہ عبدالقادرؒ]

تکیہ کلام — بعض افراد کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی خاص لفظ گفتگو میں بار بار بلا ضرورت استعمال کرتے ہیں

اور اس کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ بغیر اس لفظ کو بار بار ادا کیے ہوئے مسلسل گفتگو ہی نہیں کر سکتے۔ گویا ان کے کلام کو سہارے کے لیے تکیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے اس لفظ کو تکیہ کلام کہتے ہیں۔لیکن لکھنؤ میں اس کو ''سخن تکیہ'' کہتے ہیں۔ ناسخ لکھنوی کہتے ہیں۔

ہر سخن کے ساتھ لب پر نالۂ جاں کاہ ہے
تیری فرقت میں سخن تکیہ ہمارا آہ ہے
واہ کیا پیرِ مغاں کا ہے تصرف اے کشو
محتسب کا اب سخن تکیہ ہی مُل مُل ہوگیا

لیکن مولوی سید احمد صاحب دہلوی کہتے ہیں کہ اس لفظ سخن تکیہ کا استعمال صرف اہل لکھنو کی حد تک ہی رہا۔اہل دہلی نے اسے قبول نہ کیا اور غالب نے اپنے ایک شعر میں اس پر اعتراض بھی کیا۔

رواں رکھو نہ رکھو ہے جو لفظ تکیہ کلام
اب اس کو کہتے ہیں اہل سخن، سخن تکیہ

غالب کے شعر سے صاف اعتراض یا انکار واضح نہیں ہوتا۔معلوم ہوتا ہے کہ سخن تکیہ کا استعمال بڑھتا جاتا ہے اور وہ معترضین کو مخاطب کر کے دیکھتے ہیں کہ خواہ تم اس کو روا رکھو یا نہ رکھو لیکن اب اہلِ سخن لفظ تکیہ کلام کو سخن تکیہ کہتے ہیں۔

تِل — لمحہ، لحظہ، ذرا سا وقت، پَل
اردو، برج، مذکر، اسم

تُلا دان — آدمی کے ہم وزن سونا چاندی وغیرہ خیرات کرنا۔

تلاوڑی — سرہند شریف کے مضافات میں ایک قصبہ جہاں ڈاکو چور لٹیرے اس کثرت سے تھے کہ ضرب المثل ہوگیا تھا۔
اردو، ہریانہ، مؤنث، اسم

دیکھی ہم نے جو راہ چاوڑی کی
پشم ہے رہزنی تلاوڑی کی

سوداؔ

[''تلاوری نام صحرا ایست کہ درنواح سرہند واقع و اکثر قطاع الطریق میدان قافلہ غارت کند و درعرف حال ایں لفظ عموماً برجمیع محل خطر اطلاق دارد۔ مرزا رفیع در ہجو کوتوالِ دلّی انتظامی شاہجہاں آبادی گوید ؎

دیکھی ہم نے جو راہ چاوڑی کی
پشم ہے رہزنی تلاوڑی کی

[''چوں بازار چاوڑی مسکن غلہ فروشاں باتصال جامع مسجد و در عین آبادی شہر واقع ست۔ معنی شعر مشتمل بر صنعت متضاد موزوں شدہ و باعتقاد قایل نتیجہ آں بدنسقی کوتوالِ مذکور است۔'']

[شمس البیان فی المصطلحات ہندوستان۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

تلوارا

اصطلاح موسیقی

ایک تال جو طبلے اور پکھاوج پر بجتی ہے

تِلَنگا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ بھارت کے جنوبی صوبے تلنگا (موجودہ آندھرا پردیش) کا رہنے والا

۲۔ بمعنی انگریزی فوج کا دیسی سپاہی۔ اس کا نام تلنگا یوں پڑا کہ ابتداء میں ہندوستان میں انگریزوں نے وہیں سے فوجی بھرتی کیے تھے۔

تمباکو

اس لفظ کو کئی طرح لکھتے ہیں۔ تما کو، تنبا کو۔ مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے اس کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ لکھتے ہیں۔

''یہ لفظ امریکا کی زبان میں ٹوبیکو تھا۔ جسے پرتگالی ہند میں لائے۔ اصل میں ایک قسم کا پودا ہے۔ جس کے پتے حقے میں پینے اور پان میں کھانے کے لیے آتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کے ساتھ گڑ ملا کر قلیان میں پیتے ہیں۔ عوام اسے تما کو اور گڑا کو کہتے ہیں۔ اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت ۹۱۴ھ میں اول اول دکن اور پھر تمام ہند میں ہوا۔ جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ مشیر و معتمد شہنشاہ اکبر سے اخذ کر کے لکھی جاتی ہے''۔

ایک دفعہ اسد بیگ بیجاپور کو بھیجے گئے۔ جو اس زمانے میں ایک پر لطف خود مختار سلطنت تھی۔ ان کے بیجاپور جانے کی غرض یہ تھی کہ شہنشاہ اکبر کے ایک بیٹے سے اس صوبے کے فرماں روا کی ایک لڑکی کی شادی کے بارے میں گفتگو کریں۔ وہاں انھوں نے پہلی مرتبہ تمبا کو دیکھا۔ اور تھوڑا اپنے ہمراہ لے آئے جو بطور تحفہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۶۰۴ء کا ہے۔ اسد بیگ لکھتے ہیں کہ میں نے بیجاپور میں کچھ تمباکو دیکھا۔ چوں کہ میں نے ہندوستان میں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی اس لیے میں تھوڑا سا اپنے ہمراہ لایا اور ایک خوبصورت مرصع حقہ تیار کرایا۔ حقے کا پیندا نہایت خوبصورت تھا اور اس کے دونوں سرے جواہرات اور میناکاری سے آراستہ کیے گئے تھے۔ لیکن مجھے حسن اتفاق سے عقیقِ یمنی کی ایک منہال نہایت عمدہ بیضوی مل گئی۔ جس کو میں نے نیچے چڑھادیا۔ اس کے علاوہ میں نے عمدہ سونے کی ایک چلم بنوائی تا کہ حقہ ہمہ نوع خوبصورت نظر آئے۔ عاقل خاں نے مجھ کو پان رکھنے کا ایک گلورا یعنی گلوریوں کے رکھنے کا ظروف دیا۔ میں نے اس کو ایسے عمدہ قسم کے تمباکو سے بھرا کہ اگر اس کی ایک بتی جلائی جائے تو چلم روشن ہو جائے۔ میں نے ان کل چیزوں کو خوب صورتی سے

ایک چاندی کی طشتری میں آراستہ کیا۔ میں نے ایک خوبصورت نیچہ بھی بنوایا اور اسے بھی سرخ مخمل سے منڈھوایا۔ جب حضور شہنشاہ اکبر میرے تحائف دیکھ چکے تو انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے اس قلیل عرصے میں اتنی چیزیں کیوں کر جمع کر لیں۔ ان کی نگاہ طشتری اور اس کے لوازمہ پر پڑی انھوں نے کمال تعجب ظاہر کیا اور تمبا کو دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ اور کہاں سے آیا ہے؟ نواب خانِ اعظم نے جواب دیا کہ یہ تمبا کو ہے جو کہ مکہ اور مدینہ میں مشہور عام ہے اور یہ صاحب بطور دوا کے حضور اقدس کی خدمت میں لائے ہیں۔ ہز میجسٹی نے اس کی طرف دیکھا اور حکم دیا کہ حقہ بھر کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ حقہ بھر کر آیا اور انھوں نے پینا شروع کیا۔ اس پر بادشاہ کے حکیم نے ان کو حقہ پینے سے منع کیا۔ لیکن شہنشاہ اکبر نے ازراہِ عنایات خسروانہ جواب دیا کہ میں اسد بیگ کو خوش کرنے کے لیے ضرور پیوں گا اور حقہ کی مہنال اپنے منہ میں لگا کر دو تین کش کھینچے۔ حکیم کی عجب حالت تھی۔ اس نے بادشاہ کو زیادہ کش نہ پینے دیے۔ اکبر نے منہال اپنے منہ سے نکال لی اور خانِ اعظم سے کہا کہ اس کی آزمائش کریں۔ چنانچہ خانِ اعظم نے بھی دو تین دم کھینچے۔ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے عطار کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ اس کے خواص بیان کرو۔ اس نے جواب

دیا کہ کتابوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مگر یہ کوئی نئی ایجاد ہے۔ اس کا پینیدا چین کا بنا ہوا ہے اور یورپین ڈاکٹروں نے اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ پہلے حکیم نے کہا کہ یہ ایک غیر آزمودہ دوا ہے۔ اس کے بارے میں حکماء نے کچھ بیان نہیں کیا۔ پس ہم ایک غیر معلوم شے کے خواص سے حضور اقدس کو کیوں کر مطلع کر سکتے ہیں۔ یہ موزوں اور مناسب نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت اس شے کی آزمائش فرمائیں۔ میں نے اس حکیم سے کہا انگریز ناتجربہ کار نہیں ہیں کہ انھیں اس کے متعلق کامل آگہی نہ ہو۔ انگریزوں میں ایسے ایسے عاقل اور دانا ہیں جو شاذ ونادر غلطی کرتے ہیں ☆۔ پس تم بغیر آزمائش کیوں کر اس کے خواص جان سکتے۔ اور ایسی رائے دے سکتے ہو جس پر حکماء وفضلا و امراء واکابر بھروسہ کر سکیں۔ حکیم نے جواب دیا ہم انگریزوں کی تقلید کرنا اور اس رسم کو اختیار کرنا نہیں چاہتے جس کی ہمارے بزرگوں نے بلا آزمائش اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کہ یہ ایک عجیب و غریب شے ہے۔ مگر دنیا میں کوئی شے نہیں ہے جو حضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک کسی نہ کسی زمانے میں عجیب و

☆ راقم الحروف قادری صاحب یہاں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ بے چارے اسد بیگ کو کیا علم تھا کہ انگریزوں میں ایسے ایسے جہلاء اور حمقاء پڑے ہوئے ہیں جو کبھی غلطی سے بھی کوئی معقول بات نہیں کہتے۔ اور آج تمام انگریز قوم بلکہ ساری دنیا تمباکو نوشی کے سنگین نتائج سرطان کی وبا کے طور پر بھگت رہی ہے۔ انتہا یہ ہے کہ بیمہ کمپنیاں بھی تمباکو نوشی کرنے والے سے زیادہ پریمیم وصول کرتی ہیں کسی شے کا نیک و بد بغیر آزمائش کیے نہیں معلوم ہو سکتا۔

غریب نہ ہو۔ اور وقتاً فوقتاً میں رائج اور دنیا میں مشہور ہو جاتی ہے تو ہر شخص اس کو کام میں لانے لگتا ہے۔ عقلاء وحکماء کو ہر شے کے نیک و بد خواص اچھی طرح جان کر ان پر اپنی رائے ظاہر کرنی چاہیے۔ یہ ضروری بات نہیں کہ کسی چیز کے عمدہ خواص یک بارگی ظاہر ہو جائیں۔ مثلاً دار چینی جو سابقاً معلوم نہ تھی حال میں دریافت ہوئی ہے، اور بہت سے امراض میں کام آتی ہے۔

جب شہنشاہ نے مجھ کو حکیم سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے سنا تو وہ سخت متعجب ہوا اور بہت خوش ہو کر مجھ کو دعائیں دیں اور خان اعظم سے کہا کہ تم نے سنا اسد نے کیا عاقلانہ تقریر کی۔ یہ بہت صحیح ہے کہ اگر ہم کسی ایسی شے کو اپنی کتابوں میں نہ پائیں جس کو اور قوموں کے عقلاء استعمال کرتے ہوں تو یہ واجب نہیں کہ ہم اس کا استعمال نہ کریں اور اس کو نہ آزمائیں۔ حکیم کچھ اور کہنے کو تھا مگر شہنشاہ اکبر نے اس کو روک دیا اور مولوی کو بلایا۔ مولوی نے اس کی بڑی تعریف کی۔ لیکن حکیم مذکور کو کسی طرح اطمینان نہیں ہوا۔ چوں کہ میں اپنے ہمراہ بہت سا تمبا کو لایا تھا، اس لیے ہم نے بہت سے ارا کین سلطنت اور شرفاء وامراء میں تقسیم کیا اور بہت سے لوگوں نے میرے پاس سے منگوا بھیجا۔ غرض بلا استثناء سب نے تمبا کو استعمال کیا اور اس کا رواج پڑ

گیا۔ اس کے بعد سوداگروں نے تمبا کو بیچنا شروع کر دیا اور تمبا کو نوشی نے بہت جلد جلد ترقی کی۔ مگر ہز مجسٹی نے حقہ نوشی نہیں اختیار کی۔"

۱۔تَمبُول (تنبوٗل) ۲۔تمولی (تنبولی)	۱۔ پان دان، ظرف جس میں پان اور اس سے متعلق چیزیں ہوں مثلاً کتھا، چونا، چھالیہ، الائچی ۲۔ پنواڑی، پان فروش
تلوں میں تیل نہ ہونا	۱۔ بدیہی امر سے انکار کرنا ۲۔ بے کار چیز کے لیے جو مطلوبہ کام نہ کر سکے اس کے لیے بھی کہتے ہیں ان تلوں میں تیل نہیں۔ ۳۔ ناممکن یا مشکل امر تل میں دل لے کے یوں مکرتے ہو گویا کہ ان تلوں میں تیل نہیں معتبر خان [شمس البیان مخطوطہ ۱۷۹۳]
تنا خور (تنہا خور) اردو، صفت	(تنہا: اکیلا، خور: کھانے والا) اکیلا بیٹھ کر کھانے والا۔ خود غرض۔ دوسروں کی ضرورت و تکلیف سے بے پروا۔ "تنا خور آدمی ایک کونے میں بیٹھ کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے اور پڑوسیوں کو خبر نہیں ہونے دیتا۔" حالی [حیات جاوید۔ مفید عام پریس۔ آگرہ ۱۹۰۳ء]

ٹُمی (ٹمی)	لمبا کدو، ایک قسم کی تکی
تُور (تورا رتورن)	۱۔ تیرا، تیری ۲۔ جلدی، تیزی، عجلت، پھرتی، جھٹ پٹ تورا توری: جلدی، پھرتی، عجلت، گھبراہٹ، مصروفیت کا ملا جلا ہونا۔
تواضعِ سمرقندی	جھوٹی آؤ بھگت۔ بناوٹی تواضع۔ دکھاوے کی خاطر داری
توتا	اس لفظ کو عام طور پر ط سے طوطا لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح طوطی بھی ط سے لکھا جاتا ہے۔ بعض زباں دانوں نے اس پر بڑی بحث کی ہے اور ط سے غلط اور ت سے صحیح ثابت کیا ہے۔ لیکن قبول عام کو کیا کیجیے کہ ت سے آج تک رائج نہ ہوا اور آئندہ بھی توقع نہیں کہ رائج ہو۔ لال چونچ اور ہرے پروں والا پرندہ معروف میاں مٹھو ہمیشہ ط سے ہی اردو میں لکھے جائیں گے۔ توتی کے سلسلہ میں مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے دلچسپ گفتگو کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ایک خوش آواز چھوٹی سی سبز یا سرخ رنگ کی چڑیا کا نام ہے جو تُوت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتی ہے اور شہتوت کمال رغبت سے کھاتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس کا نام توتی رکھا گیا ہے۔ اہلِ دہلی اس کو مذکر بولتے

ہیں۔ گو بقاعدہ اردو تانیث ہے۔ فارسی والے طوطے کو بھی توتی کہتے ہیں۔ اس کا املا معرب ہونے کی وجہ سے بطائے مہملہ بھی جائز ہے۔ اس لفظ کی تذکیر و تانیث پر جو لطیفہ حضرت استاد ذوقؔ اور ایک لکھنوی شاعر سے ہوا اسے ناظرین کی تفننِ طبع کی غرض سے اس تجدیدِ فرہنگ آصفیہ میں درج کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے ''استاد ذوقؔ کے پاس ایک مرتبہ ان کے ایک لکھنوی دوست، شیخ ناسخؔ کی ایک تازہ غزل سنانے آئے۔ جس کے تین اشعار یہ ہیں۔۔

کوئی غنچہ ہے کوئی گل ہے کوئی پژمردہ ہے
دیکھتے ہیں ہم تماشا گلشنِ ایجاد کا
عاشقِ جاں باز کا ضائع نہیں جاتا ہے خوں
خسرو و شیریں سے پوچھو ماجرا فرہاد کا
باغ سے وحشت ہوئی یادِ قدِ دلدار میں
دیو کا سایہ ہوا سایہ مجھے شمشاد کا

مگر استاد ذوق کے پاس یہ غزل پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور وہ اس پر غزل بھی لکھ چکے تھے۔ چناں چہ جھٹ اٹھ کر اندر گئے اور وہ غزل لا کر سنانے بیٹھ گئے۔ جس کے تین شعر یہ ہیں۔

سرد عاشق ہو گیا اس غیرتِ شمشاد کا
غل مچایا قمریوں نے ہے مبارک باد کا

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا
کچھ گداز عشق میں ہوتا اثر تو دیکھتے
کوہ کے چشموں سے ہوتا خوں رواں فرہاد کا

دوسرا شعر سنتے ہی چونکے اور فرمایا کہ نہیں! آپ نے طوطی کو مذکر باندھ دیا۔ حالاں کہ اس میں یائے معروف علامت تانیث موجود ہے۔ کل کو آپ جوتی کو بھی احاطۂ تذکیر میں لے آئیں گے۔ استاد ذوق نے فرمایا کہ حضرت محاورے پر کسی کے باپ کا اجارہ نہیں ہے۔ آج آپ میرے ساتھ چوک پر چلیے اور اکبر آبادی کی یہ ضرب المثل کہ ''چڑی مار ٹولہ بھانت کا جانور بولا'' آزمایئے۔ دیکھیے کہاں کہاں کے پکھیرو جمع ہوتے اور کیا کیا ہانک لگاتے ہیں۔ وہ اس بات پر راضی ہوگئے۔ جب شام کا وقت ہوا۔ دونوں صاحب جامع مسجد کی سیڑھیوں پر جہاں گزری لگتی ہے پہنچے۔ دیکھا کوئی قسم قسم کے کبوتروں کا پنجرا بھرے بیٹھا ہے۔ کسی کے پنجرے میں لال ہیں، کسی کے بیے، کوئی اصیل مرغ کی گردن پر ہاتھ پھیر پھیر کر دکھا رہا ہے، کوئی مینا، کوئی اگن، کوئی بٹیر، کوئی تیتر لیے ہوئے ٹہل رہا ہے ایک شہدے صاحب بھی ہاتھ میں طوطی کا پنجرہ اٹھائے

ڈنڑخم دکھاتے چلے آتے ہیں۔استاد ذوق نے اشارہ کیاذرا ان سے بھی دریافت کرلیجیے۔ آپ نے بے تکلف پوچھا کہ بھیا تمہاری طوطی کیسی بولتی ہے۔ بھلا شہدے سے ایسے موقع پر کب رہا جاتا ہے۔ جواب دیا کہ میاں بولتی تمہاری ہوگی۔ یاروں کا طوطی تو خوب بولتا ہے۔ یہ غریب بہت خفیف ہوئے اور اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ استاد ذوق نے کہا کہ حضرت اس بات پر نجائیے کہ شہدوں کی زبان ہے۔یہی دہلی کے خاص و خواص کی منطق ہے۔جس موقع پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے اس کے لیے مذکر بولنا اور بھی باعثِ لطف ہوگیا۔ایک جھنجھانوی شاعر مالک رسالہ اصلاح سخن نے بھی اپنی خاص الخاص زبان کے موافق شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کی وفات کے موقع پر جو طوطی بجنا استعمال فرمایا ہے۔عجب نہیں جو ان کے ہم خیال شعراء اسے جاری کرنے میں ساعی ہوں اور وہ یہ ہے

وجاہت آج نوبت اٹھ گئی اڈورڈ ہفتم کی
بجے ہے دھوم سے دنیا میں طوطی جارج پنجم کی

تھاپنا
اردو، برج، مونث، اسم

ہندوؤں کا ایک مذہبی تیوہار جو آگرہ اور نواح میں منایا جاتا ہے۔

توسن
اردو، فارسی، مذکر، اسم

۱۔ گھوڑا
۲۔ گھوڑا جو سدھایا نہ گیا ہو۔ گھوڑا جس کی تربیت نہ ہوئی ہو۔
۳۔ سرکش گھوڑا

تھان
اردو، مذکر، اسم

۱۔ نسل، اچھے تھان کا گھوڑا
۲۔ سکے کے عدد کے لیے جیسے یک تھان اشرفی یعنی ایک عدد

تھانگ
اردو، مذکر، اسم

چوروں کی جگہ، خفیہ مقام جہاں مسروقہ مال چھپا ہو۔
سراغ لگانا۔ مال سروقہ کا پتہ لگانا
تھانگ دار: جو مال مسروقہ کی خرید و فروخت کرتا ہو۔
تھانگی: مال مسروقہ کی پوشیدگی میں مدد دینے والا۔

جب سے خط سیاہ ہے خال کی تھانگ
تب سے لٹتا ہے ہند چاروں دانگ

میر

تھُتھانا
اردو، کھڑی بولی، مثل

منہ پھلانا، منہ سوجانا، غصہ ہونا، خفگی کرنا، ناک بھوں چڑھانا

آج اتنا جو منہ تھُتھایا ہے
نہ ملوگے، نا! اور کیا ہوگا

میر سوز

تِہایَت
اردو، مذکر، اسم

۱۔ ثالث، تیسرا شخص، پنچ
۲۔ پنچایت
۳ تین یا چار آدمیوں پر مشتمل تحقیقاتی مجلس جو کسی مسئلہ پر ثالثی کرے۔

تُھوتھا
اردو، کھڑی بولی، صفت

۱۔ اندر سے کھوکھلا، جیسے کھوکھلے چنے، تھوتھے چنے۔
۲۔ کُند، کُھٹّل، بے نوک کا تیر۔ جیسے تھوتھے تیروں اڑانا بمعنی کند چھری سے ذبح کرنا
۳۔ بے مغز بے معنی بات جیسے تھوتھی بات
۴۔ ایک دوا نیم زہریلی، نیلا تھوتھا

تَھر
اردو، برج، مذکر، اسم

شیر یا چیتے کا بھٹ

تھیگلی
اردو، برج، مؤنث، اسم

جوڑ، پیوند

تھوک لگانا

فحش گالی، لوطیوں کی اصطلاح

تیَا
اردو، سنسکرت الاصل، مؤنث، اسم

عورت، زن، محبوبہ، حسینہ، معشوقہ

تھیوا — انگوٹھی کا نگ

اردو، برج، مذکر، اسم

تیتر کے منہ لچھمی — چوروں کی اصطلاح میں اگر تیتر کی آواز دائیں طرف سے آئے تو نیک شگون ہے اور مال ملنے کی توقع ہوتی ہے۔ جس وقت کسی نا اہل آدمی کے ذمے ایسے کاموں کا فیصلہ کر دیا جائے جو اس کی بساط سے باہر ہوں اس وقت بھی یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ تیتر جیسے حقیر و مشت جانور کے منہ پر دولت کے حصول کا انحصار ہو۔

تیاگ — ترک، جدائی، قطع علائق، نفس کشی، قربانی، خیرات، تجرید

تَیں — تُو واحد حاضر کی ایک شکل۔ اس کا استعمال بالکل تو کی طرح ہوتا ہے اور اس کا مترادف لفظ ہے۔ اس کے معنی میں علامت فاعل ''نے'' شامل نہیں۔ یعنی ''تیں'' کے معنی صرف ''تو'' ہے ''تو نے'' نہیں۔ آگرہ اور اس کے نواح کے قدیم گھرانوں میں اب بھی سننے میں آجاتا ہے۔ صرف نازک سا فرق اس میں یہ ہے کہ انتہائی محبت و بے تکلفی یا نفرت و حقارت دونوں موقعوں پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یہی کیفیت تقریباً ''تو'' کے استعمال کی بھی ہے۔ لیکن ان دونوں جذبات کے اظہار کے لیے ''تیں''

اردو، برج، ضمیر

کا درجہ ''تو'' سے بڑھا ہوا ہے۔ یعنی ''تو'' سے جس درجہ کی
محبت یا حقارت ظاہر ہوگی اس سے زیادہ ''تیں'' سے۔

تیں جو کہتا ہے کہ میں نے یہ بنی بیاہی ہے
تخت کی رات سلیماں کی مجھے شاہی ہے
سن کے اس حرف کو سوداؔ نے کہا واہی ہے
زور اور ظلم نہیں عقل کی کوتاہی ہے
سوداؔ

دیکھ کر ہنستے ہیں تجھ کو بط و مور بنے
تیں آہ عشق بازی چو پڑ عجب بچھائی
کچی پڑی ہیں نردیں گھر دور ہے ہمارا
میرؔ

کھا پیچ و تاب مجھ کو ڈسیں اب وہ کالیاں
ظالم اسی لیے تیں نے زلفیں تھیں پالیاں
اشرف علی فغاںؔ

تیکھا — چبھتا ہوا، نرالا اور طرحدار، انوکھا، گرم، تلخ، کڑوا، غصہ ور، تُند مزاج، تیز، نکیلا، تند۔

ٹ

ٹھانا
اردو
۱۔ قوت لایموت کے لائق روزینہ دینا
۲۔ اتنا تھوڑا راتب بمعنی انگریزی راشن دینا جو رشتۂ جسم و جاں کو منقطع نہ ہونے دے۔

ٹانکی
سنگتراش کا پتھر تراشنے کا آلہ، چھینی
جب راج نے قضا کے کرنی بولی ٹانکی
نظیر اکبرآبادی

ٹپکی پڑنا
(عورت کا ٹپکی پڑنا) مستی و شہوت سے پُر
"کنایہ از میلان خاطر اوست بمباشرت
مولف طپش گوید۔
مستی میں بسکہ ٹپکی ہی پڑتی تھی دخت رز
ہونٹوں سے میرے ہونٹ کل اپنے رگڑ گئی"
[شمس البیان فی مصطلحات۔ ہندوستان مولفۂ مرزا جاں طپش۔ مخطوطہ ۱۷۹۳ء]

ٹپک نویس
اردو
۱۔ وہ اخباری نمائندہ جو محض سنی سنائی باتوں کو بطور خبر کے پیش کرے۔
۲۔ غلط باتوں یا افواہوں کو لکھنے والا

ٹکور — اردو، برج، مذکر، اسم

۱۔ ڈنکے کی آواز، نقارے کی آواز، ڈھول کی آواز
۲۔ پلٹس، کپڑا گرم کر کے یا دواوں کی پوٹلی گرم کر کے متاثرہ جگہ پر پھیرنا

بادل لگا ٹکوریں نوبت کی گت لگا دیں
نظیر اکبر آبادی

ٹک

ذرا، تھوڑا، ذرا سا، کم

ٹکی لگانا — اردو

(ٹکّی، چھوٹی ٹکیا، چھوٹی روٹی)
۱۔ ایسے مراسم و تعلقات پیدا کرنا جن سے نفع حاصل ہو
۲۔ اپنا فائدہ اور نفع حاصل کرنا، معمولی روزی کمانا
۳۔ اپنا کام نکالنا، اپنے مطلب کی بات کرنا

یاں پلیتھن نکل گیا اور غیر
اپنی ٹکی لگائے جاتا ہے
میرؔ

ٹکورا — اردو، مذکر، اسم

۱۔ ڈنکا، نوبت ڈھول کی آواز،

ٹکورے وہ نوبت کے اور ان کے بعد
گرجنا وہ دھونسوں کا مانندِ رعد
میر حسنؔ [سحر البیان]

۲۔ آم کی کیری، چھوٹا کچا آم، امیا

۳۔ چھوٹی کلہاڑی

ٹَنک — ایک وزن، سکہ، تلوار، کلہاڑی، پھاوڑا

ٹِنک (ٹنک) — ۱۔ چار ماشہ کی قدر ایک وزن
۲۔ خنجر، دشنہ، تلوار

ٹوپی والا
اردو
۱۔ مغل اور ایرانی فوج جو درانیوں اور ابدالیوں کے ہمراہ آئی وہ سرخ ٹوپی اوڑھتے تھے۔ اس لیے اس سے مراد فوجی ہونے لگا۔ وہ لوگ خوبصورت بھی ہوتے تھے۔ اس لیے معشوق کے معنی میں بھی استعمال ہونے لگا۔
۲۔ انگریز بھی ہیٹ یا ٹوپ سر پر لگائے رہتے تھے اس لیے فرنگی کے معنی میں بھی آیا ہے۔

دِلّی کے کج کلاہ لڑکوں نے
کام عشاق کا تمام کیا
کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نے قتل عام کیا
میرؔ

ٹُنَا — ۱۔ نظر، مُنیا
اردو، برج، مونث، اسم

ٹھاکر
اردو، سنسکرت الاصل، مذکر، اسم

۱۔ مالک، سردار، زمیندار، دیوتا، الوہیت، ہندوؤں کی ایک ذات
۲۔ تعظیماً راجپوت کو کہتے ہیں
"کوئی راجپوت بہت افیم کھاتا تھا......اس سے کہا کہ ٹھاکر صاحب! یہاں چوری بہت ہوتی ہے۔"
[لطائف ہندی]

ٹونے سلونے
اردو، اسم (جمع)

شادی بیاہ کے گیت جو ڈومنیاں آرسی مصحف کے وقت اور شادی کی دوسری تقریبات میں گاتی ہیں۔ اکثر فحش بھی ہوتے ہیں۔

وہ گھڑی سی شادی مبارک وہ ڈھول
وہ ٹونے سلونے وہ میٹھے سے بول

میر حسنؔ [سحر البیان]

ٹونے ٹوٹکے

تعویز گنڈے، جھاڑ پھونک

ٹھٹ (تَٹ)

سمندر یا دریا کا کنارہ، ساحل، حاشیہ

ٹھانو (ٹھاؤں)
اردو، برج، مونث، اسم

جگہ، ٹھکانہ، استھان، مقام

سرکنے کی واں سے نہ جاگہ نہ ٹھاؤں
دیے حیرتِ عشق نے گاڑ پاؤں

میرحسنؔ [سحر البیان]

ٹھاؤں ٹھاؤں مارے مارے پھرنا | ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرنا

ٹھٹھیرا
اردو، مذکر، اسم
ٹین، دھات کے برتنوں کا کام کرنے والا

ٹھٹھانا
اردو، فعل
۱۔ افسوس و رنج میں خود اپنا سر پیٹنا
۲۔ خود اپنے آپ کو حیران و پریشان کرنا۔

ٹھرّا
اردو، مذکر، اسم
۱۔ گھٹیا، دیسی شراب
۲۔ دیہاتیوں کے پہننے کا ایک قسم کا جوتا
۳۔ انگیا کے بند، تناؤ

ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی
(ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے کی بدلئی)
برابر کی چوٹ ہونا، دو یکساں چالاک اور ہوشیار آدمیوں کا باہمی معاملہ
یہ محاورہ تقریباً اسی موقع پر بولتے ہیں جہاں کہتے ہیں ''لوہا لوہے کو کاٹتا ہے''۔

ٹھرّک
اردو، مذکر، اسم
خراٹا

ٹھرا
اردو، مذکر، اسم
چھوٹا گاؤں، پوروا

ٹھسا
اردو، مذکر، اسم

ا۔ انداز، بناؤ، تمکنت
۲۔ سانچہ جس میں سونے چاندی کے پتروں کو رکھ کر کوٹتے ہیں تا کہ جس طرح کے پھول پتے یا وضع اور نقشہ زیور کے واسطے مطلوب ہو وہ حاصل ہو جائے۔

ٹھریا
اردو، مذکر، اسم

ایک قسم کا مٹی کا حقہ

ٹھور رکھنا
اردو، برج، فعل

مار، رکھنا، جانے نہ دینا، روکے رکھنا، جان سے مار ڈالنا

ایک چھوڑا نہ زندہ جاں تو نے
ٹھور رکھا سبھوں کو ہاں تو نے
انشاء

ٹھٹھنا
برج، بھاشا فعل

مرتب کرنا، منظم، ترتیب دینا، آراستہ کرنا، ٹھاننا، نیت کرنا، دل میں پختہ تہیہ کرنا، مقابلہ کرنا، ڈٹ جانا

دنیا کے بیچ یارو سب زیست کا مزا ہے
جیتوں کے واسطے ہی یہ ٹھاٹھ سب ٹھٹھا ہے
نظیر

ٹھپی
اردو، مؤنث۔ اسم

ا۔ ڈاٹ
۲۔ بوتل کا منہ بند کرنے کی روک

۳۔ سوراخ کا منہ بند کرنے کا کارک
ٹھپی منہ میں دینا: خاموش رہنا، منہ میں گھنگھیاں بھر کے بیٹھنا

ٹھاکا
اردو، مذکر، اسم
۱۔ زور کی آواز
۲۔ زوردار گونج
۳۔ قہقہوں کی آواز
۴۔ گھنٹیوں کی آواز
ٹھاکے کی ملاقات: جس میں دوستی و مواسات کی بہت نمائش ہو۔

ٹھیکری
اردو، مؤنث، اسم
۱۔ مٹی کے برتن کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا
۲۔ فرج

ٹھیکری چٹنا
(مجازاً) دیوانہ ہونا، باؤلا ہونا

ٹھپکا
(دیکھیے ٹھپکنا)

ٹیپ
اردو، برج، مؤنث، اسم
۱۔ چیت
۲۔ رسید، تمسک
۳۔ ماتھے پر پہننے کا ایک زیور

۴۔ گنجفہ میں حریف کے ایک پتے کو دو پتوں سے لینا

ٹیپ بھرنا

عمارت کی اینٹوں میں جو درازیں رہ جاتی ہیں ان میں مسالہ بھر کر مسطح اور خوشنما کرنا۔
ٹیپ ٹاپ: اوپری نمائش، سجاوٹ، آرائش
ٹیپ کا: عمدہ، اعلیٰ درجے کا

ٹھیکنا
اردو، برج، فعل

(پلیٹس کے برعکس سنسکرت کے مادے سے اس کا کوئی تعلق نہیں)
۱۔ ٹکرانا، متصادم ہونا
۲۔ مارنا
کوڑا ٹھیکنا: کوڑا بجنا، ہنٹر اڑانا، کوڑے مارنا

پھر تو یہ ٹھیکا آ کر ان کشتیوں کا کوڑا
چھوٹا کسی کا ہاتھی بھاگا کسی کا گھوڑا
نظیر [بلبلوں کی لڑائی]

ٹیڑا
اردو، مذکر، اسم

۱۔ درخت کا تنا
۲۔ دھاگا یا ڈورا بٹنے کا آلہ
ٹیڑا اہلانا: عضو تناسل کا جنسی مرض سے متاثرہ ہونا

ٹیپنا
اردو، برج، فعل

۱۔ بھینچنا
۲۔ ٹانکنا

۳۔ یادداشت میں لکھنا

۴۔ محسوس کرنا

۵۔ دیکھنا، ٹٹولنا

ٹیسو
(آصفیہ)

ایک کھیل کا نام جو بچے دسہرہ میں ایک ایک مورت کا سر بنا کر راتوں کو لیے ہوئے گاتے پھرتے ہیں اور دسہرہ کے دن اس کو توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ٹیسو رائے مہابھارت کے زمانے میں ایک بہادر راجپوت تھا۔ جس کی شکست دیکھتا اس کی طرف ہو کر فتح کرا دیتا۔ جب پانڈووں نے دیکھا کہ یہ تو بڑا ہرج کرتا ہے تو اس کا سر کاٹ لیا۔ مگر اس نے مرتے وقت یہ قول لے لیا کہ میرا سر ایک بانس پر جنگ کے وقت لٹکا دیا جایا کرے کیوں کہ مجھے اس لڑائی کے دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ پس اب اسی طرح کلا (سر) بنا کر اسے لکڑیوں پر لگا کر نذرانہ مانگتے پھرتے ہیں۔ یہ لوگوں کی گھڑت معلوم ہوتی ہے چوں کہ اس کا چہرہ و وضع راجپوتوں سے ملتا ہوا ہے شاید کوئی جے پور یا راجپوتانہ کا بہادر ہو۔

بقول سید احمد صاحب ''مہا بھارت میں ہمیں اس کا ذکر نہیں ملا ہاں مہابھارت میں بیرو باہن ایک شخص اس قماش کا پایا جاتا ہے

جس کا قصہ مشہور ہے۔

ہر اک صاحب حشم کا دور ہے دس روز عالم میں
دسہرے تک ہمارے شہر میں ٹیسو نکلتے ہیں
تجر

ٹیکر (ٹیکرا)
اردو، مذکر، اسم

۱۔ اونچائی، اونچی جگہ
۲۔ ٹیلا
۳۔ سطح مرتفع
ہنومان ٹیکرا: ہنومان ٹیلا

ٹیل
اردو، مونث، اسم

۱۔ مرغی کی پٹھی۔ جوان مرغی
۲۔ عورت کو حقارت سے کہتے ہیں۔

ٹینی
اردو، صفت

۱۔ چھوٹا جیسے ٹینی مرغی، ٹینی مرغا

ث

ثابت
اردو، عربی الاصل، صفت

عاملوں نے سال کے بارہ مہینوں کو تین اقسام میں بانٹ رکھا ہے۔

ثابت مہینے: اگھن، پھاگن، جیٹھ، بھادوں، ان مہینوں میں اپنے فائدے کے لیے عمل پڑھتے ہیں۔
منقلب مہینے: کاتک، ماگھ، بیساکھ، ساون، ان مہینوں میں دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے عمل پڑھتے ہیں۔
ذو جہتین مہینے: کنوار، پوس، چیت اساڑھ، ان مہینوں میں دونوں طرح کے عمل پڑھے جاسکتے ہیں۔
[نور اللغات]

جریدہ

مرتبہ سید خالد جامعی رعمر حمید ہاشمی

شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ کا علمی وتحقیقی ترجمان

جریدہ کے شمارے ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ لسانیات، قدیم زبانوں، فلسفہ لغت، وادیٔ سندھ کے رسم الخط، قدیم رسم الخط سے متعلق انتہائی اہمیت کے حامل مضامین پر مشتمل ہیں۔

جریدہ ۲۲ قدیم لسانیات وکتبات پر ماہر آثار قدیمہ ابوالجلالؒ ندوی کی تحقیقات۔

جریدہ ۲۳ فلسفہ لسان پر اہم تحقیقی مطالعات موئن جودڑو کی مہروں کو پڑھنے کا طریقہ ابوالجلال ندوی کے قلم سے۔ ابوالجلالؒ ندوی کی خدمات، شخصیت اور تحقیقات پر پہلا مفصل تحقیقی مقالہ

جریدہ ۲۴ ''قدیم لسانیات وادبیات نمبر'' کے اہم مباحث، وادیٔ سندھ کی مہریں اور رسم الخط۔ یہ رسم الخط چوتھی صدی ہجری میں زندہ تھا۔ یوروپی، امریکی اور افریقی زبانیں تیزی سے ختم ہورہی ہیں۔

کتابوں پر تنقیدی تبصرے کی ہفتہ وار نشست

شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ کے زیر اہتمام ہر ہفتے کے دن ٹھیک ڈیڑھ بجے شعبہ کے کتب خانہ میں علمی ادبی، تحقیقی کتابوں پر تبصرے کی نشست پابندی سے منعقد ہوتی ہے۔

ہر ہفتے ایک نادر کتاب کا اضافہ

شعبہ کے کتب خانے کے لیے ہر ہفتے ایک نادر کتاب حاصل کی جاتی ہے۔

شعبہ کا کتب خانہ روزانہ صبح ساڑھے آٹھ سے رات ساڑھے نو بجے تک مطالعے کے لیے کھلا رہتا ہے۔